﴾بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴿ ﴾......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴿(آل عمران:74) ﴾......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴿ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد21 | جمعۃ المبارک28/مارچ 2014ء | 27/جمادی الاوّل 1435 ہجری قمری ❁ 28/امان 1393 ہجری شمسی | شمارہ13

مصافحہ کیا کرو

عطاء ابن ابی مسلم بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں مصافحہ کیا کرو اس سے کینہ جاتا رہے گا۔ اور ایک دوسرے کو تحائف دیا کرو اس سے باہمی محبت پیدا ہوگی اور نفرت ختم ہوگی۔

(مؤطا امام مالک کتاب الجامع باب فی المھاجرۃ حدیث نمبر1413)

﴾ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴿

یادرکھو کہ سلسلہ مُکالمہ مخاطبہ اسلام کی روح ہے۔ ورنہ اگر اسلام کو یہ شرف حاصل نہ ہوتا تو یقیناً اسلام بھی دوسرے مذاہب کی طرح ایک مُردہ مذہب ہوتا۔

یادرکھو کہ اسلام کی جس طرح خدا تعالیٰ نے ابتدا میں حمایت کی اور کرتا آیا ہے اسی طرح آج بھی اسلام کی حمایت میں وہ تازہ بتازہ نشان دکھا سکتا ہے اور ہر مومن کے واسطے وہ، بشرطیکہ کوئی مومن ہو، فرقان پیدا کر سکتا ہے۔

’’ہمارے مخالف اگر تقویٰ طہارت نہ چھوڑیں اور تعصّب اور عناد نہ کریں تو سب جانتے ہیں اور متقدّ مین بزرگ اور اولیاء اللہ صاف لکھ گئے ہیں وَلِلّٰهِ بِاَوْلِيَائِهٖ مُكَالِمَاتٌ وَمُخَاطِبَاتٌ دنیا میں صدہا نہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں بلکہ سچی خواب تو بعض اوقات بلا امتیاز نیک و بد کافر و مسلم کو بھی آجاتی ہے۔ بعض وقت زانی مردوں اور زانیہ عورتوں کو، چوہڑے چماروں کو بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں۔ پھر مومن کو جو کہ بوجہ اپنے ایمان صحیح کے ان سے بڑھ کر اس بات کا مستحق ہے کیوں سچی خواب یا کشوف اور الہامات نہ مانے جاویں۔ بلکہ مومن کو بہت بڑھ چڑھ کر یہ سب باتیں میسر آسکتی ہیں۔

اس سے یہ مت خیال کرو کہ اس طرح صادقوں اور مامورین انبیاء ورسل کی رؤیا اور کشوف اور الہامات کی بے رونقی ہوتی ہے یا ان کی شان میں کوئی فرق یا بے وقعتی لازم آتی ہے۔ نہیں بلکہ یہ امور تو اس وحی نبوت اور خدا تعالیٰ کے مکالمات مخاطبات کے واسطے جو کہ اس کے انبیاء اور رسولوں کو اس کی طرف سے عطا کئے جاتے ہیں ان کی تصدیق کرتے ہیں اور ان کی صداقت کی ایک قوی دلیل ہیں کیونکہ اگر اس کا بیج ان لوگوں میں نہ پایا جاتا تو ممکن تھا کہ وہ فاسق فاجر اور بے دین لوگ وحی اور الہام کے وجود سے ہی انکار کر بیٹھتے اور پھر ان کا اعتراض قوی ہوتا اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل حکمت سے انبیاء اولیا کے مکالمات اور مخاطبات اور وحی نبوت کے واسطے بطور تخم ریزی یہ ایک شہادت ہر طبقہ کے لوگوں میں خود ان کے نفسوں میں پیدا کر دی تا کہ انسان کو انکار کرنے کے واسطے کوئی مفر نہ رہ جاوے اور اندر ہی اندر ملزم ہوتا رہے۔

قاعدہ کی بات ہے کہ انسان کو اگر کسی چیز کا نمونہ نہ دیا جاوے تو اس کے متعلق شبہات میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ بات صرف صرف اسلام ہی میں پائی جاتی ہے اور یہ صداقتِ مذہب کی ایک اعلیٰ دلیل ہے جو کسی دوسرے مذہب میں پائی نہیں جاتی۔ اسلام ہی خدا کو پسند اور خدا تعالیٰ کا مقرب و مقبول مذہب ہے اس واسطے اس نے محض اپنے رحم سے اسلام میں مسلمانوں کو ٹھوکر اور شبہات سے بچانے کے واسطے سلسلہ مکالمات اور مخاطبات کا ہمیشہ جاری رہنے والا اکمل فیضان عطا کیا۔ لوگوں کے دلوں میں اس قسم کے خیالات اکثر جاگزیں ہو جایا کرتے ہیں کہ مَیں بھی انسان ہوں اور یہ مدعی الہام بھی آخر میری ہی طرح کا انسان ہے تو کیا وجہ ہے کہ مجھے الہام اور مکالمہ الٰہیہ نہیں ہوتا اور اس کو ہوتا ہے۔ اس واسطے ایسے شبہات کا قلع قمع کرنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان میں اس فیضان کی ایک جھلک بطور نمونہ رکھ دی۔ دیکھو جس طرح ایک پیسہ لاکھ دو لاکھ پیسوں کے وجود کے لئے اور ایک روپیہ کروڑ دو کروڑ روپوں اور خزائن کے واسطے دلیل ہو سکتا ہے۔ اسی طرح سے ایک سچا خواب الہام کے واسطے دلیل صحیح ہو سکتا ہے۔ سچے خواب بطور ایک نمونہ کے فطرتِ انسانی میں ودیعت کئے گئے ہیں تا کہ اس نقطہ سے اس انتہائی کمال فیضان کا وجود یقین کر لیا جاوے۔ جب ایک خواب معمولی بلکہ ادنیٰ درجہ کے انسان کو بھی ممکن ہے تو کیا وجہ ہے کہ اعلیٰ درجہ کے کامل اور پاک مطہر انسان میں اس خواب کا اعلیٰ مرتبہ جس کو الہام کہتے ہیں موجود نہ ہو۔ کیونکہ سچّا خواب بھی کمالاتِ نبوت کا ایک ادنیٰ ترین حصّہ ہے۔

یادرکھو کہ سلسلہ مُکالمہ مخاطبہ اسلام کی روح ہے۔ ورنہ اگر اسلام کو یہ شرف حاصل نہ ہوتا تو یقیناً اسلام بھی دوسرے مذاہب کی طرح ایک مُردہ مذہب ہوتا۔ اس بات کو خوب سمجھ لو کہ اگر اسلام اس فضلِ الٰہی اور برکت سے خالی ہوتا تو یقیناً اسلام میں بھی کوئی وجہ فضیلت نہ تھی۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ وہ اس قسم کے زندہ نمونے اسلام میں ہر صدی کے سر پر بھیجتا رہا ہے۔ اور اس طرح سے ہمیشہ اسلام کا زندہ مذہب ہونا دنیا پر ثابت کرتا رہا ہے۔

اسلام ایک وقت وہ مذہب تھا کہ ایک شخص کے مرتد ہو جانے سے قیامت برپا ہو جاتی تھی، مگر اب وہی اسلام ہے کہ لاکھوں انسان اس سے مرتد اور بے دین ہو گئے۔ اندرونی بیرونی دشمنوں کے حملوں سے اسلام کو نابود کرنے کی کوشش کی گئی اور اسلام کی ہتک کی گئی۔ پاؤں کے نیچے روندا اور کچلا گیا۔ خود مسلمانی کا دعویٰ کرنے والے دین کی حقیقت سے بے خبر ہو کر دین کے دشمن ثابت ہو رہے ہیں۔ اب بتاؤ کہ وہ کونسی ضلالت اور گمراہی باقی ہے جس کی اب انتظار کی جاتی ہے۔ عیسائیوں میں پادری فنڈر کی کتابیں مطالعہ کر کے دیکھ لو۔ وہ لکھتا ہے کہ اسلام میں ایک بھی پیشگوئی نہیں جو کی گئی اور نہ ہی کوئی پوری ہوئی۔ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ (الروم:3،2) والی پیشگوئی کو بھی وہ ظنی اور ڈھکوسلا بتاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (نعوذ باللہ) واقعات موجود کو دیکھ کر ایسا اندازہ کر لیا تھا اور اس طرح سے پیشگوئی کر دی تھی۔ اس کے سوا اور سینکڑوں کتابیں اور رسائل ہیں جو اسلام کے خلاف لکھے گئے۔ کوئی مسلمان کسی عیسائی کے سامنے کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اور دشمنانِ اسلام کو کوئی دندان شکن جواب نہیں دے سکتا۔ اگر اسلام اور اسلام کی زندگی صرف پرانے قصّے کہانیوں پر ہی آرہی ہے تو پھر یاد رکھو کہ اسلام آج بھی نہیں ہے اور کل بھی نہیں ہے۔

یادرکھو کہ اسلام کی جس طرح خدا تعالیٰ نے ابتداء میں حمایت کی اور کرتا آیا ہے۔ اسی طرح آج بھی اسلام کی حمایت میں وہ تازہ بتازہ نشان دکھا سکتا ہے اور ہر مومن کے واسطے وہ، بشرطیکہ کوئی مومن ہو، فرقان پیدا کر سکتا ہے مگر یہ ہیں نام کے ملّاں اور حامیان دین متین کہ خود منبروں پر چڑھ کر بلند آوازوں سے کہتے ہیں کہ اب اسلام میں نشان دکھانے والا کوئی نہیں۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب نے خود جلسہ مہوتسو میں جہاں کہ تمام مذاہب کے لوگ جمع تھے اس بات کا اقرار کیا کہ افسوس ہے کہ اسلام میں آجکل ایسے لوگ موجود نہیں ہیں جو نشان دکھا سکیں۔ گویا خود اقرار کر لیا کہ ہمارا مذہب بھی دوسرے مذاہب کی طرح ایک مردہ مذہب ہے اور زندگی کی جو علامات ہوتی ہیں وہ اب اس میں موجود نہیں ہیں۔

اب غور کرو کہ اسلام کی عزت ایسی ہی باتوں میں ہے؟ نہیں! بلکہ اس سے بڑھ کر اَور کیا ذلّت ہوگی کہ اسلام کو ایسے لوگوں سے خالی مانا جاوے جن سے خدا تعالیٰ مکالمہ مخاطبہ کرتا ہو اور جن کی صداقت کے ثبوت کے واسطے ان کے ساتھ زبردست غیب پر مشتمل نشان موجود ہوں۔ یادرکھو کہ اگر خدانخواستہ ایسا بھی کوئی زمانہ آجاوے کہ اسلام میں یہ برکات نہ رہیں تو یقین رکھو کہ اسلام بھی اَور مذہبوں کی طرح مَر گیا۔ کیونکہ زندگی کی جو علامت تھی جب وہی مفقود ہے تو پھر زندگی کیسی؟ دیکھو برہمو بھی تو لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے قائل ہیں وہ اگر تم سے سوال کریں کہ محمد رسول اللہ کے زیادہ کرنے سے تم میں کیا طاقت اور خصوصیت پیدا ہوگئی؟ تو بتاؤ ان کو کیا جواب دو گے؟ مسلمان کو چاہیے کہ ایک ایسی زبردست بات پکڑے اور ایسا اصول اختیار کرے کہ جس سے وہ دوسروں پر غالب آجاوے۔

اچھا اگر یہی بات ہے تو پھر بتاؤ تو سہی کہ تم میں اور تمہارے غیروں میں مابہ الامتیاز ہی کیا ہے جبکہ برہمو بھی توحید کے قائل ہیں۔ عیسائی بھی توحید کے خیالات رکھتے ہیں۔ آریہ بھی توحید کے حامی بنتے ہیں۔ یہودی بھی موحّد ہیں۔ ہم نے ایک خط فاضل یہودی کو لکھا تھا کہ توحید کے متعلق تمہارا کیا عقیدہ ہے۔ اس کے جواب میں اُس نے لکھا کہ ہماری تعلیم توحید کی ہے اور ہمارا وہی خدا ہے جو قرآن کا خدا ہے۔ اب یہ سمجھنے اور غور کرنے کی بات ہے کہ جب یہ لوگ بھی توحید کا ہی دعویٰ کرتے ہیں تو مسلمانوں میں خصوصیت کی وجہ کیا ہے۔ رہی نظری اور دقیق بحثیں سو وہ تو ذبح کرنے والی باتیں ہیں۔ بحثوں سے کبھی کوئی مانا نہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد5 صفحہ 555 تا 558۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ہاتھوں سے ’طاہر ہاؤس‘ (لندن) میں

نئے ویئر ہاؤس اور مرکزی دفاتر کے نئے بلاک کا افتتاح

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام ’وَسِّعْ مَکَانَکَ‘ کا ایک اور شاندار ظہور۔

2002ء میں خریدی جانے والی اس عمارت میں ابتدا میں کل 8 شعبہ جات قائم تھے جن میں کام کرنے والوں کی تعداد 9 تھی۔

اب اللہ کے فضل سے یہاں 20 شعبہ جات قائم ہیں جن میں کام کرنے والے کارکنان اور رضا کاران کی تعداد 80/ کے قریب ہے۔

(رپورٹ مرتبہ: لقمان احمد کشور۔ مربی سلسلہ)

(طاہر ہاؤس لندن؛ 15فروری 2014ء بروزاتوار:) آج کا دن انتظامیہ و کارکنان 22 ڈیئر پارک روڈ لندن کے لئے نہایت ہی بابرکت دن تھا جب پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکزی دفاتر کی عمارت ’’طاہر ہاؤس‘‘ میں تشریف لا کر اسے رونق بخشی اور نوتعمیر شدہ دفاتر اور ویئر ہاؤس کا افتتاح

فرمایا۔ آج حضورِانور کی تشریف آوری کے موقع پر موسم خوشگوار تھا۔ پیارے آقا دن گیارہ بجے طاہر ہاؤس تشریف لائے جہاں چیئر مین صاحب الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ مکرم عبدالباقی ارشد صاحب کے ہمراہ ایڈیشنل وکلاء، امیر صاحب جماعت احمدیہ انگلستان، امام مسجد بیت الفضل لندن و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ انگلستان اور مقامی انتظامیہ نے اپنے محبوب آقا کا استقبال کیا۔ حضورانور نے

افتتاح کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ پھر حضورانور نے نوتعمیر شدہ دفاتر کا معائنہ فرمایا جن میں خصوصاً AIMS ڈیپارٹمنٹ، وقف نو مرکزیہ، پریس اینڈ پبلیکیشنز، ریکارڈ PS اور کئی دوسرے مرکزی دفاتر شامل ہیں۔ معائنہ کے بعد پیارے آقا نوتعمیر شدہ warehouse کے ہال میں تشریف لائے جہاں تمام حاضرین اور مہمانان نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاک وجود سے آنکھوں کی تراوت حاصل کی اور اپنے آقا کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ یہ ویئر ہاؤس جماعتی کتب کے سٹور کے طور پر استعمال ہوگا اور مرکزی طور پر طبع ہونے والی کتب یہاں سے دنیا کے مختلف ممالک کو بھجوائی جائیں گی۔

حضورانور کے اپنی نشست پر تشریف فرما ہونے پر تلاوت قرآن کریم سے اس تقریب کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مکرم حافظ طیب احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ انگلستان نے سورۃ الحدید آیات 1 تا 7 کی تلاوت اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

بعدازاں حضور انور نے چیئر مین الشرکۃ الاسلامیہ کو موقع کی مناسبت سے رپورٹ پیش کرنے کے لیے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے حاضرین سے مخاطب ہوتے ہوئے اس عمارت کی تاریخ اور تعمیر سے متعلق ایک مختصر مگر جامع رپورٹ انگریزی میں پیش کی۔ ان کی رپورٹ کا اردو میں خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

مکرم چیئر مین صاحب نے اپنی رپورٹ کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کیا۔ بعدازاں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ ہمارے پیارے حضور! یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ حضورِانور ایدکم اللہ نے اپنے نہایت قیمتی ہمیں عطا فرماتے ہوئے آج طاہر ہاؤس کے جدید بلاک کے افتتاح کے لیے رونق افروز ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ میرے لیے ایک اعزاز کی بات ہے کہ مجھے الشرکۃ الاسلامیہ کے قیام سے آج تک اس ادارے میں خدمت بجا لانے کی توفیق مل رہی ہے اور آج کی مناسبت سے یہ کہ طاہر ہاؤس میں ہونے والی اس تعمیر میں بھی اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو کسی حد تک کام کرنے کی توفیق دی ہے۔ الشرکۃ الاسلامیہ کا قیام 1986ء میں رقیم پریس کے قیام کے بعد ایک charity کی حیثیت سے عمل میں لایا گیا۔ اس کے زیرِ انتظام آج الفضل انٹرنیشنل، التقویٰ، رقیم پریس، ریویو آف ریلیجنز، ایم ٹی اے انٹرنیشنل، اور اشاعت کے شعبہ جات کام کررہے ہیں۔ ابتداء میں اس کا دفتر مسجد بیت الفضل کے بالمقابل واقع ایک چھوٹی سی جگہ پر قائم کیا گیا تھا جبکہ اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی پہلی میٹنگ اسلام آباد ٹلفورڈ میں واقع ایک گیسٹ ہاؤس میں ہوئی تھی۔ 1993ء میں نمبر 6/ہارڈِوکس وے (Hardwicks Way) SW18 کی جگہ خریدی گئی جبکہ اگلے ہی سال 1994ء میں نمبر 10/ ہارڈِوکس وے (Hardwicks Way) SW18 کی جگہ بھی حاصل کر لی گئی۔ ان دونوں عمارتوں میں واقع دفاتر اور ویئر ہاؤس کا کل رقبہ 20,000 مربع فٹ تھا۔ آہستہ آہستہ الفضل انٹرنیشنل، کمپیوٹر سیکشن، یوکے اکاؤنٹس، ہیومینیٹی فرسٹ اور افریقہ ٹریڈ کے دفاتر الشرکۃ الاسلامیہ کے زیرِ پرستی اس عمارت میں قائم ہوتے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل

اور حضورِانور کی دعاؤں اور توجہ کی برکت سے آج یہ ادارہ جس کا سفر انتہائی عاجزانہ طور پر شروع ہوا تھا یوکے کی بڑی charities میں ہوتا ہے۔ الحمد للہ۔ 2002ء میں 29 ہزار مربع فٹ رقبہ پر مشتمل 22/ڈیئر پارک روڈ (Deer Park Road) پر واقع یہ بلڈنگ خریدی گئی۔ اس عمارت کا 9 ہزار مربع فٹ رقبہ ایک گودام (سٹور، ویئر ہاؤس) پر مشتمل تھا۔ اس کی خرید کے بعد اس عمارت میں ضروری تبدیلیاں اور مرمت وغیرہ کروائی گئیں تا کہ مرکزی دفاتر کی ضرورت کے مطابق اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے جبکہ Hardwicks Way والی دونوں پراپرٹیز فروخت کردی گئیں اور سارے دفاتر یہاں منتقل ہو گئے۔ اُس وقت اس عمارت میں کل 8 شعبہ جات قائم تھے جن میں کام کرنے والے احباب کی تعداد 9 تھی۔ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس قدر ترقیات سے نوازا ہے کہ اب اس عمارت میں 20 شعبہ جات قائم ہیں جن میں کام کرنے والے کارکنان اور رضا کاران کی تعداد 80/ کے قریب ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔ ان دفاتر کے علاوہ اس عمارت میں مختلف شعبہ جات کے لئے سٹورز وغیرہ کی تعمیر بھی کی گئی ہے۔ مرکز کے بعض اہم دفاتر کے ساتھ ساتھ اس عمارت میں حضورِانور کی پرشفقت رہنمائی پر شعبہ مخزنِ تصاویر کا قیام بھی عمل میں لایا گیا جس کا کام جماعت کی قیمتی تاریخ کو تصاویر کے آئینے میں محفوظ کرنا اور ان کی حفاظت کرنا ہے۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس جس طرح جماعت ترقیات کے زینے طے کر رہی ہے اسی طرح ہماری ضروریات میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ جماعتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے حضورِانور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس عمارت کے

ایک حصہ کو گرا کر یہاں نئی تعمیر کروانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اس نئی عمارت کو اس طرح ڈیزائن کیا گیا ہے کہ اس میں ہمیں دفاتر کے لیے 3 ہزار مربع فٹ، گراؤنڈ فلور

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 291

مکرم محمد العواصی صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم محمد العواصی صاحب کے صداقتِ احمدیت کے قائل ہونے تک کے حالات کا تذکرہ کیا تھا جس کے بعد انہوں نے اپنے ایک دوست کے سوال کے جواب میں کھل کر اپنی احمدیت سے وابستگی کا اظہار کردیا تھا۔اس کے بعد وہ لکھتے ہیں:

قبول احمدیت کے بارہ میں سن کر میرے دوست نے کمپنی کے ملازمین میں اعلان کیا کہ محمد العواصی نے اسلام ترک کردیا ہے اور ہندی نبی کی بیعت کرلی ہے۔اس گمراہ کن اعلان کو سن کر میرے تمام دوست باری باری میرے پاس آتے ،کوئی مجھے ملامت کرتا تو کوئی ڈراتا دھمکاتا،کوئی طعنے دیتا تو کوئی تمسخر اور استہزاء کا نشانہ بناتا۔ ان کی شرارتوں سے دلی طور پر بہت تکلیف ہوئی لیکن مَیں نے یہ کہہ کر دل کو تسلی دے لی کہ ایمان کے بعد جن تکالیف کا صحابہ کرام نے سامنا کیا تھا ان کے بالمقابل میری تکلیف تو کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔احمدیت کے قائل ہونے سے قبل میرا احمدی دوست اکیلا سب کا مقابلہ کرتا تھا اب نہ صرف یہ کہ ہم دو ہوگئے بلکہ دلائل کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان سب پر غلبہ عطا فرمایا۔

اہل خانہ کو احمدیت کے بارہ میں خبر

ایک روز مَیں کمپنی کی کینٹین میں بیٹھا تھا کہ میرے ساتھی آ گئے اور مجھے تمسخر کا نشانہ بنانے لگے۔میں خاموشی سے برداشت کرتا رہا لیکن جب ان میں سے ایک نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کی تو میری آنکھوں میں آنسو آ گئے اور میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھتے ہوئے ان کی طرف سے منہ موڑ کر ٹی وی دیکھنے لگ گیا۔کچھ دیر بعد یہ لوگ چلے گئے۔اگلے روز پھر وہی کہانی دُہرائی گئی۔اب کی بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے والے شخص نے یہاں تک کہہ دیا کہ احمدی شراب پیتے ہیں۔اسی طرح احمدی عورتوں کے بارہ میں بھی نازیبا کلمات بولے۔میں نے اسے کہا کہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔تمہیں یہ باتیں کس نے بتائی ہیں؟اس نے کہا: ایک مولوی نے۔میں نے کہا کہ ایسے مولویوں کو خدا سمجھے جو بے ثبوت اس طرح کے الزامات لگاتے ہیں۔یہ سنتے ہی اس شخص نے میری جانب شر انگیز نظروں سے دیکھا، تاہم میں نے کوئی پرواہ نہ کی۔ان شریروں میں میرے خاندان کا ایک شخص بھی تھا۔اس نے میرے گھر جا کر کہا کہ گویا میں نے دین اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین اختیار کرلیا ہے۔آن کی آن میں یہ بات سپین میں رہائش پذیر میرے والد صاحب تک بھی جا پہنچی۔انہوں نے اس بارہ میں مجھ سے ڈائریکٹ تو کوئی بات نہ کی تاہم مجھے ان کی باتوں سے اس کا اندازہ ہوگیا، کیونکہ خلاف عادت انہوں نے بات کرتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور صحابہ کرام کی عظمت کے بارہ میں بات کرنی شروع کردی۔لیکن جب انہوں نے دیکھا میں ان سے بڑھ کر اس موضوع پر بات کررہا ہوں تو شاید کسی قدر مطمئن ہوگئے۔

اس کے کچھ عرصہ کے بعد میری خالہ سپین سے آئیں تو انہوں نے بھی خلافِ توقع مجھ سے پوچھا کہ بھلا اسلام سے بڑھ کر بھی کوئی چیز ہے؟ مَیں نے کہا کہ یقیناً اسلام جیسی کامل شریعت کا تو کوئی بدل نہیں ہے۔

انہوں نے پوچھا کہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل نبی بھی کوئی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہرگز نہیں، آپؐ خیر الخلق ،افضل البشر اور خاتم الانبیاء ہیں۔

انہوں نے کہا پھر تمہارے متعلق یہ کیوں کہا جارہا ہے کہ تم نے اسلام چھوڑ کر کسی احمدیہ نامی جماعت میں شمولیت اختیار کرلی ہے؟

میں نے کہا کہ احمدیت ہی وہ حقیقی اسلام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔پھر میں نے انہیں ایم ٹی اے لگا کر کہا کہ اسے دیکھ کر بتائیں کیا اس میں کوئی غیر اسلامی بات آپ کو نظر آتی ہے؟اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ لگا ہوا تھا۔تھوڑی دیر دیکھنے کے بعد خالہ کہنے لگیں کہ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ کیونکہ یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے وقت آپؐ پر درود وسلام بھیجتا ہے۔پھر خود ہی کہنے لگی کہ لوگ نہ جانے کیوں عجیب عجیب جھوٹی اور من گھڑت باتیں پھیلانا شروع کردیتے ہیں۔میں نے موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی خالہ سے کہا کہ آپ کو سپین میں ہماری جماعت کے مرکز کو بھی جا کر دیکھنا چاہئے۔میں نے انہیں جماعت احمدیہ سپین کا ایڈریس دیا اور جماعت کی صداقت کے بارہ میں استخارہ کرنے کا مشورہ بھی دیا۔

ہمسایہ دوست سے گفتگو

میرے متعلق مخالفین کا پروپیگنڈہ میرے ہمسائے تک بھی آ پہنچا اور اس نے میرے بھائی سے پوچھا کہ محمد العواصی مسجد میں نظر کیوں نہیں آتا؟ بھائی نے اسے بتایا کہ اس نے جماعتِ احمدیہ میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔اس کے بعد ایک روز جب یہ ہمسایہ مجھے راستے میں ملا تو کہنے لگا کہ آؤ مسجد چلیں؟ میں نے کہا کہ میں نے نماز گھر میں ادا کرلی ہے۔وہ جماعت کے بارہ میں کچھ بات کرنے لگا تو میں نے اسے کہا کہ یہ باتیں تفصیلی طور پر کرنے والی ہیں۔لہذا آپ کسی وقت میرے پاس تشریف لے آئیں پھر تسلی سے اس موضوع پر بات ہوگی۔عید قربان نزدیک تھی۔وہ عید والے دن ہمارے دروازے پر آ گیا۔میں نے اسے عید کی مبارکباد دی۔

ہمسایہ: کیا تم نمازِ عید کے لئے مسجد نہیں گئے؟

محمد العواصی: میں نے گھر میں ہی نماز ادا کرلی تھی۔

ہمسایہ: مسجد میں نماز ادا کرنا گھر سے بہتر ہے۔

محمد العواصی: آپ کی بات درست ہے لیکن میرے خیال میں میرے امام اور آپ کے امام میں فرق ہے۔

ہمسایہ: کیا مطلب؟

محمد العواصی: اس بات کو سمجھنے کے لئے آپ اندر تشریف لائیں۔یوں دروازے پر کھڑے ہوکر تو ایسے مسائل پر گفتگو کرنا مناسب نہیں ہے۔وہ دوبارہ آنے کا کہہ کر چلا گیا اور پھر واقعی ایک روز ان امور پر گفتگو کے لئے میرے گھر پہنچ گیا۔میں نے اس سے وفات مسیح سمیت دیگر مسائل کے بارہ میں کھل کر بات کی۔لیکن جب قرآن کریم میں ناسخ ومنسوخ کے عقیدہ کا ذکر آیا تو مجھے یہ جان کر تعجب ہوا کہ میرا ہمسایہ فطری طور پر قرآن کریم میں ناسخ ومنسوخ کا قائل نہ تھا بلکہ اسے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ یہ بعض مسلمانوں کا عقیدہ بھی ہوسکتا ہے۔لہٰذا اس نے سرے سے ہی اسکا انکار کردیا۔لیکن شاید اللہ تعالیٰ اس پر حجت تمام کرنا چاہتا تھا۔ہماری بحث کے دوران عصر کی نماز کا وقت ہوگیا، وہ نماز پر گیا تو مسجد سے اپنے کسی عالم کو لے آیا۔اس کے ساتھ میری مختلف مسائل پر علمی بحث ہوئی۔قبل ازیں میرے ہمسائے کا خیال تھا کہ میں کسی دھوکہ میں آ کر غلط طریق پر چل نکلا ہوں لیکن اب میری گفتگو اور قوتِ دلائل کے سامنے وہ حیران تھا کیونکہ ان دلائل کے سامنے اس کا عالم مولوی بھی خاموش ہوجاتا تھا۔اس کی یہ حالت دیکھتے ہوئے میرا ہمسایہ جلدی سے اپنے گھر سے ’’اشراط الساعۃ‘‘ کے موضوع پر ایک کتاب لے آیا۔لیکن اس موضوع پر بات کرنے کی بجائے آتے ہی اپنے عالم صاحب سے پوچھا کہ کیا مسلمانوں کے ہاں یہ عقیدہ بھی پایا جاتا ہے کہ قرآن میں بعض آیات موجود تھیں لیکن اب منسوخ ہوگئی ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی منسوخی کے بعد انہیں بھول گئے تھے، لہٰذا وہ قرآن کریم میں درج نہیں کی گئیں؟

عالم صاحب نے جھٹ کہا کہ یہ بالکل درست ہے۔ جیسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر بھلا دی گئی تھی اسی طرح منسوخ آیات بھی بھلا دی گئیں۔

میرے ہمسائے نے حیرانگی کے عالم میں پوچھا: لیکن یہ تو قرآن کریم کی آیات تھیں ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے بھلا سکتے ہیں؟ پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ یہ تو یاد رہے کہ فلاں موضوع کی آیت منسوخ ہوکر بھلا دی گئی ہے لیکن آیت کے الفاظ یاد نہ رہیں؟

{پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو قرآنی وحی کو فوراً لکھوا لیتے تھے۔تو کیا لکھی ہوئی آیات بھی منسوخ ہونے کے بعد مٹ گئی تھیں؟ یا وحی نازل ہونے کے فوراً بعد ہی منسوخ ہوگئی تھی؟ اگر ایسا ہوا تھا تو ان آیات کے نازل کرنے کا کیا مقصد ہوسکتا ہے جن کو نازل کرنے کے فوراً بعد ہی منسوخ کردیا گیا؟

یہ تو ان مزعومہ آیات کا معاملہ ہے جو منسوخ ہونے کے باعث قرآن میں لکھی ہی نہیں گئیں۔لیکن ناسخ ومنسوخ کا اس سے بھی خطرناک پہلو یہ ہے کہ قرآن کریم میں موجود بعض آیات کو ناسخ اور بعض کو منسوخ قرار دیا جائے، کیونکہ اس سے تو پورے قرآن کی صداقت مشکوک ہوجاتی ہے۔جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے شروع میں ہی اعلان فرمادیا ہے کہ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَارَیْبَ فِیْہِ۔(ندیم)}

مَیں نے دیکھا کہ میرا ہمسایہ اپنے عالم کی باتوں سے مطمئن نہ ہوسکا۔میں نے انہیں ایم ٹی اے کا بتایا اور اس کے پروگرام دیکھنے کا مشورہ دیا۔لیکن افسوس کہ لوگ حق واضح ہوجانے کے بعد بھی مولویوں کے پیچھے لگے رہتے ہیں۔

بیعت

ایک عرصہ تک احمدیت کے مضبوط دلائل کی قوت کو آزمانے کے بعد میرا رابطہ مراکش کے معروف احمدی مکرم جمال اغزول صاحب سے ہوا جن کے ذریعہ میں نے اپنی بیعت ارسال کردی۔اور جب خلیفۂ وقت کی طرف سے میری بیعت کی قبولیت کا خط ملا وہ میرے لئے انتہائی خوشی کا دن تھا۔

خلیفۂ وقت کی دعا کا اعجاز

قبول احمدیت سے قبل ہمارے ہاں بچے کی پیدائش متوقع تھی لیکن کچھ عرصہ کے بعد بچے کی نمو رُک گئی اور وہ حمل کے دوران ہی فوت ہوگیا۔اس کے لئے میری اہلیہ کو آپریشن کروانا پڑا۔ کچھ عرصہ کے بعد ہمارے ہاں دوسرے بچے کی پیدائش کی امید پیدا ہوئی تو پھر وہی صورتحال پیدا ہوگئی اور میری اہلیہ کو دوبارہ آپریشن کی تکلیف سے گزرنا پڑا۔قبولِ احمدیت کے بعد مَیں نے حضور انور کی خدمت میں سابقہ دو آپریشنوں کا ذکر کرکے صحت مند اولاد عطا ہونے کے لئے دعا کا خط لکھا۔ حضور انور کی طرف سے دعاؤں بھرا جواب ملا۔اور حضور انور کی استجابت دعا کی وجہ سے اس بار خدا تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ بچہ صحت مند رہا اور بغیر کسی آپریشن کے اس کی ولادت ہوگئی۔فالحمدللہ علیٰ ذلک۔

میں چندہ دے سکتا ہوں!

میں کمپنی میں کام کے دوران حادثے کا شکار ہوگیا اور کمپنی نے مجھے تعویض ادا کی ، میں نے ملازمت ترک کرکے اس رقم سے اپنا کاروبار شروع کرلیا، لیکن میری تجارت کامیاب نہ ہوئی اور خسارہ میں بدل گئی۔ حالت یہاں تک پہنچی کہ میری آمد سے بمشکل دکان کا کرایہ ہی ادا ہوسکتا تھا۔ایسی حالت میں مجھے خیال آیا کہ اگر میری آمد اس قدر کم ہوگئی ہے تو میں چندہ کیسے ادا کرسکتا ہوں۔لہٰذا میں نے فیصلہ کیا کہ میں اس بارہ میں حضور انور کی خدمت میں تحریر کرکے چندہ سے معافی کی درخواست کرتا ہوں۔ شاید اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ راز سمجھانا کہ یہ میرے نفس کا دھوکہ ہے کہ میں چندہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔چنانچہ ہوا یوں کہ میرے ایسا سوچنے کے دوران ہی اچانک بجلی چلی گئی۔اور جب آئی تو میرے کمپیوٹر کو ایسا جھٹکا لگا کہ وہ خراب ہوگیا۔مجھے بہت افسوس ہوا کیونکہ میں اسی کمپیوٹر پر عربی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کی جانے والی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور خلیفہ وقت کے خطبات پڑھتا تھا۔لہذا میں فوراً اسے ٹھیک کرانے کے لئے ایک دکان پر لے گیا۔کچھ دیر کے بعد میرا کمپیوٹر ٹھیک ہوگیا۔ جب مَیں کمپیوٹر کا بل ادا کررہا تھا تو میرے ذہن میں آیا کہ اگر میں یہ بل ادا کرسکتا ہوں تو چندہ کیوں نہیں دے سکتا؟ اگر خدانخواستہ ابھی میرا بیٹا بیمار ہوجائے تو میں ڈاکٹر کی فیس بھی ادا کروں گا اور اس کی دوا کے پیسوں کا انتظام بھی کرنے کی کوشش کروں گا۔اسی طرح اگر بجلی کا بل ادا کرسکتا ہوں تو چندہ کیوں نہیں دے سکتا؟ اب میں سمجھا کہ چندہ ادا کرنے سے معذرت دراصل میرے نفس کے شیطان کی دکھائی ہوئی راہ تھی، اور شیطان مجھے چندہ کے نتیجے میں ملنے والی برکات سے محروم کرنا چاہتا تھا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بچالیا۔اب چندہ دینے میں جو لذت اور تسکین ملتی ہے اس کی بنا پر کہتا ہوں کہ چندہ کے بغیر تو احمدی ایک مُردہ کی طرح ہے جس میں کوئی روح نہ ہو۔

آخر پر یہی کہتا ہوں کہ قبول احمدیت کے بعد ایسے لگتا ہے جیسے خدا تعالیٰ قریب ہوگیا ہے۔مَیں جب بھی کسی مشکل میں ہوتا ہوں تو خود بھی دعا کرتا ہوں اور حضور انور کی خدمت میں بھی لکھ دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہر بار اپنے بے پایاں فضلوں سے نوازتا ہے۔فالحمدللہ علیٰ ذلک۔

(باقی آئندہ)

قرآن کو دستور العمل بناؤ۔ دین کو دنیا پر مقدم کرو

{ایام جلسہ میں دوسری تقریر فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ 26؍دسمبر 1912ء بعد نماز ظہر}

قسط نمبر 3۔ آخری

جموں میں مجھ سے ایک آدمی نے حدیث نـــزول الـربّ کی بابت سوال کیا کہ زمین گول ہے اور کہیں نہ کہیں رات ہر وقت ہوتی ہے تو نزول ربّ بھی ہر وقت ہوا۔ پھر اَلـرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى (طٰہٰ:6) سے کیا مطلب ہوا؟ میں نے کہا پانچ سات روز کے بعد جواب دیں گے۔ اس نے کہا اچھا سات روز کے بعد ہی آپ جواب دیں۔ جُوں جُوں دن گزرتے میرا دل دھڑکتا۔ بَـلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْـحَنَاجِرَ قبل از روز مقرر یاغستان کے ملک سے بذریعہ ڈاک میرے پاس ایک کتاب آئی اس کو کھولا تو وہ اسی حدیث کی شرح تھی اور بڑے ہی فلسفیانہ مذاق کی تھی۔ مَیں نے اس کو پڑھا تو اس معترض کے تمام سوالات اُڑ گئے۔ وہ معترض آیا کہ کیوں صاحب تیار ہو گئے؟ مَیں نے کہا ہاں تیار ہیں تم بھی تیار ہو جاؤ۔ مَیں نے جب اس کے سامنے بیان کرنا شروع کیا تو ابھی اس کتاب کا دو تین ہی صفحہ کا مضمون ادا ہوا تھا کہ وہ کہنے لگا۔ بس میری تسلی ہو گئی اب آپ اور زیادہ بیان نہ فرمائیں۔ میں نے کہا میں تو بڑا لمبا بیان کرنے کو تھا۔ بعد میں مَیں نے وہ کتاب چھپوا دی۔ مَیں نے یہ بات خدائے تعالیٰ کے فضل کو بیان کرنے کے لئے کہی ہے۔

خدائے تعالیٰ بڑا قادر ہے وہ جب بندے کو سکھاتا ہے دیوار سے آواز آ جاتی ہے۔ ستون سے آواز آ جاتی ہے۔ ایک مرتبہ میں ایک شہر میں تھا میرے پاس ایک پیسہ تک نہ تھا اور بھوک بھی بہت لگی۔ عشاء کا وقت ہو گیا، میں نماز کے لئے مسجد کو چلا۔ ایک سپاہی نے راستہ میں مجھ سے کہا کہ ہمارے آقا بُلاتے ہیں۔ میں نے کہا میں تمہارے سردار کے پاس اس وقت تو نہیں جا سکتا۔ اس نے کہا کہ میں تو سپاہی آدمی ہوں میرے آقا نے آپ کو بلایا ہے۔ آپ خوشی سے نہ جائیں گے تو میں جبراً لے جاؤں گا۔ خیر میں اس کے ساتھ اس کے آقا کے پاس چلا گیا۔ وہاں بہت سی جلیبیاں رکھی تھیں۔ اس امیر نے کہا کہ آپ ان کو کھائیں۔ ہندوستان کا ایک حلوائی آ گیا ہے اس نے بنائی ہیں۔ میں نے اس لئے آپ کو بلایا کہ آپ ہی ان کو خوب پہچان سکتے ہیں۔ میں نے کہا نماز کا وقت ہے۔ اس نے کہا میرا آدمی مسجد کے دروازے پر کھڑا رہے گا۔ جس وقت تکبیر ہو گی وہ فوراً اطلاع دے دے گا آپ اطمینان سے کھانا شروع کریں۔ چنانچہ میں نے کھانی شروع کیں اور جب میں خوب سیر ہو چکا تو فوراً اس کے آدمی نے اطلاع دی کہ تکبیر اقامت ہو رہی ہے چنانچہ میں جلدی سے مسجد کو چلا گیا۔ دوسرے دن پھر سامان کوئی نہ تھا۔ تم یاد رکھو میں نے اس وقت تک کبھی کوئی نقدی گری ہوئی نہیں پائی۔ میں تو فارغ آدمی تھا روٹی کا فکر نہ تھا۔ میں چٹائی جھاڑ کر بچھانے لگا۔ چٹائی اٹھائی تو ایک اشرفی پڑی ہوئی نظر آئی۔ میں نے کہا یہاں کسی دوسرے آدمی کی آمد و رفت ہے ہی نہیں۔ میرا یہ مکان ہے۔ میں اب کس سے پوچھوں کہ یہ اشرفی کس کی ہے۔ پھر میری سمجھ میں آیا کہ رات میں نے جلیبیاں کھائی ہیں۔ اب یہ اللہ تعالیٰ ہی نے بھجوائی ہے۔ اللہ تعالیٰ دینے پر آئے تو اس طرح دے دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاتَّـقُوْا اللّٰهَ ؕ وَيُـعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ (البقرۃ: 283)۔ تم تقویٰ اختیار کرو ہم علم دیں گے۔ قرآن میں کوئی اشکال ہے ہی نہیں۔ اگر اتفاق سے کوئی مشکل آ پڑے تو اس کو خوشخط لکھ کر ایسی جگہ لٹکا دو کہ بار بار پیش نظر ہو سکے اللہ تعالیٰ اس کا حل تمہارے دل میں ڈال دے گا۔ یہ ایسا گُر ہے کہ ہر مشکل کے وقت تم کو مدد دے گا۔ اگر یہ جھوٹی بات ہوتی تو میں تم کو سناتا ہی نہیں۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ بڑے بڑے عالم اعتراض کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ خود ہی ناقص ہیں قرآن کریم کی مشکل کو اسی طرح حل کرو۔ مگر یاد رکھو خدائے تعالیٰ کو آزمانے کے لئے نہیں بلکہ ضعیف ہو کر، محتاج ہو کر، فقیر ہو کر سائل بنو اور خدا تعالیٰ کا امتحان نہ کرو ورنہ وہ پرواہ نہیں کرے گا۔

ایک مرتبہ میں وزیر آباد کے اسٹیشن پر پہنچا۔ وہاں ایک وکیل ملا جو اس طرف کا رہنے والا تھا۔ مجھ سے کہنے لگا کہ کیا قرآن پڑھنا بہت ہی ضروری ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ کہا کہ ہم بچوں کی طرح قرآن پڑھیں۔ ہم سے اب صرف ونحو نہیں پڑھی جاتی۔ میں نے کہا کہ قرآن میں قَـوْلَ نہیں پہلے ہی قـال موجود ہے یَـقُوْلُ نہیں یَـقُوْلُ پہلے ہی موجود ہے صرف کی ضرورت نہیں۔ کہنے لگا نحو۔ میں نے کہا قرآن کریم میں زیر و زبر پہلے ہی سے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہنے لگا، لغت۔ میں نے کہا کہ قرآن کے لغت مشکل نہیں۔ تم کوئی مشکل لغت پوچھو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اس کی زبان پر یہ جاری کیا قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا (الاحـــزاب: 71) میں نے کہا یہ تو بڑی سیدھی بات ہے تمہارے جموں کی زبان میں ”گلا وَ گل سِدّھی“ کہنے لگا تسلیمات۔ مَیں ضرور قرآن پڑھوں گا۔

حضرت صاحبؑ کے پاس ایک آدمی آیا۔ بڑی جلدی جلدی اس کی زبان چلتی تھی۔ حضرت صاحب سے کہنے لگا کہ جیسی انگریزی زبان ہے ایسی اچھی آپ کی زبانیں نہیں۔ یہ بھی کہا کہ انگریزی زبان جیسی مختصر ہے آپ کی زبانیں اس قدر مختصر بھی نہیں۔ حضرت صاحب نے کہا ’میرا پانی‘ کی انگریزی کیا ہوتی ہے۔ اس نے کہا مائی واٹر (My water)۔ حضرت صاحب نے کہا کہ صاحب ہماری زبان میں صرف مَـآئِـی سے کام چل جاتا ہے، واٹر کی ضرورت نہیں۔ آپ کی زبان میں پورا ایک لفظ زیادہ بولنا پڑتا ہے۔

اگر تمہارے دل میں کسی نے یہ وہم ڈالا ہو کہ قرآن کریم پر سائنس کے حملے ہوتے ہیں تو تم اس سے وہ اعتراض جو وہ بیان کرتا ہے دریافت کر کے خوشخط لکھ کر سامنے لٹکا لو اللہ تعالیٰ تم کو سمجھا دے گا۔ جو عام لوگ ہیں ان کو مباحثہ کی ضرورت نہیں۔

25؍دسمبر کا بقیہ مضمون:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِـالْـمَعْرُوْفِ وَيَـنْهَـوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ـ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْـمُفْلِحُوْنَ ـ (آل عمران:105) تم میں سے ایک گروہ ہونا چاہئے جو نیکیوں کی طرف بلائے بدی سے تم کو بچائے قرآن کریم نے ہر ایک نیکی کو پسند کیا اور ہر ایک بدی کو ناپسند ٹھہرایا ہے یہاں ایک مدرسہ ہے وہ مدرسہ احمدیہ کہلاتا ہے اس میں لڑکوں کو جمع تو کر لیا ہے مگر ان کے کپڑوں کا ان کی روٹی کا کوئی بندوبست نہیں، ان کی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں۔ سردی کا موسم آیا تو انہوں نے میرے کپڑے اتارنے شروع کئے۔ وہ کب تک اس قابل بنیں گے اور واعظ ہوں گے۔ ہم تو نہ ہوں گے اگر ہماری عمر کے بعد بنے تو ہم کو کیا خوشی۔ تم میں سے عقلمند ایسا کرتے جب تک میرے پٹھے درست ہیں، میری زبان جب تک چلتی ہے، میرا دماغ کام کرتا ہے، میرا دل جب تک اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والا ہے مجھ سے قرآن کریم پڑھتے۔ میں تین چار مہینہ میں قرآن شریف پڑھا سکتا ہوں۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ مجھ جیسے کو بھی آپ اتنی مدت میں قرآن شریف پڑھا دیں گے۔ میں نے کہا ہاں وہ چار ماہ کی چھٹی لے کر آیا اور مجھ سے قرآن پڑھا۔ کہنے لگا کہ اب میں کسی سے نہیں ڈرتا۔ ایک چھوٹی سی جماعت ہو خواہ پانچ یا سات آدمی ہوں میں بعض کو تین ماہ میں پڑھا سکتا ہوں۔ قرآن کریم کو میں سمجھتا ہوں اور خوب سمجھتا ہوں۔ مجھ کو قرآن کریم سے محبت ہے۔ میں نے قرآن کریم پر ہونے والے اعتراض بھی بہت سنے ہیں لیکن مجھے کسی نے گھبرایا نہیں۔ تم میں سے ایک گروہ ہونا چاہئے جو نیکی کی ترغیب دے اور بدی سے منع کرے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ـ وہ مظفر و منصور ہو جائیں گے۔ میں نے کل خواجہ صاحب کی تقریر کا آخری حصہ سنا ہے میں اس کو ذرا بھی مشکل نہیں سمجھتا روپیہ اس قدر کہاں سے آئے گا مجھ کو اس کی مطلق فکر نہیں۔ سائنس کا معاملہ میں لغو سمجھتا ہوں۔ اگر سارا یورپ بھی ہمارے سامنے آئے تو توپ ان کے پاس ہو گی لیکن وہ انجیل کو ہمارے سامنے نہیں لا سکتے۔

میرے دوستو! تم میں سے ضرور کچھ نہ کچھ قرآن کے ماہر ہوں۔ سب کا تو میں نہیں کہہ سکتا مگر ہاں کچھ نہ کچھ خرچ کا مَیں بھی متحمل ہو سکتا ہوں۔ ہمارے دوستوں کو واجب ہے کہ کوئی بات تو ہماری بھی مان لیں۔ دیکھو تیسرا سال ہے، میں بیمار تھا، آنکھ کے قریب اب بھی ناسور ہے۔ کل تھوڑا سا لکھا تو تھک گیا۔ اب بھی کبھی یہ پاؤں رکھتا ہوں کبھی دوسرا، کبھی ٹیک لگاتا ہوں۔ یہ سب کمزوری کی بات ہے ورنہ میں پانچ پانچ گھنٹہ برابر کھڑے ہو کر بولتا رہا ہوں۔ تم کچھ صبر کرو اور شکر کرنا سیکھو۔ اگر تم شکر گزار ہو تو اللہ تعالیٰ نعمت کو بڑھائے گا لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابـراهيم:8)۔ اگر شکر کے عادی بنو گے تو ایک پیسے سے بیس پیسے، بیس سے سو، سو سے دو سو ہو جائیں گے۔ صبر بھی بہت کرو۔ تقویٰ اختیار کرو۔ قناعت اختیار کرو۔ سخاوت اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ کا خوف، حسن خلق، سچائی اختیار کرو۔ کس قدر مقدمات میں جھوٹ بولا جاتا ہے؟ مقدمات سے بہت بچو۔ اخلاص اختیار کرو۔ خدائے تعالیٰ کے احسانات دیکھو۔ آنکھ، ناک، کان، زبان، اس کی نعمتوں کو کوئی شمار کر سکتا ہے؟ میں تو اتنا روپیہ نہیں رکھتا کہ تم کو چائے پلا دوں، تمہاری ضیافت کر دوں۔ ابھی اگر بارش ہو جائے تو میرے درس کے لئے کوئی مکان نہیں۔ سچائی، اخلاص، اللہ تعالیٰ سے خوف و رجا رکھو۔ یہ دعوت ہے جو میں تمہاری کرنا چاہتا ہوں اگر ایک لقمہ بھی اس دعوت سے کھا لو تو پھر مجھ کو خط لکھو کہ تم کو اس سے نفع ہوا یا نقصان۔

ایک مرتبہ ایک عورت نے علاج کے معاوضہ میں مجھ کو سکھوں کے زمانہ کا ایک پیسہ دیا۔ میں نے سمجھا کہ یہ تو خدائے تعالیٰ نے دیا ہے۔ میں نے کہا مولیٰ میں اس کو تیری راہ میں دے دوں تو اس کے سات سو پیسے بن جائیں۔ میں نے وہ پیسہ بڑے شکر کے ساتھ لے لیا پھر مجھ کو اللہ تعالیٰ نے لاکھوں روپیہ دیئے۔ شکر کرو، سخاوت کرو۔ یہ نعمت بڑھنے کا نسخہ ہے۔ تم اللہ تعالیٰ کے بن جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہارا ہو گا۔ ہمیشہ اپنے آپ کو جناب الٰہی کا محتاج سمجھو۔ مخلوق کی تعریف کی پرواہ نہ کرو۔ مخلوق ہستی ہی کیا رکھتی ہے۔

ہم نے بچپن میں ایک کتاب پڑھی تھی اس میں لکھا ہے: من نمانم ایں بماند یادگار۔ اب میں دیکھتا ہوں خدائے تعالیٰ نے اس کی بھی جڑ کاٹ دی کہ تم اس کو یادگار بناتے ہو۔ یادگار ہوتی کیا ہے؟ ہمارے کس قدر دوست حکیم ہیں، کس قدر ڈاکٹر ہیں۔ سوئی کے ناکے کے برابر زخم ہے تین سال سے وہ اچھا نہیں ہوا۔ مسلمانوں کو کبریائی اور تکبر نے بڑا نقصان پہنچایا ہے، ان کا رہ ہی کیا گیا ہے۔ لایعنی باتوں پر بہت غور کرنا، فخر کرنا یہ سب غلطیاں ہیں۔

دیکھو کسی کے ماں باپ کو بے ادبی کا کلمہ کہا جائے تو کس قدر جوش آتا ہے مگر خدا و رسول کی بے ادبی ہوتی ہے، ان بے ادبوں کے سامنے ایسا غیظ و غضب تم کو نہیں آتا۔ تم میں ایک ایسا گروہ ہونا چاہئے جو نیکی کی طرف بلائے اور بدی سے روکے۔ یہ بھی یاد رکھو بدظنی کا کوئی علاج نہیں۔ ایک آدمی کے دل میں میری تقریر سن کر یہ خیال آئے کہ یہ ریا ہے تو یہ اس کی غلطی ہے تم ہمارے اعمال کے اور ہم تمہارے اعمال کے ذمہ وار نہیں۔ ہمارا یہ کام ہے کہ ہم بھلی بات تم کو بتا دیں اور بتانے میں دھوکا نہ دیں۔ تم بڑی دور سے آئے ہو، ہمارے معتقد ہو، بعض نہیں بھی ہیں۔ مَیں تم سب کو یقین دلاتا ہوں کہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه پر ایمان رکھو۔ خدائے تعالیٰ کے مقابلہ میں کوئی پیارا محبوب نہ ہو لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه کے حقیقی معنے یہی ہیں کہ بندہ ہر آن میں اللہ تعالیٰ کا اس قدر محتاج ہے کہ ان محتاجی کی چیزوں کو گن بھی نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ کو راضی کرو۔ کتابوں میں قرآن شریف بے نظیر، پاک اور بے عیب کتاب ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرو۔ اس کی اتباع میں یہ شان ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے۔ قرآن شریف سیدھی سادی کتاب ہے۔ قرآن شریف پر کوئی اعتراض کرے تو اس کے مقابلہ میں ذَبّ کرنے والا بڑا نفع اٹھاتا ہے۔ اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی اعتراض کرے تو اس کا ذَبّ کرنے والا بہت نفع پاتا ہے۔ جزا و سزا مر کر بدلا ملے گا۔ ہمارے اعمال تولے جائیں گے۔ ہر ایک چیز کی میزان ہوتی ہے تم بھی میزان سے غافل نہ رہو تمہارے اعمال کی میزان ہو گی۔ تم نے ہمارے ساتھ بھی تعلق پیدا کیا ہے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لین دین کے کچے، زبان کے کچے، ذرا ذرا سی بات پر وہی فساد کرتے ہیں جو قبل احمدیت انہوں نے کئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرو، اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت کرو۔ ہماری پیاری پیاری باتیں سن کر ان کی قدر کرو، عمل کرو، اللہ تعالیٰ کو راضی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو راضی کرے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔ (آمین)

(پھر دعا ہوئی)

(البدر 13؍مارچ 1913ء صفحہ 10 تا 14)

”ہماری جماعت کو یہ بات بہت ہی یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی حالت میں نہ بھلایا جاوے......اس کے بغیر انسان کچھ چیز نہیں“۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 235۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

خطبہ جمعہ

برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے قیام پر سو سال مکمل ہونے پر جماعت احمدیہ یوکے کے زیرِ اہتمام لندن کے تاریخی گلڈ ہال میں منعقدہ مذاہب عالم کانفرنس میں مختلف مذاہب کے نمائندگان کی شرکت اور ''اکیسویں صدی میں خدا تعالیٰ کا کردار'' کے موضوع پر اظہارِ خیال، ملکۂ برطانیہ، وزیر اعظم برطانیہ اور دیگر سیاسی و مذہبی نمائندوں کے خصوصی پیغامات کا مختصر تذکرہ۔

☆......مَیں جس آسمانی کتاب کو مانتا ہوں وہ قرآنِ کریم ہے۔ اور وہ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا تعالیٰ انبیاء کو بھیج کر اس بات کو رائج کرنا چاہتا ہے کہ انسان روحانیت کے اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے اور اُس کا حق ادا کرے۔ اسی طرح اعلیٰ اخلاق کے معیار قائم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرے۔

☆......مَیں اور جماعت احمدیہ یہ ایمان رکھتی ہے کہ مسیح موعود بانی جماعت احمدیہ کی صورت میں آ گئے اور اپنے ماننے والوں میں حقیقی اسلام کی تعلیم کو رائج فرما دیا۔ ایک جماعت قائم کر دی جو حقیقی اسلام پر عمل کر رہی ہے اور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام جو اسلام کے احیائے نو کے لئے آئے، اُن کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہیں۔

☆......بانی جماعت احمدیہ نے ہم میں یہ ادراک پیدا فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتیں کوئی پرانے قصے نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ آج بھی زندہ ہے اور اپنے نیک بندوں سے بولتا اور نشان دکھاتا ہے۔ پس دنیا اس طرف توجہ دے اور اپنی غلطیوں کا الزام خدا اور مذہب کو نہ دے بلکہ اپنے گریبان میں جھانکے۔

اسلام کی نمائندگی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز نہایت جامع اور پُر اثر خطاب

❁......'یہ خیال کہ اتنے سارے مذاہب ایک ہی چھت کے نیچے اس طرح اکٹھے ہو سکتے ہیں ہمارے ایمانوں میں اضافہ کا باعث ہے'۔ ❁......'امام جماعت احمدیہ کا پیغام امن اور ایک دوسرے کو سمجھنے کے متعلق ہے۔ نیز یہ کہ دنیا کے تمام مذاہب کو ایک دوسرے سے تبادلہ خیالات کرنا چاہیئے'۔ ❁......'امام جماعت احمدیہ نے بڑے واشگاف الفاظ میں یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام اور قرآن کی تعلیمات تشدد کی بجائے امن کے قیام پر زور دیتی ہیں'۔ ❁......'ہمیشہ کی طرح اس کانفرنس کی بہترین تقریر جماعت کے خلیفہ کی تھی۔ یقیناً مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اکٹھا کر دینا اور ان سے ان کے مذہب کی بات سننا ایک بہت ہی جرأت مندانہ اور قابلِ قدر اقدام ہے۔ یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے'۔ ❁......'اس قسم کی تقریبات کو عالمی سطح پر مذہبی اور نظریاتی کمیونٹیز میں بھرپور پذیرائی ملنی چاہئے'۔ ________ (تقریب میں شامل مہمانوں کے تاثرات)

پاکستان اور سیریا کے احمدیوں اور ان سب لوگوں کے لئے جو امن کے خواہاں ہیں دعا کی خاص تحریک۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کی حفاظت فرمائے۔
عمومی طور پر دنیا کے لئے بھی دعا کی تحریک۔ جو حالات اب پیدا ہو رہے ہیں لگتا ہے کہ یہ جنگ کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔
ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ان کے لئے بہت زیادہ دعائیں کریں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 07 مارچ 2014ء بمطابق 07 امان 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

تقریباً تین ہفتے پہلے جماعت احمدیہ یوکے نے برطانیہ میں جماعت کے سو سال مکمل ہونے پر ایک تقریب منعقد کی تھی جس میں مختلف مذاہب کے علماء یا نمائندوں کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ اپنی اپنی مقدس کتب پر بنیاد رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ اور مذہب کے تصور کی تعلیم کو پیش کریں، اور یہ کہ اکیسویں صدی میں خدا تعالیٰ کا کردار اور خدا تعالیٰ کی کیا ضرورت ہے۔ بہرحال اس میں ظاہر ہے اسلام کی نمائندگی تو ہونی تھی اور جماعت نے کرنی تھی اور مَیں نے کی۔ اس کے علاوہ یہودی، عیسائی، بدھ مت، دروزی، ہندومت وغیرہ کی بھی نمائندگی تھی جنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور زرتشتی اور سکھوں کی نمائندگی بھی تھی۔ مختلف مذاہب کے لوگ وہاں موجود تھے۔ اسی طرح بہائی وغیرہ بھی موجود تھے۔

اس کے علاوہ بعض سیاستدانوں اور ہیومن رائٹس ایکٹوسٹس (Activists) جو ہیں اُن کو بھی اپنے خیالات (کے اظہار) کا موقع دیا گیا۔ اور یہ تقریب یہاں کے سب سے بڑے پرانے اور روایتی ہال جس کا نام Guildhall ہے، وہاں منعقد ہوئی۔ یہ عمارت 1429ء یا بعض روایات ہیں کہ اس سے بھی پہلے کی تعمیر ہوئی ہوئی عمارت ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ لندن کی پرانی ترین دو عمارتوں میں سے ایک ہے۔ بہرحال اس کی ایک تاریخی حیثیت ہے۔ ایم ٹی اے پر یہ پروگرام دکھایا بھی جا چکا ہے اور آپ نے بھی یہ دیکھا ہوگا۔ لیکن جہاں تک اس کی تاریخی حیثیت کا سوال ہے امید ہے جب الفضل میں رپورٹ شائع ہوگی تو اس میں اس کا ذکر بھی ہو جائے گا۔ میرا مقصد اس وقت اس کی تاریخ بیان کرنا نہیں۔ یہ مختصر تعارف تھا۔ اصل مقصد یہ ہے کہ جو تقریب منعقد ہوئی اُس کے بارے میں کچھ بتاؤں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ایم ٹی اے پر دکھائی جا چکی ہے۔ اور اردو میں بھی مقررین اور میرے خطاب کا ترجمہ امید ہے آ گیا ہوگا، مَیں نے دیکھا تو نہیں۔ لیکن پاکستان سے مجھے یہ مطالبہ آیا کہ بہتر ہوگا کہ اس بڑے فنکشن کی تفصیل یا اس کے بارے میں کچھ حد تک ذکر مَیں اپنے خطبے میں کروں، جس طرح اپنے دوروں کے بارے میں بھی بیان کرتا ہوں تاکہ سننے والے بہتر سمجھ سکیں اور زیادہ اُن کو اس کی اہمیت کا زیادہ اندازہ بھی ہو اور فائدہ بھی اٹھا سکیں۔ ایم ٹی اے پر

بعض پروگرام بعض لوگ دیکھتے بھی نہیں۔ یہاں بھی کل ہی مَیں دیکھ رہا تھا ایک خط میں ذکر تھا کہ مَیں نے فلاں اخبار میں اس تقریب کی کارروائی پڑھی حالانکہ ایم ٹی اے پر آ چکی تھی۔

خطبے بہرحال لوگ زیادہ بہتر سنتے ہیں، اس لئے مَیں اس کا مختصراً ذکر کروں گا لیکن بہتر یہی ہے کہ اس کو جب بھی ایم ٹی اے پر آئے، احمدیوں کو دیکھنا چاہئے۔ ایک اچھی بھرپور قسم کی تقریب تھی۔

اس وقت مَیں مختصراً مقررین کے چند فقرات پیش کروں گا۔ اور جو مَیں نے کہا، اُس کا خلاصہ آپ کو بتاؤں گا۔ اور اس کے علاوہ مہمانوں کے، لوگوں کے، غیروں کے جو تاثرات تھے، وہ بھی بتاؤں گا تا کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا جس سے اظہار ہوتا ہے، وہ سامنے آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برتری، اسلام کی برتری جو آپ کے عاشقِ صادق کے ذریعہ دنیا پہ ظاہر ہو رہی ہے اُس کا دنیا کو پتا لگے، ہمیں پتا لگے۔

اس فنکشن کے ضمن میں مَیں پہلی بات یہ بھی کہوں گا اس سے پہلے کہ باقی تفصیلات بیان کروں کہ یو کے جماعت کی انتظامیہ جنہوں نے اتنا بڑا اور اہم فنکشن کیا، اُن کو جس طرح اس فنکشن سے پہلے فنکشن کی تشہیر کرنی چاہئے تھی اُس طرح نہیں کی اور اس بات پر خوش ہو گئے کہ ہم فنکشن کر رہے ہیں اور اتنے لوگ آئیں گے۔ حالانکہ یہ موقع تھا کہ جماعت کے وسیع پیمانے پر تعارف اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کے پرچار کا زیادہ سے زیادہ لوگوں کو بتایا جاتا۔ اگر پریس سے صحیح رابطہ ہوتا تو جو کوشش اب امیر صاحب اور اُن کی ٹیم کر رہی ہے، خبریں لگوا رہے ہیں، یہ خود بخود لگتیں اور اس سے بہتر طریق پر لگتیں۔ آجکل تو پریس پیغام پہنچانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس بارے میں دنیا کے اکثر ممالک کی جماعتوں میں جس طرح کام ہونا چاہئے تھا، وہ نہیں ہو رہا اور کمزوری دکھائی جاتی ہے۔ اب امریکہ میں کچھ عرصے سے کچھ بہتری پیدا ہوئی ہے، اللہ کے فضل سے اچھا کام کر رہے ہیں۔ افریقہ میں گھانا اور سیرالیون میں اس بارے میں اچھا کام ہو رہا ہے۔ اور بعض افریقن فرانکوفون ممالک جو ہیں اُن میں بھی اس طرف توجہ ہوئی ہے۔

بہرحال ہر سطح پر میڈیا تک ہماری رسائی ہونی چاہئے تا کہ اس تعارف کے ساتھ جو جماعت احمدیہ کا تعارف ہے، اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو پتا لگے اور تبلیغ میں تیزی آئے۔ یہ بھی تبلیغ کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس طرف جماعتوں کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اب مَیں اس کی کارروائی کے بارے میں مختصراً بیان کرتا ہوں۔ بعض مقررین نے بڑی اچھی باتیں بھی کیں۔ اللہ کرے جو کچھ انہوں نے کہا وہ اُن کے دل کی آواز ہو اور اس پر عمل بھی کریں۔

پہلے ایک ہندو کونسل جو یہاں ہے اُس کے چیئرمین ہمیش چندر شرما صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آج کا عنوان بہت دلچسپ ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم سب اس بات پر متفق ہیں کہ اس کائنات میں خدا کا وجود ہے۔ دوسری بات جو بڑی واضح ہے وہ یہ ہے کہ سیاسی لیڈر اور دیگر نظام دنیا میں امن قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ ہر طرف جھگڑے اور فساد برپا ہیں اور عوام کا سیاستدانوں سے اعتماد اُٹھ گیا ہے۔ اسی لئے میرے خیال میں وقت آ گیا ہے کہ ہم انسانیت کی بہتری کے لئے دوبارہ مذہب کی طرف رُخ کریں، ہمیں اپنے مذہب کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا ہوگا۔ اور پھر یہ کہتے ہیں کہ سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہم اپنے لوگوں کو صرف نصیحتیں ہی نہ کرتے چلے جائیں بلکہ اپنے نمونے بھی پیش کرنے والے ہوں۔ اور یہی حقیقت ہے۔ اللہ کرے کہ یہ مقرر بھی جو کچھ انہوں نے کہا اُس پر عمل کرنے والے ہوں۔

پھر دلائی لامہ کا پیغام، بدھ مت کے رہنما جو یہاں لندن میں ہیں، انہوں نے اُن کی نمائندگی میں پڑھا۔ وہ کہتے ہیں کہ تمام مذاہب اپنے پیروکاروں کو باہم محبت، رواداری اور صبر و سکون کا درس دیتے ہیں۔ اس لئے خواہ اُن کے عقائد ہمارے عقائد سے مختلف ہی کیوں نہ ہوں ہمیں اُن کی عزت کرنی چاہئے۔ ہر سچے مذہب نے اپنے اپنے وقت میں انسانیت کو اعلیٰ اقدار سے نوازا ہے۔ آئندہ زمانے میں بھی یہی مذہبی قدریں ہمیں دنیا میں امن، ہم آہنگی اور مفاہمت پیدا کرنے اور ایک دوسرے کے شانہ بشانہ زندگی گزارنے کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوں گی۔ ہم سب پر واجب ہے کہ خلوصِ نیت کے ساتھ اپنی روزمرہ زندگی میں اُن اعلیٰ اخلاق پر کاربند ہو جائیں جن کی تعلیم ہمارا مذہب ہمیں دیتا ہے۔ بہرحال یہ باتیں اُن کی بڑی صحیح ہیں۔

کہتے ہیں کہ مذہب کے نام پر فساد تب برپا ہوتا ہے جب لوگ مذہب کی اصل غرض و غایت کو سمجھ نہیں پاتے۔ کہتے ہیں، کچھ وقت سے مجھے خیال آ رہا تھا کہ ہمیں مل کر ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جن کے ساتھ عالمی مذہبی برادری کو اکٹھا کیا جا سکے تا کہ آپس میں مفاہمت ہو اور یگانگت کی فضا پیدا ہو اور دنیا میں امن کا قیام ممکن ہو سکے۔ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کی طرف سے برطانیہ میں 11 رفروری 2014ء کو منعقد ہونے والی مذہبی عالمی کانفرنس کو منعقد کرنے کے جرأت مندانہ اقدام کو سراہتا ہوں۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اس قسم کے جلسے بہت دُور رَس نتائج کے حامل ہوتے ہیں۔

بہرحال اکثر مقررین نے ایسی باتیں کی ہیں جن کی اس وقت زمانے کو ضرورت ہے۔

پھر دروزی کمیونٹی کے روحانی پیشوا شیخ موفّق صاحب کہتے ہیں کہ ہم ایک ایسی قوم ہیں جن کے ارضِ مقدس میں بسنے والے تمام مذاہب کے ساتھ مضبوط تعلقات ہیں۔ (یہ کمیونٹی زیادہ تر فلسطین اور اسرائیل وغیرہ کے علاقے میں ہے، ویسے شام میں بھی ہے) کہتے ہیں کہ ارضِ مقدس وہ سرزمین ہے جہاں بہت سے مذاہب نے جنم لیا اور وہیں سے بہت سے انبیاء کا روحانی سفر شروع ہوا۔ پھر کہتے ہیں کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم نے تمہیں نَر اور مادہ سے پیدا کیا اور پھر قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بہتر اور معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔ یہ سورۃ الحجرات آیت 14 ہے جو انہوں نے پڑھی۔

اور کہتے ہیں کہ مَیں امام جماعت احمدیہ کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اور اُن کی جماعت نے مجھے اس کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی اور مَیں جماعت احمدیہ کے برطانیہ میں سو سال پورے ہونے کی خوشی میں منعقد کی جانے والی اس شاندار کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہماری دروز کمیونٹی کے ارضِ مقدس میں جماعت احمدیہ کے ساتھ بہت دوستانہ مراسم ہیں۔ ہمیں آپ کی طرف سے دعوت ملنے پر خوشی ہے۔ آئیں ہم سب مل کر ظلم اور تشدد کی مذمت کریں اور محبت کے وہ بیج بوئیں جن سے صرف مشرق میں ہی نہیں بلکہ تمام عالَم میں محبت کے چشمے پھوٹ پڑیں۔

پھر کیتھولک چرچ کے بشپ کیون مکڈونلڈ نے کہا کہ مجھے مذاہبِ عالم کی اس کانفرنس میں شمولیت کر کے اور کیتھولک چرچ کی نمائندگی میں اپنی تقریر پیش کر کے انتہائی خوشی ہو رہی ہے۔ اس وقت دنیا کو اس قسم کے جلسوں کی شدید ضرورت ہے۔

پھر اس کے بعد انہوں نے جناب کارڈینل پیٹر ٹرکسن جو پوپ کی کیبنٹ میں ہیں اور کونسل فار جسٹس اینڈ پیس کے پریذیڈنٹ بھی ہیں، اُن کا پیغام پڑھ کر سنایا کہ مَیں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی برطانیہ میں صد سالہ قیام کے سلسلہ میں منعقد کی جانے والی اس تقریب میں آپ سے مخاطب ہوں۔ اس محفل کی خاص بات یہ ہے کہ دنیا بھر سے مختلف مذاہب کے نمائندگان اکٹھے ہو کر دنیا میں امن کے قیام کے لئے بات کر رہے ہیں۔

اس کے بعد اسرائیل کے ایک ربائی (Rabbai) ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم جس معاشرے میں رہ رہے ہیں وہاں ظاہری ترقی کو ایک بہت بلند کامیابی تصور کیا جاتا ہے۔ اور امیروں اور غریبوں کے درمیان معاشی فرق خوفناک حد تک بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ترقی اور آسائش کے نام پر ہم دنیا کی نعمتوں کو اسراف کی حد تک خرچ کرتے جا رہے ہیں۔ تازہ پانیوں کو گندہ کر رہے ہیں۔ جنگلات کو تباہ کر رہے ہیں۔ ہم جس دور میں رہ رہے ہیں یہاں ہر طرف مذہبی اور سیاسی کشمکش جاری ہے اور فساد برپا ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام اور اس کی دی ہوئی ہدایت کو پامال کیا جا رہا ہے اور اس سب کارروائی کو سمجھداری اور مصلحت اور سیاسی مجبوریوں کا نام دے دیا جاتا ہے۔ آیئے ہم سب مل کر اس کے خلاف کام کریں۔

اللہ کرے کہ یہ جو ان کی باتیں ہیں وہ ان کے جو سربراہانِ حکومت ہیں اُن کو بھی سمجھ آنے والی ہوں اور یہ لوگ اُن کو بتانے والے بھی ہوں۔

بعض سیاسی لوگوں کے بھی پیغامات تھے اور خطاب تھے۔

گھانا کے صدرِ مملکت کا پیغام اُن کے ایک ہائی کمشنر نے پڑھ کر سنایا، ویسے اُن کے ایک نمائندے بھی وہاں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے لکھا کہ ہمیں اس موقع پر ایک مرتبہ پھر یہ باور کرایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر دنیا میں بھیجے جنہوں نے دنیا میں موجود تمام رنگ و نسل کے لوگوں کو بلا تفریق یہ پیغام دیا کہ انسان کو پُرعزم، منظّم اور باہمی رواداری کے طریقوں سے زندگی گزارنی چاہئے۔ اور پھر اپنا لکھا ہے کہ گھانا میں نیشنل پیس کونسل کا قیام ہوا ہے اور مذہبی رواداری ہے اور ہر ایک کو نمائندگی حاصل ہے۔

پھر یہاں کی بیرونس سعیدہ وارثی صاحبہ ہیں۔ یہ بھی آئی ہوئی تھیں۔ یہ کہتی ہیں آج اس عظیم الشان ہال میں جلسہ مذاہبِ عالم کے لئے جمع ہونے والے معزز مہمانوں کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کرنا میرے لئے ایک اعزاز ہے۔ یہ کانفرنس جماعت احمدیہ کی وسعتِ حوصلہ، کشادہ دلی، کشادہ نظری اور اعلیٰ ظرفی کی آئینہ دار ہے کہ آپ لوگوں نے عالمی نوعیت کی ایک ایسی تقریب کا انعقاد کیا ہے جس میں صرف اپنی جماعت کے عقائد پیش کرنے کی بجائے تمام مذاہب کے نمائندگان کو اپنا اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کی دعوت دی ہے۔ ہمیں برطانیہ کے طول و عرض میں محض انسانیت کی بنیاد پر جماعت احمدیہ کی طرف سے کئے

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

***Mobile*: 07702896350 -- *24hrs Crime Line*: 07533667921**

گئے فلاحی کاموں کے اثرات نظر آتے ہیں۔ پھر کہتی ہیں اس جلسے کے کامیاب انعقاد سے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ دنیا بھر کے مذاہب مل بیٹھ کر متحد ہو کر بین المذاہب ہم آہنگی کی طرف قدم بڑھانے کے لئے تیار ہیں۔ اس کانفرنس میں شمولیت میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے۔

امریکہ کی کمیشن آن انٹرنیشنل ریلیجس فریڈم (USCIRF) کی وائس چیئرمین، ڈاکٹر کیٹرینا ہیں۔ ان کا جماعت سے بڑا پرانا تعلق ہے۔ یہ کہتی ہیں کہ آج آپ کے ساتھ شامل ہونے کا جو موقع مجھے مل رہا ہے، اس پر میں بہت خوشی اور اعزاز محسوس کر رہی ہوں۔ اور آپ کی جماعت کے برطانیہ میں قیام پر سو سال پورے ہونے کے موقع پر آج کی تقریب میں حاضر ہوں۔ (یہ امریکہ سے خاص طور پر اس مقصد کے لئے آئی تھیں) کہتی ہیں آج کی تقریب باہمی رواداری اور مذہبی آزادی کی اعلیٰ قدروں کی پہچان کے لئے منعقد کی گئی ہے۔ اور یہ اوصاف ہی دراصل آپ کی جماعت کے بنیادی اصول ہیں۔ آپ لوگ یعنی جماعت احمدیہ اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں کہ مذہب کا امن، باہمی افہام و تفہیم اور آزادی سے چولی دامن کا ساتھ ہے۔ گزشتہ صدی کو جب ہم دیکھتے ہیں تو ایک بہت خوبصورت نظارہ نظر آتا ہے جس میں کچھ ایسی ہستیاں دکھائی دیتی ہیں جو نیکی اور پاکیزگی کی شمعیں روشن کر کے اندھیروں کو دُور کرنے کی جدوجہد میں لگے رہے۔ پھر انہوں نے دوسروں کی کچھ مثالیں دی ہیں۔ لیکن بہرحال پھر آخر میں وہ کہتی ہیں کہ بیسویں صدی میں ہم آپ کی جماعت کو دیکھتے ہیں کہ کس طرح آپ تمام دنیا میں لوگوں کے ساتھ ہونے والے مظالم کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔

یہاں یہ غلطی پر ہیں۔ اصل میں تو یہ انیسویں صدی سے ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے وقت تھی۔ اُس وقت سے ہی جماعت احمدیہ ظلم کے خلاف آواز اُٹھا رہی ہے اور یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مطابق ہے۔ ان کو یہاں بیسویں صدی نہیں بلکہ انیسویں صدی، کہنا چاہئے تھا۔

بہرحال کہتی ہیں کہ بیسویں صدی میں ہم آپ کی جماعت کو دیکھتے ہیں کہ کس طرح آپ تمام دنیا میں لوگوں کے ساتھ ہونے والے مظالم کے خلاف آواز اُٹھا رہے ہیں۔ ہم آپ کی طرح رواداری اور انصاف کے علمبردار ہیں۔ اور آپ کی طرح ہم بھی اس معاشرے کا قیام چاہتے ہیں جہاں مختلف عقائد رکھنے والے تمام لوگ مل جل کر رہیں۔ ایک دوسرے کی باتیں سنیں اور ہم ایک دوسرے کی بات اس وقت تک نہیں سن سکتے جب تک ہم ایک دوسرے کے لئے عزت و احترام کے جذبات نہ رکھتے ہوں۔ مَیں اس بات کی قدر کرتی ہوں کہ جماعت احمدیہ باہمی رواداری کا سبق دیتی ہے۔ ہم سب کو اپنے عقائد پر عمل کرنے کی آزادی ہونی چاہئے۔ نیز یہ کہ جب ہم آپس میں تبادلہ خیال کریں تو وہ برابری، انصاف اور انسانیت کی اقدار کو مدّنظر رکھ کر کیا جائے۔ میری یہ خواہش ہے کہ ہم سب اس مقصد کے حصول کے لئے اپنے پورے دل اور اپنی پوری جان سے کوشش کرنے والے بن جائیں۔

اللہ کرے یہ بڑی طاقتیں بھی اس چیز کو سمجھنے والی ہوں۔

وزیر اعظم برطانیہ کا پیغام یہاں کے اٹارنی جنرل رائٹ آنریبل ڈومینک گریو (Rt. Hon. Dominic Grieve) نے پڑھا تھا لیکن اس سے پہلے انہوں نے اپنی باتیں کی۔ کہتے ہیں کہ پیغام پڑھنے سے پہلے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس کانفرنس کے اعتبار سے جگہ کا انتخاب بھی موزوں ترین ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں سے انگریزوں میں بحیثیت ایک قوم کے وسعتِ نظری نے جنم لیا اور انہوں نے دنیا کی طرف نظریں اُٹھا کر دیکھنا شروع کیا۔ آج ہم سب کا اس اجلاس کے لئے یہاں اکٹھا ہونا بھی اسی کا مرہونِ منت ہے۔ آج کا جلسہ ایک منفرد نوعیت کا جلسہ ہے۔ ایک عیسائی ہونے کے ناطے میرا یہ تجربہ ہے کہ ایسا شخص جو کسی بھی مذہب کا پیروکار ہو، ایک لامذہب آدمی کی نسبت دوسرے مذہب کے ماننے والوں کے احساسات و جذبات کو بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔ اللہ کرے کہ ان کی یہ بات صحیح ہو۔ سمجھنے والے ہوں۔

پھر وزیر اعظم کا پیغام انہوں نے پڑھا کہ مَیں احمدیہ مسلم جماعت کو دنیا میں امن کے قیام کے لئے مختلف مذاہب کے نمائندگان کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مَیں جماعت احمدیہ کی انگلستان میں بے مثال خدمتِ خلق کو سراہتا ہوں۔ آپ لوگ ایک طرف ملک کے طول و عرض میں بین المذاہب کانفرنسز کا انعقاد کرتے ہیں تو دوسری طرف حالیہ سیلاب کے حالات میں مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کر رہے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ نے اس میں بڑا کام کیا ہے) پھر کہتے ہیں کہ جہاں تک مذاہب کے درمیان خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کا سوال ہے تو آج کے دن منعقد ہونے والی یہ تقریب اس بات کی شہادت دے رہی ہے کہ آپ لوگ اپنے مشن میں کس قدر سنجیدہ ہیں کہ مختلف مذاہب کے لوگ مل بیٹھیں اور پوری دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ مجھے اس بات کی بے حد مسرت ہے کہ اس اجلاس میں حکومتِ برطانیہ کی نمائندگی بھی ہو رہی ہے۔ ہم لوگ امام جماعت احمدیہ اور دیگر مذاہب کے نمائندگان اور دیگر مہمانان کے ساتھ مل کر اس بات پر غور کریں گے کہ مختلف ادیان ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر کے کس طرح دنیا میں امن کے قیام میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

پھر ملکہ جو چرچ آف انگلینڈ کی سربراہ ہیں، اُن کے پرائیویٹ سیکرٹری نے لکھا کہ ملکہ عالیہ انگلستان کے لئے جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے اپنے صد سالہ جشن کے موقع پر Guildhall میں اس عظیم الشان جلسہ ہائے مذاہب عالم کا انعقاد باعث مسرت ہے۔ ملکہ عالیہ کو اس جلسہ کے مقاصد جان کر بہت خوشی ہوئی اور وہ آپ کے پیغام بھجوانے کی درخواست پر بہت ممنون ہیں۔ ملکہ عالیہ کی آپ سب کے لئے دلی تمنا ہے کہ جلسہ ایک کامیاب اور یادگار جلسہ ہو جائے۔

یہ تو غیروں کے کچھ تاثرات تھے۔

جو مَیں نے وہاں کہا اُس کا خلاصہ بھی بیان کر دوں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ بہت سارے لوگوں نے لگتا ہے سنا بھی نہیں اور اخبار میں اس طرح کھل کے آیا نہیں۔ جو مَیں نے کہا وہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ انسانوں کی اصلاح ہو اور انسان خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اُس کی مخلوق کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ اور اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء کو دنیا میں بھیجتا ہے۔ جو انبیاء کی بات سنتے ہیں وہ لوگ کامیاب ہوتے ہیں۔ جنہوں نے انکار کیا وہ بد انجام کو پہنچے۔ ہر وہ قوم جس نے انبیاء اور مذہب کی مخالفت کی، خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوؤں کا انکار کیا، خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار کیا اور یہ کہا کہ یونہی باتیں ہیں۔ نہ کوئی خدا ہے اور نہ کسی قسم کا کوئی عذاب ہے، نہ سزا ہے۔ ایسی تمام قومیں پھر ختم ہو گئیں۔ قرآنِ کریم ایسی قوموں کی تاریخ سے بھرا پڑا ہے۔ مختلف جگہوں پر اس کا بیان ہے۔ اسی طرح دوسرے مذاہب کی کتب بھی اس بات کو بیان کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرستادوں کے منکر تباہ ہو گئے۔ پس یہ باتیں ہمیں سوچنے پر مجبور کرنے والی ہونی چاہئیں کہ یہ قصے کہانیاں نہیں ہیں بلکہ ہر مذہب کی تاریخ اس کی گواہی دیتی ہے کہ یہ سچ تھا۔

پھر مَیں نے بتایا کہ میں جس آسمانی کتاب کو مانتا ہوں وہ قرآنِ کریم ہے۔ اور وہ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا تعالیٰ انبیاء کو بھیج کر اس بات کو رائج کرنا چاہتا ہے کہ انسان روحانیت کے اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے اور اُس کا حق ادا کرے۔ اسی طرح اعلیٰ اخلاق کے معیار قائم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرے۔ مَیں نے پھر بتایا کہ جب خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا تو آپ نے اس کے حصول کے لئے تبلیغ کو انتہا تک پہنچایا۔ اور صرف تبلیغ ہی نہیں کی بلکہ راتوں کو اس شدت سے اس کے نتائج حاصل کرنے اور لوگوں کے دلوں اور سینوں کو کھولنے کے لئے دعائیں کیں کہ آپ کی سجدہ گاہیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھیں۔ آپ کے دل میں انسانیت کی اصلاح اور اُسے تباہی سے بچانے کے لئے جو درد تھا وہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کی اس تڑپ اور دعاؤں کی حالت کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی فرمایا کہ اگر وہ تیری بات نہ مانیں تو کیا تو اپنی جان کو ہلاک کر لے گا؟ مَیں نے پھر کہا کہ لیکن خدا تعالیٰ نے یہ کہہ کر کہ بس نہیں کر دیا۔ دعاؤں کی قبولیت کو رَدّ نہیں کر دیا بلکہ ان دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا۔ اس درد کی تسکین کے سامان کئے اور وہ لوگ جو ہر قسم کی برائیوں میں مبتلا تھے، اُن سے برائیوں کو چھڑا کر با اخلاق اور خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے والا بنا دیا۔ یہ تبدیلی کوئی دنیاوی طاقت نہیں کر سکتی تھی۔ یہ خالص اُس خدا کا فعل تھا جو دعاؤں کو سننے والا اور دلوں پر قبضہ رکھتا ہے۔

پھر مَیں نے بتایا کہ دشمنوں سے حسنِ سلوک کی بھی ایسی مثالیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائیں کہ جس کی دنیاوی معاملات میں کہیں مثال نہیں مل سکتی۔ دشمنوں کو، اُن دشمنوں کو جنہوں نے مکہ میں دشمنی کی انتہا کی ہوئی تھی، فتح مکہ کے موقع پر اس طرح معاف فرمایا کہ جس طرح انہوں نے کبھی کوئی غلطی یا شرارت کی ہی نہ ہو۔ ہر ایک کافر کو بھی امن سے قانون کے دائرے کے اندر رہنے کی شرط پر معاف فرما دیا اور اس حسنِ سلوک کو دیکھ کر بڑے دشمن جو تھے، بہت بڑے بڑے اور کفر میں بڑھے ہوئے جو تھے، بے اختیار ہو کر بول اُٹھے کہ ایسا جذبہ صرف خدا تعالیٰ کے نبی کا ہی ہو سکتا ہے۔ اور یقیناً اسلام برحق ہے۔ اور پھر وہ بھی ایمان لے آئے۔

(ماخوذ از دلائل النبوۃ و معرفۃ احوال صاحب الشریعۃ جلد 5 صفحہ 58 باب ما قالت الانصار حین امن...... دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

پھر مَیں نے بتایا کہ قرآنِ کریم میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین فرمایا ہے اور یقیناً آپ رحمت کے انتہائی مقام پر پہنچے ہوئے تھے اور ایسی ہزاروں مثالیں ہیں جو یقیناً خدا تعالیٰ کے کلام کی سچائی کا ثبوت ہیں جو آپ کی رحمت کی دلیل کے طور پر پیش کی جا سکتی ہیں۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

پھر مَیں نے بتایا کہ اس کے باوجود کہ آپ رحمۃ للعالمین تھے، اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سختی اور جنگوں کا جو الزام لگایا جا سکتا ہے اور آجکل بھی اس دنیا میں لگایا جاتا ہے، یہ تاریخی حقائق سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جنگوں میں پہل نہیں کی۔ مکہ میں ظلم سہے۔ جب یہ ظلم ناقابلِ برداشت ہوئے تو مدینہ ہجرت کی۔ کبھی بدلے نہیں لئے۔ لیکن جب مکّہ والوں نے مدینہ پر مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے حملہ کیا تو پھر خدا تعالیٰ کے اذن سے جواب دیا جس کا قرآنِ کریم میں ذکر ہے۔ وہاں مَیں نے قرآنِ کریم کی سورۃ حج کی یہ دو آیات سنائیں کہ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرٌ۔ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَااللّٰہُ ۔ وَلَوْ لَادَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا۔ وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ ۔اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ (الحج : 40-41) یعنی اُن لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے، قتال کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ اُن پر ظلم کئے گئے۔ اور یقیناً اللہ اُن کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ یعنی وہ لوگ جنہیں اُن کے گھروں سے ناحق نکالا گیا۔ محض اس بناء پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع اُن میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی، جس میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اُس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔

مَیں نے بتایا کہ اس آیت کی روشنی میں مظلوموں کو دفاع کی اجازت دی گئی۔ دوسرے اس اجازت میں تمام مذاہب کو محفوظ کیا گیا ہے اور پھر یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خدا تعالیٰ طاقتوں کا مالک ہے، وہ کفار کے خلاف کمزور مسلمانوں کی مدد کی طاقت رکھتا ہے۔ کفار باوجود اپنی تمام تر طاقت کے اور ہتھیاروں کے شکست کھائیں گے اور خدا تعالیٰ نے اپنے وجود کا ثبوت دیتے ہوئے پھر کمزور مسلمانوں کو کفار پر فتح بھی عطا فرمائی۔ اور اپنے سے بہت بڑے لشکر اور بہت اسلحہ سے لیس لشکر کو شکست دی۔ پس جو جنگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے خلفائے راشدین نے لڑیں، وہ دفاع کے لئے اور امن قائم کرنے کے لئے لڑیں، نہ کہ حکومتیں حاصل کرنے کے لئے۔ اور اس وجہ سے پھر اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت بھی رہی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

پھر مَیں نے یہ بتایا کہ مسلمانوں کی کمزور اور مذہب سے دور جانے کی حالت کی پیشگوئی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ اور آج اگر مسلمانوں کی طرف سے کوئی ظلم ہو رہا ہے یا اُن کی بگڑی ہوئی حالت ہم دیکھتے ہیں تو یہ عین پیشگوئی کے مطابق ہے۔ اور پھر یہ بھی بتایا کہ مسلمانوں کی آخری حالت یہ نہیں ہے کہ تم سمجھ لو کہ یہ انتہا ہو گئی اور مسلمان ختم ہو گئے۔ میرا یہ بھی ایمان ہے اور اس پر مَیں مضبوط ہوں کہ جس طرح مسلمانوں کے بگڑنے کی پیشگوئی پوری ہوئی، اُن کی روحانی حالت کی بہتری کی پیشگوئی بھی پوری ہو گی جو مسیح موعود کی آمد کے ساتھ ہونی تھی۔ پھر مَیں نے بتایا کہ مَیں اور جماعت احمدیہ یہ ایمان رکھتی ہے کہ مسیح موعود بانیٔ جماعت احمدیہ کی صورت میں آ گئے اور اپنے ماننے والوں میں حقیقی اسلام کی تعلیم کو رائج فرما دیا۔ ایک جماعت قائم کر دی جو حقیقی اسلام پر عمل کر رہی ہے اور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ میں نے یہ بھی بتایا کہ مسیح موعود علیہ السلام جو اسلام کے احیائے نو کے لئے آئے، اُن کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہیں۔ مثال کے طور پر مَیں نے تین باتیں پیش کیں کہ یہ تین پیشگوئیاں مثال کے طور پر پیش کرتا ہوں جو آپ کی سچائی کے بارے میں ہیں۔

آپ نے فرمایا تھا کہ اس زمانے میں زلزلوں اور طوفانوں کی بہت زیادہ تعداد ہو گی۔

(ماخوذ از حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 267 تا 269)

جو سچ ثابت ہوئی اور ہم دیکھتے ہیں کہ گزشتہ صدیوں کی نسبت سب سے زیادہ اس صدی میں آئے۔ پھر آپ نے ایک پیشگوئی روسی حکومت کا تختہ اُلٹنے کے بارے میں فرمائی تھی کہ زار کا تختہ اُلٹا جائے گا۔

(ماخوذ از براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 152)

وہ پیشگوئی سچ ثابت ہوئی۔ پھر ایک تیسری پیشگوئی جنگوں کی بتائی۔

(ماخوذ از براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 151-152)

اور بتایا کہ اب تک ہم دو عالمی جنگیں دیکھ چکے ہیں۔ دنیا پھر اس لپیٹ میں آنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دنیا کے فوجی بجٹ باقی تمام ضروریات کو پسِ پشت ڈال رہے ہیں اور صرف فوج بڑھانے اور اسلحہ رکھنے اور فوجی طاقت بننے کی طرف دنیا کی زیادہ توجہ ہو رہی ہے۔ اس لئے دنیا کو پھر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ بدامنی دنیا میں مذہب کی وجہ سے نہیں پھیل رہی بلکہ لالچ اور سیاست اس کی وجوہات ہیں۔ پھر میں نے یہ بھی بتایا کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتیں تو ہندوستان کے ایک دور دراز قصبہ میں رہنے والا اللہ تعالیٰ کے پیغام کو تمام دنیا میں نہ پھیلا سکتا۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت کا نظام قائم ہوا، جس کے تحت یہ مشن آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے اور یہ جہاں اس زمانے میں خدا تعالیٰ کے وجود کا ثبوت ہے، وہاں جماعت احمدیہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات کا بھی ثبوت ہے۔ یہ میں نے بتایا کہ بانیٔ جماعت احمدیہ نے ہم میں یہ ادراک پیدا فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتیں کوئی پرانے قصے نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ آج بھی زندہ ہے اور اپنے نیک بندوں سے بولتا اور نشان دکھاتا ہے۔ پس دنیا اس طرف توجہ دے اور اپنی غلطیوں کا الزام خدا اور مذہب کو نہ دے بلکہ اپنے گریبان میں جھانکے۔ خدا تعالیٰ دنیا کو توفیق دے کہ اس پر عمل کرے۔

یہ اس کا خلاصہ ہے جو مَیں نے اُن کو کہا۔ تقریباً تیس پینتیس منٹ کی میری تقریر تھی۔

اس وقت میں بعض تاثرات پیش کرتا ہوں۔ لوگوں کے چہروں سے بہرحال لگ رہا تھا، بعض نے اظہار بھی کیا ہے کہ اسلام کی تعلیم جو مختصراً پیش کی گئی تھی، اُس کا اُن پر اثر ہے۔

Stein Villumstad یورپین کونسل فار ریلیجس لیڈرز کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ’’اس طرح مل جل کر بیٹھنا اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کا ایک دوسرے کی بات کو حوصلے سے سننا اور پھر سب کا یہ تسلیم کرنا کہ ہم سب امن کے خواہاں ہیں ایک بہت بڑی کامیابی ہے‘‘۔

پھر انگلستان میں گریناڈا (Grenada) کے ہائی کمشنر HE Joselyn Whiteman یہ کہتے ہیں کہ ’’یہ بہت زبردست تقریب تھی۔ یہ خیال کہ اتنے سارے مذاہب ایک ہی چھت کے نیچے اس طرح اکٹھے ہو سکتے ہیں ہمارے ایمانوں میں اضافہ کا باعث ہے۔ اور اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ آج کل دنیا کے مسائل کے حل کے لئے لوگوں کو اکٹھا کس طرح کیا جا سکتا ہے‘‘۔

پھر Mak Chishty، جو لنڈن میں میٹروپولیٹن پولیس میں کمانڈر ہیں، کہتے ہیں کہ ’’مجھے آج کی تقریب میں یہ بات اچھی لگی کہ ہر کسی نے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کیں۔ دوسرے مذاہب پر نکتہ چینی نہیں کی۔ اور اسی چیز سے ہم میں باہم اتحاد اور یگانگت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔‘‘

یہی بات ہے جس کو کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملکہ کو لکھا بھی تھا کہ (ایسا) ہونا چاہئے۔ (ماخوذ از تحفہ قیصریہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 261)

پھر یورپین پارلیمنٹ میں لندن کے جو نمائندے ہیں Dr. Charles Tannock MEP، وہ کہتے ہیں کہ ’’مستقبل میں اس رستہ کو اپنانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ ہم سب خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور ہم یہ نہیں مان سکتے کہ خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ ہم مذہب کے نام پر ایک دوسرے سے اس طرح لڑتے چلے جائیں۔ اس لیے مَیں امن کے اس پیغام کی پرزور تائید کرتا ہوں۔ احمدیوں کے بارے میں جس بات کو میں قابلِ قدر جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان کے مذہب کی تعلیمات کا مرکز ’محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں‘ ہے۔ میرے خیال میں یہ ایک عالمی نوعیت کا پیغام ہے۔ جس قدر مختلف مذاہب مل بیٹھ سکیں اتنا ہی بہتر ہے۔‘‘

Baroness Berridge جو انگلستان کی پارلیمنٹ کی ’آل پارٹی پارلیمنٹری گروپ‘ (APPG) آن انٹرنیشنل فریڈم آف ریلیجن کی چیئر پرسن ہیں۔ کہتی ہیں: ’’مجھے آل پارٹی گروپ برائے مذہبی آزادی کی چیئر مین ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مَیں جانتی ہوں کہ احمدیہ کمیونٹی کس طرح دوسروں کی فلاح و بہبود کے لئے خدمات کرتی چلی جا رہی ہے اور یہ بات امام جماعت احمدیہ نے اپنی تقریر میں بھی کی۔ ہمیں بہت خوشی ہے کہ ہم احمدیہ کمیونٹی کے ساتھ ان کے کاموں میں تعاون کرتے ہیں۔ اور ہمیں اس بات پر بھی خوشی ہے کہ احمدیوں کو اس ملک میں مکمل آزادی حاصل ہے۔‘‘

پھر Kay Carter جو انگلستان کی پارلیمنٹ کے آل پارٹی پارلیمنٹری گروپ (APPG) آن انٹرنیشنل فریڈم آف ریلیجن کے ممبر ہیں۔ کہتے ہیں کہ ’’امام جماعت احمدیہ نے جو کہا کہ تمام مذاہب میں بنیادی بات ایک ہی نظر آتی ہے یعنی محبت، رواداری اور امن۔ درحقیقت میڈیا میں مذہب کو ایک ایسی چیز بنا

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

کر پیش کیا گیا ہے جو انسانوں کو ایک دوسرے سے لڑانے کا جواز پیدا کر رہا ہے، لیکن جیسا کہ آج کی اس محفل میں ہم نے دیکھا کہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔‘‘

پھر یہی چیف ربائی جو تھے اُن کا دوبارہ ایک پیغام (آیا) تھا کہ’’ امام جماعت احمدیہ کا پیغام امن اور ایک دوسرے کو سمجھنے کے متعلق ہے‘‘۔ نیز یہ کہ’’ دنیا کے تمام مذاہب کو ایک دوسرے سے تبادلہ خیالات کرنا چاہیے کیونکہ ہم سب آدم کی نسل ہیں اور خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔‘‘ کہتے ہیں کہ’’ ہمیں ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرنا چاہئے اور امن کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہیے، نہ یہ کہ ہم ایک دوسرے سے لڑنے لگ جائیں بلکہ جس قدر ممکن ہو سکے ہمیں امن کے لیے کوشش کرنی ہے۔‘‘

جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا، یہ ربائی ہیں۔ ان کو یہ چاہئے کہ یہ اسرائیل کی حکومت کو بھی اس بارے میں بتائیں۔

پھر ایک کونسلر سنتوخ سنگھ صاحب کہتے ہیں کہ’’ میرا خیال ہے کہ امام جماعت احمدیہ یہ بات ہمیں سمجھا رہے ہیں کہ تمام مذاہب میں بہت ساری تعلیمات مشترک ہیں۔ تمام مذاہبِ عالم ہمیں انسانیت کا سبق سکھاتے ہیں۔ ہمیں مل جل کر کام کرنا چاہیے اور ایک دوسرے کا بھلا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔‘‘

پھر ناروے سے ان کی ایک سیاسی پارٹی Christian Republic کے Billy Tranger ہیں، وہ کہتے ہیں کہ’’ امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطاب کے آخر میں ایک بہت ہی اہم پیغام دیا ہے کہ ہم سب کو مل کر امن کے قیام کے لئے کام کرنا چاہیے۔ اور میرا خیال ہے کہ یہی وہ امر ہے جس کی اس دنیا کو اس وقت سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اس پیغام کی ہمیں ناروے میں بھی بہت ضرورت ہے۔‘‘

یونیورسٹی آف ایمسٹرڈم کے پروفیسر Prof. Dr. T. Sunier نے کہا کہ’’ امام جماعت احمدیہ نے بڑے واشگاف الفاظ میں یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام اور قرآن کی تعلیمات تشدد کی بجائے امن کے قیام پر زور دیتی ہیں۔‘‘

پھر Greek Orthodox Patriarch of Antioch سے تعلق رکھنے والے Father Ethelwine نے کہا کہ’’ مَیں نے احمدیہ مسلم جماعت کے مختلف فنکشنز میں شمولیت کی ہے۔ امام جماعت کی شخصیت اور ان کے پیغام کو دل سے سراہتا ہوں۔ ہمیشہ کی طرح اس کانفرنس کی بہترین تقریر جماعت کے خلیفہ کی تھی۔ یقیناً مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اکٹھا کر دینا اور ان سے ان کے مذہب کی بات سننا ایک بہت ہی جرأت مندانہ اور قابلِ قدر اقدام ہے۔ یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔‘‘

آئرلینڈ سے ایک صاحب آئے ہوئے تھے، وہ کہتے ہیں کہ’’ میں اس کانفرنس میں شامل ہوا اور یہاں پر جو پیغام مجھے ملا ہے اس نے مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ میں احمدیوں سے یہ کہوں گا کہ آج کل دنیا میں پبلسٹی کے بغیر اپنے پیغام کو پھیلانا بہت مشکل ہے۔ جماعت احمدیہ اس قدر کام کر رہی ہے لیکن مجھے خوشی ہو گی اگر آپ لوگ اپنے کاموں کی تشہیر بہتر طور پر کر سکیں کیونکہ آپ لوگوں کے بارے میں دنیا میں مٹھی بھر لوگ ہی معلومات رکھتے ہیں۔‘‘

جہانگیر سارو صاحب جو یوروپین کونسل آف ریلیجیس لیڈرز سے تعلق رکھتے ہیں کہتے ہیں کہ میں مذہباً زرتشتی ہوں۔ میں اس تقریب سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ سب مقررین نے بہت اچھی تقاریر کیں لیکن آخر میں امام جماعت کا خطاب تو بہت ہی بھرپور تھا۔‘‘

پھر رابن ہسّی جو مذہبی تعلیمات کے استاد ہیں کہتے ہیں کہ’’ اس قدر روحانیت سے پُر یہ تقریب ہو گی مجھے نہیں معلوم تھا۔ میں نے بہت سارے مذاہب کے پیغامات سنے اور میں یقیناً گھر جا کر ان باتوں پر غور کروں گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ امام جماعت احمدیہ کے لیکچر کا متن جلد شائع کیا جائے گا۔‘‘

پھر Reverend Canon Dr. Anthony Cane، ان کا بھی کسی کیتھیڈرل سے تعلق ہے، کہتے ہیں:’’ کچھ عرصہ پہلے لوگ یہ سمجھنے لگ گئے تھے کہ ہمیں مذہب کی ضرورت نہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ بات حتمی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ یہ بات سراسر بے بنیاد ہے۔‘‘

پھر بیلجیم کی یونیورسٹی آف Antwerpen سے Dr Lydia جو اپنے ایک colleague کے ساتھ آئی تھیں۔ یہاں سے دو پروفیسر ڈاکٹر شامل ہوئے تھے، ان دونوں نے کہا کہ’’ اسلام اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیمات کے حوالہ سے امام جماعت احمدیہ کے خطاب سے وہ بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ خطاب سننے کے بعد ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم یونیورسٹی میں اپنے طلباء کو قرآن کریم کا فلیمش ترجمہ دیں گے تا کہ وہ قرآن کریم کو پڑھ کر اسلام کی حقیقی تعلیمات جان سکیں۔‘‘

واپس جا کر ان کو وہاں ترجمہ دے دیا گیا ہے جو اپنی یونیورسٹی میں تقسیم بھی کر رہے ہیں۔ تو اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کے مزید راستے بھی کھلے ہیں۔

Santiago Catala Rubio (سنتی آگو کتالہ روبیو) صاحب سپین سے آئے تھے تھے اور میڈرڈ یونیورسٹی میں ریلیجنز کے پروفیسر ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ جماعت کے ساتھ ان کا قریبی تعلق ہے۔ یورپین پارلیمنٹ برسلز میں 2012ء میں جو تقریب ہوئی تھی وہاں بھی آئے تھے، مجھے ملے تھے۔ کہتے ہیں:’’ اگر عالمی مذاہب کی اس کانفرنس کے متعلق اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کرنے لگوں تو اس کانفرنس کی اہمیت اور مسلم جماعت احمدیہ کے پیغام کی اہمیت کو بیان کرنے میں کئی صفحات بھر جائیں۔ دنیا کی تاریخ میں مختلف مذاہب تنازعات کا باعث رہے ہیں۔ حتیٰ کہ آج کے دور میں بھی مختلف ثقافتوں مشرق و مغرب، اسلام اور عیسائیت، ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے مابین اختلاف موجود ہے۔ یہ اختلاف نفرت اور ظلم میں زیادتی کو ہوا دینے کے لئے بطور بہانہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ لیکن احمدیہ مسلم جماعت کا نعرہ ’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘ تمام مذاہب کا خلاصہ ہے۔ یہ نعرہ دنیا کے تمام مذاہب اور تمام لوگوں کو ان کے عقائد، حالات اور افکار سے بالا ہو کر یکجا کر دیتا ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب مسلمانوں کا ایک خاص طبقہ لڑائی، نفرت، ظلم، دوسروں کی اور اپنی زندگیوں کو خطرے میں ڈالنے اور اپنے ہی لوگوں پر حملہ کرنے کی حمایت کر رہا ہے جماعت احمدیہ کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس لئے اس قسم کی تقریبات کو عالمی سطح پر مذہبی اور نظریاتی کمیونٹیز میں بھرپور پذیرائی ملنی چاہئے۔‘‘

میگل گارسیا (Miguel Garcia) یہ پیدرو آباد کے ہیں۔ کانفرنس میں شامل ہوئے تھے۔ یہ مئیر بھی رہ چکے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے دور میں اس وقت چرچ کی مخالفت کے باوجود 1980ء میں ’مسجد بشارت‘ بنانے کی اجازت دی تھی۔ مسجد بشارت کے افتتاح کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو بھی ملے تھے۔ انہوں نے ان کو ایک فریم تحفہ دیا جس پہ کلمہ لکھا ہوا تھا وہ انہوں نے اپنے دفتر میں بھی لگایا ہوا ہے۔ جماعت سے کافی متاثر ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ’’ مسلم جماعت احمدیہ کی طرف سے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے وفود، ممبرز آف پارلیمنٹ، سیاسی شخصیات، تعلیم دان اور مختلف انسانی ہمدری سے تعلق رکھنے والے اداروں کے نمائندگان کو لندن میں جمع کیا گیا تا کہ وہ اتحاد اور امن کے قیام کیلئے ڈائیلاگ کی ضرورت پر غور کریں۔ یہ انتہائی مثبت قدم تھا۔ مَیں جماعت احمدیہ کو اس تقریب کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور میری خواہش ہے کہ یہ جماعت اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ مجھے جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ کے ساتھ پیدرو آباد میں مسجد بشارت کے سنگِ بنیاد کے موقع پر 1981ء میں ملنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد چوتھے خلیفہ کے ساتھ اسی مسجد کے افتتاح کے موقع پر 1982ء میں ملنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اب اس کانفرنس کے ذریعہ مجھے جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ کے ساتھ ملنے کی بھی سعادت مل گئی۔ مَیں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے الفاظ سے بہت محظوظ ہوا ہوں۔ انہوں نے جنگ وجدل سے آزاد ایک پُر امن معاشرے کے قیام کے حوالہ سے بات کی ہے اور اُن حکومتوں کی مذمت کی ہے جو دفاع کے نام پر اسلحہ کو انسانیت پر ترجیح دیتی ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ مرزا مسرور احمد نے ایک ایسے معاشرہ کے قیام کے لئے جس کی بنیاد انصاف اور باہمی عزت واحترام پر ہو، مختلف مذاہب کے لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کی دعوت دی ہے۔ ہم ایک ایسی دنیا میں رہ رہے ہیں جو تضادات سے بھری پڑی ہے۔ بعض ممالک ترقی کی انتہا کو چھو گئے ہیں جبکہ لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد بھوک اور افلاس کی وجہ سے مر رہی ہے۔ ایک طرف ہم لاکھوں ٹن خوراک سمندر میں پھینک دیتے ہیں اور دوسری طرف کروڑوں لوگ ایسے ہیں جن کو کھانے کے لئے انتہائی مشکل کے ساتھ کچھ ملتا ہے۔ ایک طرف کروڑ پتی افراد کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے تو دوسری طرف معاشرے کے بعض طبقے انتہائی غریب ہو گئے ہیں۔ ایک ایسی دنیا کے قیام کی ضرورت ہو گی جو جنگ کو ترک کر دے اور امن کی خواہاں ہو، جو سب کو ساتھ لے کر مشترکہ طور پر ترقی کرے، جو ناانصافی کے خلاف کھڑی ہو جائے اور معاشرتی انصاف کو فروغ دے۔‘‘

بہرحال یہ چند تبصرے تھے جو مَیں نے پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرے۔ اُسے پہچانے اور خدا کو پہچاننے سے ہی اس تباہی سے بچ سکتے ہیں جو ہمارے سامنے کھڑی ہے جس کی وارننگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کلام میں، اپنی تحریرات میں بارہا دی ہے۔

اس کے علاوہ مَیں آج پھر پاکستان کے حالات کے بارے میں بھی دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ شر پسند لوگوں سے اس ملک کو بچائے اور احمدیوں کو بھی محفوظ رکھے اور اُن سب لوگوں کو محفوظ رکھے جو امن کے خواہاں ہیں اور اس فتنہ وفساد سے بچنا چاہتے ہیں اور اس کا حصہ نہیں۔ اسی طرح سیریا کے حالات کے بارے میں بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ وہاں بھی احمدیوں کو محفوظ رکھے۔ گزشتہ دنوں پھر ایک احمدی کو بلا وجہ گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کی حفاظت فرمائے۔ اور عمومی طور پر دنیا کے لئے بھی دعا کریں۔ جو حالات اب پیدا ہو رہے ہیں لگتا ہے کہ یہ جنگ کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ بعض بڑی حکومتیں اس بات کو سمجھ نہیں رہیں کہ اگر جنگ ہوتی ہے تو کیا خوفناک صورت حال پیدا ہونے والی ہے۔ دنیا بالکل تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے۔ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ان کے لئے بہت زیادہ دعائیں کریں۔

☐

خطباتِ امام۔ تزکیۂ نفس کا ذریعہ

(حیدر علی ظفر۔ مبلغ انچارج جرمنی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت لینے سے قبل جو اشتہار دیا اُس میں جماعت کے قیام کی غرض یوں بیان فرمائی: ’’خدا تعالیٰ نے اِس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دِکھانے کے لیے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دُنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور اَمن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اُس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا۔ اور اُنہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا‘‘۔

(اشتہار 4/مارچ 1889، مجموعہ اشتہارات جلد اوّل، صفحہ 198)

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم پر مشتمل تازہ بتازہ آسمانی مائدہ کا انتظام کر رکھا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد بھی افراد جماعت میں ایک پاک اور روحانی تبدیلی پیدا کرنے اور اُن کے تزکیۂ نفس کا ذریعہ ہے اور وہ ہے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ۔ نبوت کے بعد نظامِ خلافت کے قیام کی غرض ہی یہ ہے کہ برکات رسالت جاری رہیں جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب شہادۃ القرآن میں تحریر فرماتے ہیں:

’’چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف واولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔‘‘ (روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353)

خلیفۂ وقت اپنے خطبات اور خطِابات میں بیک وقت دنیا بھر کے احمدیوں کو مخاطب ہوتے اور نصائح فرماتے ہیں جس کی وجہ سے اُن کی ایک ہی نہج پر تربیت ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے تمام برّ اعظموں میں بسنے والے مختلف رنگ و نسل کے احمدی ایم ٹی اے کی برکت سے ایک مضبوط، فعال اور منظّم قوم بن چکے ہیں۔ اپنے تربیت کے معیاروں کو بلند سے بلند تر کرنے کیلئے یہ نہایت اہم اور ضروری ہے کہ ہم ایم ٹی اے سے بھرپور استفادہ کریں اور بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہر خطبہ براہِ راست سننے کی کوشش کریں۔

خلیفۂ وقت کے خطباتِ جمعہ اور دیگر ارشادات افرادِ جماعت کے اخلاق و اعمال میں ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے کا موجب بن رہے ہیں۔ نبی کی بعثت کی اغراض میں اسے یُزَکِّیْھِمْ کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے یعنی وہ اُن کے نفسوں کا تزکیہ کرتا ہے۔ خلیفہ چونکہ نبی کے کاموں کو جاری رکھنے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ اس لئے وہ بھی یہ کام انجام دیتا ہے۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاموں کو یوں بیان فرمایا ہے: ’’یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ‘‘ (سورۃ الجمعہ:3) ترجمہ۔ وہ اُن پر اُس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور اُنہیں پاک کرتا ہے اور اُنہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی ازسرنو تعمیر کے وقت ایک نبی کے مبعوث ہونے کے لئے یہ دعا کی تھی:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلاً مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُزَکِّیْھِمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (البقرۃ:130)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ’’وہ رسول جو مبعوث ہو اس کا کیا کام ہو۔ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِکَ...... اس کا پہلا کام یہ ہو کہ وہ تیری آیات اُن پر پڑھے۔ دوسرا کام یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وہ کتاب یعنی شریعت سکھائے اور تیسرا کام یہ ہو کہ حکمت سکھائے۔ چوتھا کام وَیُزَکِّیْھِمْ ان کو پاک کرے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد میں سے مبعوث ہونے والے ایک رسول کیلئے دعا کی اور اس دعا ہی میں ان اغراض کو بیان کیا جو انبیاء کی بعثت کا مقصد ہوتی ہیں۔ اور یہ چار کام ہیں مَیں نے غور کر کے دیکھا ہے کہ کوئی کام اصلاح عالَم کا نہیں جو اس سے باہر رہ جاتا ہو۔‘‘

(منصبِ خلافت صفحہ 3-4)

’’الغرض نبی کا کام بیان فرمایا تبلیغ کرنا، کافروں کو مومن کرنا۔ مومنوں کو شریعت پر قائم کرنا پھر باریک در باریک راہوں کا بتانا۔ پھر تزکیۂ نفس کرنا۔‘‘

(منصبِ خلافت صفحہ 12)

تزکیۂ نفس سے کیا مراد ہے؟ قرآنِ کریم کی مختلف تفاسیر میں وَیُزَکِّیْھِمْ کے جو معانی بیان کئے گئے ہیں ان کی رُو سے افرادِ اُمت کو اُن کی ظاہری اور باطنی ہر طرح کی گندگی اور نجاست سے پاک کرنا، جس میں بدن اور لباس وغیرہ کی ظاہری پاکیزگی بھی داخل ہے اور عقائد و اعمال اور اخلاق و عادات کی پاکیزگی بھی شامل ہے۔ پھر یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ ان کی زندگیاں سنوارے۔ اور زندگی سنوارنے میں خیالات، اخلاق، عادات، معاشرت، تمدن، سیاست غرض ہر چیز کو سنوارنا شامل ہے۔

ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ ان کو پاک کرے۔ دماغ کو ہی پاک نہ کرے بلکہ حکمت سکھا کر اُن کے قلوب بھی محبتِ الٰہی سے بھر دے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ میں جذب کر دیں۔ الٰہی صفات اُن میں پیدا ہو جائیں۔ اور وہ چلتے ہوئے انسان نظر نہ آئیں بلکہ خدا نمائی کا ایک آئینہ دکھائی دیں۔ ایک تفسیر میں یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اپنے تصرّفِ روحانی سے دلوں کے آئینوں کو جِلا بخشے اور روشن کرے تا کہ حقائق و معارف ان میں جلوہ نما ہو سکیں۔

حضرت مصلح موعودؓ وَیُزَکِّیْھِمْ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’غرض ایک تو یہ معنے ہوئے کہ گناہوں سے بچانے کی کوشش کرے...... اور دوسرے معنوں کے لحاظ سے یہ کام ہوا کہ صرف گناہوں سے نہ بچائے بلکہ ان میں نیکی پیدا کرے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہو ایک تو وہ تدابیر اختیار کرے جن سے جماعت کے گناہ دور کر دے دوسرے ان کو خوبصورت بنا کر دکھا دے، اعلیٰ مدارج کی طرف لے جاوے اور ان کے کاموں میں اخلاص اور اطاعت پیدا کرے۔‘‘ (منصبِ خلافت۔ صفحہ 16)

تزکیۂ نفس کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں! ’’وہ روحانی کمالات جو اسلام سکھاتا ہے اُن کے لیے ضروری ہے کہ اعمال میں پاکیزگی اور صدق اور وفاداری ہو بغیر اس کے وہ باتیں حاصل ہی نہیں ہو سکتیں ہیں‘‘۔

(الحکم جلد 9 نمبر 19 مورخہ 31 مئی 1905ء صفحہ 9، بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ صفحہ 397)

اسی طرح آپ نے فرمایا: ’’تزکیۂ نفس میں ہی تمام برکات اور فیوض اور کامیابیوں کا راز پنہاں ہے۔ فلاح صرف امورِ دینی ہی میں نہیں بلکہ دُنیا و دین میں کامیابی ہو گی۔ نفس کی ناپاکی سے بچنے والا انسان کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ دنیا میں ذلیل ہو‘‘۔

(الحکم جلد 12 نمبر 41، مورخہ 14 جولائی 1908ء صفحہ 4، بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ صفحہ 398)

تزکیۂ نفس کا یہ کام نبی کی وفات کے بعد وہی شخص کر سکتا ہے جسے خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی کا خلیفہ مقرر کیا جاتا ہے۔ اور جب خلیفہ لوگوں پر خدا کی آیات پڑھتا ہے اور اُن کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے تو اِس کا منطقی اور حتمی نتیجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا کہ اس سے لوگوں کا تزکیۂ نفس ہوتا ہے۔

مومنوں کے لئے تزکیۂ نفس کا حصول بہت ضروری ہے اس لئے اسے میں مختلف پیرایوں میں بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ و باللّٰہ التوفیق۔

انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا اپنا نفس ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف ساری زندگی ایک مسلسل جہاد کرنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے۔ نفس کے خلاف جہاد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بڑا جہاد یعنی جہادِ اکبر قرار دیا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے تو فرمایا: ’’رَجَعْنَا مِنَ الْجِھَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِھَادِ الْاَکْبَرِ (کنز العمال)۔‘‘ کہ ہم دشمنوں کے مقابلہ سے واپس آ رہے ہیں۔ وہاں ہم جہاد اصغر میں مصروف تھے لیکن اب ہم جہاد اکبر کی طرف لوٹے ہیں۔ یعنی نفس کے خلاف جہاد کی طرف جو کہ دراصل جہادِ اکبر ہے۔ ایک اور موقعہ پر فرمایا: ’’اَفْضَلُ الْجِھَادِ جِھَادُ النَّفْسِ یعنی نفس کے خلاف جہاد بہترین جہاد ہے۔‘‘ (مکاشفۃ القلوب صفحہ 62)۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی جس جہاد کا اعلان فرمایا وہ نفسوں کو پاک کرنے کا جہاد ہی ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں: ’’قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا۔ دیکھو میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔ اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔‘‘ (روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 15)

پھر فرماتے ہیں: ’’یاد رکھو کہ خدا کا ہرگز منشاء نہیں کہ تم دنیا کو بالکل ترک کر دو بلکہ اس کا جو منشاء ہے وہ یہ ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا (الشمس:10)۔ تجارت کرو، زراعت کرو، ملازمت کرو اور حرفت کرو، جو چاہو سو کرو مگر نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا سے غافل نہ کر دیں۔ پھر جو تمہاری دنیا ہے یہی دین کے حکم میں آ جاوے گی‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 550)

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُم۔ (الانفال:25)۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ مومنین کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اللہ اور رسول کی ہر آواز پر لبیک کہو کیونکہ اس کے بدلہ میں تمہیں نئی روحانی زندگی سے سرفراز کیا جائے گا۔

انبیاء کے بعد خلفاء بھی بنی نوع انسان کی ہمیشہ ایسے راستوں کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں جن کی انتہائی منزل دلوں کی پاکیزگی، تقویٰ اور طہارت ہے اور یہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا ایک ایسا فیضان ہے جس سے انسانوں کی حالتیں یکسر بدل جاتی ہیں۔ اِس لئے نبی کے بعد خلیفہ کی آواز پر لبیک کہنے سے بھی اُسی طرح نئی روحانی زندگی ملتی ہے۔ خلفاء خدا داد ہدایت سے جماعت کی راہنمائی کیلئے وقتاً فوقتاً مختلف تحریکات پیش کرتے ہیں جو مومنوں کی زندگی میں ایک نئی روح پیدا کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ اور احمدی نہ صرف جان، مال اور وقت کی قربانی کے میدان میں آگے بڑھے ہیں بلکہ بنی نوع انسان کی خدمت میں نام پیدا کیا ہے۔ جس کی ایک دُنیا معترف ہے۔

خلفاء مسیح موعودؑ نے مختلف وقتوں میں جو تحریکات کیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

قومی وحدت کی تحریک، یتامٰی اور مساکین فنڈ کی تحریک، تحریک جدید، وقف جدید، نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم، تعلیم القرآن و وقف عارضی کی سکیم، وقف نو کی تحریک، ہومینیٹی فرسٹ کا قیام، نئی وصایا کی تحریک۔ تعمیر مساجد کی تحریک۔

خلفاء مسیح موعودؑ کی تحریکات کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا ایک ارشاد پیش کرتا ہوں۔

’’اللہ تعالیٰ جب بھی کوئی تحریک جماعت احمدیہ کے کسی خلیفہ کے دل میں ڈالتا ہے تو اس کے متعلق آپ کو پوری طرح مطمئن ہونا چاہئے، کہ ضرور کوئی الٰہی اشارے ایسے ہیں جو مستقبل کی خوش آئند باتوں کا پتہ دے رہے ہیں‘‘۔ پھر فرمایا: ’’جس تحریک میں آپ اس لئے حصہ لیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ کی تحریک ہے تو اس میں عظیم الشان برکتیں پڑیں گی جو آپ کے تصور سے بھی بالا ہوں گی۔‘‘

(ماہنامہ خالد ربوہ، جون 1986ء صفحہ 21)

☆ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (ال عمران:104)۔ اور اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو۔

اللہ کی اِس رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کے مختلف ذرائع اور طریقے ہو سکتے ہیں، جن میں سے ایک خلیفۂ وقت کے ساتھ زندہ اور مستقل تعلق کو قائم کرنا اور قائم رکھنا ہے۔ آج کے اس دور میں اس کا ایک اہم پہلو خلیفۂ وقت کے خطبات باقاعدگی سے سننا اور ان پر عمل کرنا ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ’’واضح ہو کہ اب اللہ کی رسی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود ہی ہے، آپ کی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ اور پھر خلافت سے چمٹے رہنا بھی تمہیں مضبوط کرتا چلا جائے گا۔ خلافت تمہاری اکائی ہوگی اور خلافت تمہاری مضبوطی ہو گی۔ خلافت تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والی ہوگی۔ پس اس رسّی کو بھی مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ ورنہ جو نہیں پکڑے گا وہ بکھر جائے گا۔ نہ صرف خود برباد ہوگا بلکہ اپنی نسلوں کی بربادی کے سامان بھی کر رہا ہوگا۔‘‘

پھر اسی تسلسل میں مزید فرمایا: ’’آج ہر احمدی کو

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

حَبْلُ اللّٰہ کا صحیح ادراک اور فہم حاصل کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ صحابہ کی طرح قربانیوں کے معیار قائم کرنا حَبل اللّٰہ کو پکڑنا ہے۔ قرآن کریم کے تمام حکموں پر عمل کرنا حَبْلُ اللّٰہ کو پکڑنا ہے۔ اگر ہر فردِ جماعت اس گہرائی میں جا کر حبل اللّٰہ کے مضمون کو سمجھنے لگے تو وہ حقیقت میں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہوئے ایک جنت نظیر معاشرہ کی بنیاد ڈال رہا ہوگا۔‘‘

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 516، 518)

قرآن مجید میں جماعت مومنین کا شعار سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ ہمیشہ نیکی کی باتوں کو توجہ سے سنتے، سمجھتے اور یاد رکھتے ہیں اور پھر ان باتوں پر دل و جان سے عمل بھی کرتے ہیں۔ اطاعت کا پہلا زینہ سننا ہے، اسی لئے اس صفت کو پہلے رکھا گیا ہے۔ جو سنے گا نہیں وہ عمل کیسے کرے گا؟ احادیث نبویہ میں بھی نظام سے وابستگی اور نظام کے سربراہِ اعلیٰ کے ارشادات کی مکمل اطاعت کا ذکر بہت کثرت سے ملتا ہے۔

ایک حدیث میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ۔
(ترمذی کتاب الایمان کتاب الاخذ بالسنۃ)
میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے اور غور سے سننے اور اطاعت کی وصیت کرتا ہوں۔

اطاعت کے ضمن میں یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ قرآن مجید کی جس سورۃ میں آیت استخلاف نازل ہوئی ہے اسی سورۃ النور میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:
لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا (النور: 64) یعنی اے مومنو! یہ نہ سمجھو کہ رسول کا تم میں سے کسی کو بلانا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم میں سے بعض کا بعض کو بلانا۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: ’’تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز آئے تم فوراً اس پر لبیک کہو اور اس کی تعمیل کے لئے دوڑ پڑو کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے بلکہ اگر انسان اس وقت نماز پڑھ رہا ہو تب بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ نماز توڑ کر خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز کا جواب دے...... یہی حکم اپنے درجہ کے مطابق خلیفہء رسول اللہ پر بھی چسپاں ہوتا ہے اور اس کی آواز پر جمع ہو جانا بھی ضروری ہوتا ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 408-409)

پس ہر احمدی کی ایک بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ خلیفہء وقت کے ارشادات کو توجہ سے سنے اور اس کی طرف سے آنے والی ہر آواز پر کان دھرے کیونکہ وہ ان باتوں کی طرف جماعت مومنین کو بلاتا ہے جو وقت کی عین ضرورت اور ہر سننے والے کے لئے انتہائی مفید اور بابرکت ہوتی ہیں پس حضور انور کے پُر معارف خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے اور پوری توجہ سے سننا، بچوں کو سنانا اور سمجھانا ہر احمدی کی ایک بنیادی ذمہ داری ہے۔ جو شخص حضور انور کے خطبات اور خطابات کو باقاعدہ اہتمام سے نہیں سنے گا وہ حضور انور کے ارشادات کی تعمیل کی سعادت اور تزکیۂ نفس کے حصول سے بھی محروم رہ جائے گا۔

قرآن کریم کی سورۂ نور کی آیت استخلاف میں خلافت کے مضمون سے پہلے اللہ تعالیٰ نے رسول کی اطاعت کا حکم دیا اور خلافت کے ذکر کے معاً بعد اطاعتِ رسول کا۔ یہ کوئی اتفاقی بات نہیں بلکہ اس میں یہ عظیم نکتہ مخفی ہے کہ خلیفہ کی اطاعت دراصل رسول ہی کی اطاعت ہے۔ اور رسول کی اطاعت کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ اس کے خلیفہ کی اطاعت بھی اسی وفا اور جانفشانی سے کی جائے جس طرح رسول کی اطاعت کا حق ہے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے کون واقف نہیں، آپ نے علم و معرفت کی انتہائی منازل طے کیں۔ آپ صدق و وفا کے پیکر تھے۔ آپ کی مالی قربانیوں کی ایک داستان ہے۔ قرآن مجید کے علاوہ سلسلہ کی کئی کتب کے تراجم کئے۔ اسلام کی فضیلت و برتری ثابت کرنے کے لئے کئی کتب تصنیف کیں اور بین الاقوامی سطح پر لیکچرز دیئے۔ ایک عالم آپ کی خدمات کا معترف ہے۔ آپ نے دنیاوی ترقیات کی منازل طے کیں، فقید المثال کامیابیاں حاصل کیں اور بام عروج تک پہنچے۔ کسی نے ایک مرتبہ آپ سے سوال کیا کہ ان ترقیات اور کامیابیوں کا راز کیا ہے۔ آپؓ نے بے ساختہ فرمایا "Because through all my life I was obedient to Khalifa" یعنی میری کامیابیوں کی وجہ یہ ہے کہ میں تمام زندگی خلافت کا مکمل مطیع اور فرمانبردار رہا ہوں‘‘

(از الفضل 14 جون 2010ء صفحہ 4)

خلیفۂ وقت کے خطبات و ارشادات سننے کی اہمیت کے بارہ میں خود خلفاء کرام بھی وقتاً فوقتاً توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ افرادِ جماعت کی تربیت میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ خلیفۂ وقت کا خطبۂ جمعہ احباب جماعت کو سنانے کے بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب خطبہ جمعہ روزنامہ الفضل کے ذریعے ہی جماعتوں میں پہنچتا تھا۔

فرمایا: ’’جماعت کے عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ جمعہ یا اتوار کے دن یا ہفتہ میں کسی اور موقعہ پر میرا ہر خطبہ لوگوں کو سنایا کریں۔ بلکہ جماعتوں کا اصل کام یہی ہونا چاہئے‘‘۔ پھر فرمایا: ’’جس شخص کے سپرد خدا تعالیٰ جماعت کی اصلاح کا کام کرتا ہے۔ اسے طاقت بھی ایسی بخشتا ہے جو دلوں کو صاف کرنے والی ہوتی ہے اور جو اثر اس کے کلام میں ہوتا ہے وہ دوسرے کسی اور کے کلام میں نہیں ہو سکتا‘‘۔

(الفضل 2 دسمبر 1942ء۔ بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ صفحہ 6۔ 3 ستمبر 2001ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں جو کہ آپ نے سرینام میں ارشاد فرمایا تھا، اولاد کی تربیت کی اہمیت اور اس کے طریق کے بارہ میں فرمایا:

’’احمدی ماں باپ کو اپنی بچیوں کی فکر کرنی چاہئے، اپنی نوجوان نسلوں کی فکر کرنی چاہئے اور ایسے آزاد معاشرے میں جب تک شروع سے اُن کی صحیح تربیت نہیں کریں گے اُس وقت تک اُن کے اخلاق کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ کچھ دیر تک یہ آپ کی بچے رہیں گے پھر یہ معاشرے کے بچے بن جائیں گے پھر یہ اس قوم کے بچے ہو جائیں گے۔ آپ کا سرمایہ دوسرے کے ہاتھوں میں چلا جائے گا۔ جب کہ یہ وہ دولت ہے جو خدا نے آپ کو عطا کی ہے۔ سب سے بڑی دولت اولاد کی دولت ہے۔ اگر ساری عمر کی کمائی آپ ایک دن میں گنوا بیٹھیں تو کتنا دکھ محسوس کرتے ہیں لیکن یاد رکھیں اولاد کی دولت سے بڑھ کر دنیا کی اور کوئی دولت نہیں ہے۔ اگر اولاد ہاتھ سے نکل جائے تو گویا ساری عمر کی کمائی ہاتھ سے گئی۔ پس اس کا فکر کریں اور اس ضمن میں مَیں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر آپ باقاعدگی کے ساتھ خطبات کو خود بھی سنیں اور اپنے بچوں کو بھی سمجھائیں تو چونکہ ان میں قرآن کریم کا ذکر چلتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کا ذکر چلتا ہے اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام سے نصیحتیں پیش کی جاتی ہیں اس لیے تربیت کا ایک بہت ہی اچھا ذریعہ ہیں اور آپ کی نئی نسل کو قرآن اور دین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان خطبات کے وسیلے سے انشاء اللہ ایک گہرا ذاتی تعلق پیدا ہو جائے گا اور جب خدا سے تعلق پیدا ہو جائے تو پھر دنیا والے اُس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ کیسا ہی گندا معاشرہ ہو لیکن جس کا اللہ سے تعلق ہو جائے وہ محفوظ ہو جاتا ہے۔ پس اس سے فائدہ اٹھائیں‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 1991ء بمقام سورینام)

اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ اقتباس بھی ہمارے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

’’جو احمدی اس جستجو میں ہوتے ہیں کہ ہم نے خلیفۂ وقت کی آواز کو سننا ہے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے، اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی ہے وہ نہ صرف شوق سے خطبات سنتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو ہی ان کا مخاطب سمجھتے ہیں‘‘...... اسی خطبہ میں آگے چل کر فرمایا: ’’اگر خلیفۂ وقت کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرتے چلے جائیں گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 23 / اپریل 2010ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ خلیفۂ وقت کے خطبات کو امّتِ واحدہ کی تشکیل کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفہ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جا رہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی نئی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہِ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور امتِ واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اس لیے خواہ وہ فجی کے احمدی ہوں یا سُرینام کے احمدی ہوں۔ ماریشس کے ہوں یا چین، جاپان کے ہوں۔ روس کے ہوں یا امریکہ کے، سب اگر خلیفہ وقت کی نصیحتوں کو براہِ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہو گی۔ وہ سارے ایک قوم بن جائیں گے خواہ ظاہری طور پر ان کی قوموں کا فرق ہی کیوں نہ ہو۔ ان کے رنگ چہروں کے لحاظ سے، جلدوں کے لحاظ سے الگ الگ ہوں گے لیکن روح کا حلیہ ایک ہی ہوگا۔ وہ ایسے روحانی وجود بنیں گے جو خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہریں گے کیونکہ وہ قرآنِ کریم کی روشنی میں تربیت پا رہے ہوں گے قرآن کریم کے نور سے حصہ لے رہے ہوں گے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 31 / مئی 1991)

ہماری خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وقت کے امام کو پہچاننے کی توفیق دی، اور اس کا سراسر فضل واحسان ہے کہ ہمیں خلافت کے نظام میں شامل کیا، ایک خلیفہ عطا کیا جو ہمارے لئے ہمارا درد رکھتا ہے، ہمارے لئے اپنے دل میں پیار رکھتا ہے، اِس خوش قسمتی پر جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے، اس شکر کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ ہم خلیفہ وقت کی آواز و ہدایات کو سنیں اور اِس پر عمل کریں کیوں کہ اُس کی آواز وقت کی آواز ہوتی ہے، زمانے کی ضرورت کے مطابق یہ الٰہی بندے بولتے ہیں۔ خدائی تقدیروں کے اشاروں کو دیکھتے ہوئے وہ رہنمائی کرتے ہیں۔ الٰہی تائیدات و نصرت ان کے شامل حال ہوتی ہے۔ خدائی صفات ان کے اندر جلوہ گر ہوتی ہیں۔

خلافت سے زندہ تعلق کے ثمرات میں سے ایک ثمر یہ بھی ہے کہ خلافت کی راہنمائی اور اس کی اطاعت کی برکت سے احمدیوں کو صراطِ مستقیم پر گامزن رہنے، بدعتوں اور بدرسموں سے بچنے کی توفیق ملتی ہے۔ اس کا مظاہرہ ہم ہر جمعہ کے روز اس صورت میں بھی دیکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہٗ اللہ تعالیٰ کے خطبہ سے دنیا بھر کے احمدی اپنی سمتیں درست کرتے ہیں اور خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ جن روحانی اور اخلاقی کمزوریوں کی نشاندہی فرماتے ہیں ہر احمدی فوراً اُن سے نجات پانے کے لئے اپنے ذہن میں ایک لائحہ عمل تشکیل دینے لگ پڑتا ہے۔

اس کی ایک تازہ مثال سنیے! کچھ عرصہ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی تھی کہ مہندی کی رسم پر ضرورت سے زیادہ خرچ اور بڑی بڑی دعوتوں سے ہمیں رکنا چاہئے۔ تو اس دن لندن میں ایک احمدی گھرانے میں مہندی کی دعوت تھی۔ جب انہوں نے حضور کا خطبہ سنا تو انہوں نے دعوت کینسل (cancel) کر دی اور لڑکی کی چند سہیلیوں کو بلا کر کھانا کھلا دیا اور باقی جو کھانا پکا ہوا تھا وہ بیت الفتوح میں ایک فنکشن (function) تھا اس میں بھیج دیا۔ تو یہ ہیں وہ احمدی جو توجہ دلانے پر فوری ردّ عمل دکھاتے ہیں۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مؤرخہ 15 / جنوری 2010ء)

یہ خدا تعالیٰ کا جماعت احمدیہ کے افراد پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ ہم اس الٰہی نظام سے وابستہ ہیں جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی آیت استخلاف میں فرمایا تھا اور جس کے قیام کی خوشخبری نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے متعلق عطا فرمائی تھی۔ پس آج فرمانِ خداوندی ’’کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ‘‘ پر عمل کرنے اور اس کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کا بہترین راستہ یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نظامِ خلافت کے ساتھ کامل وفا اور اطاعت کا نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اپنے آپ کو ایک خادمانہ حالت میں پیش کر دیں۔ خلیفۂ وقت کا مبارک وجود ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کا ایک عظیم الشان ذریعہ ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ آسمانی نظام کا نمائندہ ہے۔ قرآنی علوم و عرفان کا ایک چشمہء فیض ہے جو جاری و ساری ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم خلیفہء وقت کی پاکیزہ صحبت سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہوں ’’تزکیۂ نفس کے واسطے صحبتِ صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 463)

آج دنیا کے دوسو سے زائد ممالک میں بسنے والے کروڑوں احمدیوں کے لئے یہ تو ممکن نہیں کہ وہ سب جسمانی رنگ میں حاضر ہو کر حضورِ انور کی صحبت سے استفادہ کریں لیکن ایم ٹی اے کی شکل میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر خدا تعالیٰ کی رحیمیت ایک نئے انداز سے جلوہ گر ہے۔ اور زمین کے کناروں تک پھیلے ہوئے احمدی گھر بیٹھے ٹیلیوژن پر کم از کم خطبۂ جمعہ سننے کا اہتمام کر لیں تو وہ صحبتِ صالحین سے فیضیاب ہو رہے ہوں گے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی یہ مراد پوری کر رہے ہوں گے کہ وہ آئیں اور صحبت سے فیض یافتہ ہوں۔ (بحوالہ الفضل 20 جولائی 1998ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1939ء میں خلافت کی سلور جوبلی کی تقریب کے موقعہ پر ’’خلافتِ راشدہ‘‘ کے موضوع پر ایک تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں آپؓ نے

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Mian Hanif Ahmad Kamran
Rabwah 0092 47 6212515
15 London Road, Morden SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

خطبات جمعہ کی اہمیت کے بارہ میں فرمایا:

’’غرض جمعہ جو نماز کا بہترین حصہ ہے اسی صورت میں احسن طریق پر ادا ہوسکتا ہے جب مسلمانوں میں خلافت کا نظام موجود ہو۔ چنانچہ دیکھ لو ہمارے اندر چونکہ ایک نظام ہے اس لئے میرے خطبات ہمیشہ اہم وقتی ضروریات کے متعلق ہوتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ بعض غیراحمدی بھی ان سے اِتنے متاثر ہوتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں ہمیں تو آپ کے خطبات الہامی معلوم ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کا ایک مشہور لیڈر با قاعدہ میرے خطبات پڑھا کرتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ اس نے کہا کہ اِن خطبات سے مسلمانوں کی صرف مذہبی ہی نہیں بلکہ سیاسی راہنمائی بھی ہوتی ہے‘‘۔(مطبوعہ فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان۔صفحہ 73)

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ کی ادائیگی کے بارے میں بطور خاص حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جمعہ کی اتنی اہمیت ہے کہ اس بارہ میں ایک علیحدہ سورۃ نازل فرمائی۔ جمعہ کا دن ایک طرح سے مسلمانوں کی عید کا دن ہے۔اس روز نماز جمعہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے پیارے امام کے تازہ خطبہ سے بھی استفادہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اگر ہم اِن خطبات کو باقاعدگی اور غور سے براہِ راست سنیں اور خلیفۂ وقت کی ہدایات پر دل و جان سے عمل کرنے کی کوشش کریں تو یقین کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا وہ تزکیۂ نفس ہوجائے گا کہ جس کی بدولت ہماری دنیا اور عاقبت دونوں سنور جائیں گے۔

ہمیں ہمیشہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خلیفۂ وقت کے خطبات تمام احمدیوں کے لئے ہوتے ہیں۔ خطبہ خواہ کہیں دیا جارہا ہو۔بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جہاں خطبہ دیا جارہا ہے صرف وہاں کے احمدیوں کے لئے ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس غلط فہمی کا تدارک اپنے ایک خطبہ جمعہ میں یوں فرمایا:

’’میں جب خطبے یا تقریر میں کوئی بات کرتا ہوں تو بعض احمدی سمجھتے ہیں کہ یہ ہدایت صرف اُس جگہ کے لئے ہے جہاں خطاب ہورہا ہے۔ ایک احمدی کا یہ رویّہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ کسی بھی احمدی کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ مَیں جس ملک میں خطبے یا تقریر میں کوئی بات کروں جو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے حوالے سے ہے تو وہ صرف اُسی ملک کے لئے ہے۔ بلکہ جہاں جہاں بھی احمدی موجود ہیں وہ سب اس کے مخاطب ہوتے ہیں۔ جب ہم یہ سمجھیں گے تو تبھی ہم میں یک رنگی پیدا ہوگی اور تبھی ہم ایک رب العالمین کے ماننے والے کہلا سکیں گے۔‘‘(خطباتِ مسرور جلد چہارم صفحہ 597)

اِس وقت احمدیت کا قافلہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت قیادت میں بڑی تیزی کے ساتھ کامیابی کی شاہراہ پر رواں دواں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا نزول بارش کی طرح ہورہا ہے اور اگر ہر احمدی اپنی ذمہ داریاں کماحقہٗ ادا کرنے کی کوشش شروع کردے تو فتح کے خدائی وعدوں کے پورا ہونے کے دن قریب تر ہو سکتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم حضورِانور کی تمام ہدایات پر عمل پیرا ہوجائیں اور ہمارا ہر عمل خلیفۂ وقت کی منشاء اور خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو۔اور حضرت مسیح موعودؑ کی یہ خواہش پوری ہو جائے۔’’ چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لیے گوہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لیے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا‘‘۔ (روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو امامِ وقت کے خطبات سننے، سمجھنے اور ان کے تمام ارشادات پر ”لبیک یا امامنا لبیک یا سیدی“ کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین اللّٰھم آمین۔

وَاٰخِرُدَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

☆☆☆☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12 فروری 2014ء کو نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر **مکرمہ سیدہ شامہ اسلم صاحبہ (اہلیہ مکرم ڈاکٹر سید علی اسلم صاحب مرحوم۔ساؤتھ آل۔ یوکے)** کی **نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

10؍فروری 2014ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنّـالِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت حکیم میر حسام الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی تھیں۔ اپنی فیملی کے ہمراہ 1975ء میں کینیا سے یوکے شفٹ ہوئیں۔ بہت نیک اور باوفا خاتون تھیں اور خلافت کے ساتھ گہری محبت رکھتی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔آپ مکرم میر عبدالسلام صاحب مرحوم سابق امیر سیالکوٹ کی بیٹی تھیں ۔آپ کی والدہ مکرمہ سیدہ فضیلت صاحبہ نے بھی سیالکوٹ میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ یسریٰ منصور ابودقہ صاحبہ (آف اردن) 3؍فروری 2014ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنّـالِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کو 1996ء میں بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کی سعادت ملی۔ بعدازاں آپ کی ترغیب پر آپ کے شوہر نے بھی بیعت کی سعادت پائی ۔ بہت نیک ، دعا گو، شفیق، صابر و شاکر، اللہ تعالیٰ کی یاد میں محو رہنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔وفات سے 2 سال قبل کینسر کے مرض میں مبتلا ہوگئی تھیں جس کا مقابلہ بڑے صبر اور حوصلہ سے کیا۔ شدت بیماری میں ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے میں مصروف رہتیں اور نماز کا وقت پوچھتی رہتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نیز حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے احمدیت سے بہت پیار کرتی تھیں اور اپنے بچوں کے دلوں میں بھی اس محبت کو قائم کرنے کے لئے کوشاں رہتی تھیں۔ گھر کے کام کاج کے دوران اپنے بیٹے سے قرآن کریم کی تلاوت سنا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے دو بیٹے خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں ۔ آپ مکرم تمیم ابودقہ صاحب (آف اردن) کی والدہ تھیں۔

(2) عزیزہ شائستہ طاہر بنت مکرم طاہر احمد ناصر صاحب (دارالفتوح شرقی ربوہ) 30 جنوری 2014ء کو 25 سال کی عمر میں ایک حادثہ کے نتیجہ میں دم گھٹنے سے وفات پاگئیں۔اِنّـالِلّٰہِ وَ اِنّـا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ڈیڑھ سال قبل آپ کا نکاح مکرم عدیل حفیظ صاحب ابن مکرم حفیظ احمد صاحب (مقیم سڈنی آسٹریلیا) کے ساتھ ہوا تھا اور چند ماہ میں شادی متوقع تھی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھیں۔ محلّہ میں سیکرٹری وقف جدید لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہی تھیں۔ آپ نہایت ملنسار، خوش اخلاق، ہمدرد اور ہردلعزیز شخصیت کی مالک تھیں۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ دو بہنیں، دو بھائی اور خاوند سوگوار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم کرامت اللہ مرزا صاحب (ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب درویش قادیان) حال جرمنی 30 جنوری 2014ء کو حرکت قلب بند ہوجانے سے 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنّـالِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم اور ذکر الٰہی کرنے والے، جماعتی خدمت کرنے والے، مالی قربانی میں پیش پیش، بیشمار خوبیوں کے مالک نیک انسان تھے۔ خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق تھا اور اس کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرمہ صدیقہ عابدہ بٹ صاحبہ (اہلیہ مکرم مرزا رشید احمد صاحب مرحوم) 26 جنوری 2014ء کو چار سال کی علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنّـالِلّٰہِ وَ اِنّـا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔مرحومہ کے خاندان کا تعلق جہلم کے علاقہ سے تھا۔ والدین نے 1921ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور خلافت میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ صوم و صلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، نہایت صابر و شاکر اور ہر ایک سے اچھا سلوک کرنے والی نیک اور مخلص سادہ مزاج خاتون تھیں۔ جماعت کے لئے ہمیشہ ہر قربانی کے لئے تیار رہتی تھیں۔ جماعت، خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت کا تعلق رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرم چوہدری محمد ضیا اللہ صاحب (ابن مکرم چوہدری اکبر علی صاحب مرحوم) 6؍فروری 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنّـالِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ قیام پاکستان کے وقت قادیان سے لاہور آکر گارڈن ٹاؤن کے علاقے میں رہائش پذیر ہوئے تھے۔ آپ نے اردو زبان میں ’’ہمارا خالق‘‘ کتاب تصنیف کی ۔اسی طرح انگریزی میں "Islamic Concept of God" کے عنوان سے آپ کی ایک کتاب زیر طباعت ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔

جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کے 29 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

ملک بھر سے اعلیٰ سرکاری و غیر سرکاری حکام، معززین شہر اور مذہبی راہنماؤں اور صحافیوں سمیت 475 افراد کی شمولیت۔ مختلف موضوعات پر علمی و تربیتی تقاریر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے جلسہ سالانہ قادیان سے Live خطاب اور دعا پر جلسہ کا اختتام

رپورٹ: صادق احمد لطیف۔ مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کا 29 واں جلسہ سالانہ مؤرخہ 27,28,29 دسمبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار جماعت احمدیہ کی اپنی سائٹ مہدی آباد میں بڑی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جلسہ کا افتتاح مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ نے لوائے احمدیت لہرا کر کیا۔ دوران جلسہ حسب

روایت جماعت احمدیہ نماز تہجد باجماعت، درسِ قرآن و حدیث کا باقاعدہ انتظام رہا۔ اور احباب بڑے ذوق و شوق سے ان میں شامل ہوتے رہے۔ امسال جلسہ کا مرکزی موضوع تھا ’’عالمی بحران اور امن کی جانب ایک راستہ‘‘۔ اس موضوع پر مکرم و محترم Fofana Mamadou صاحب نے جلسہ کے دوسرے اجلاس میں بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس اجلاس میں اعلیٰ سرکاری و غیر سرکاری حکام، معززین شہر اور مختلف مذہبی رہنماؤں کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ جن میں ممبران نیشنل اسمبلی، گورنر صاحبان اور میئرز بھی شامل تھے۔ نیز ایک کثیر تعداد میں صحافی حضرات بھی جلسہ کی کاروائی دیکھنے کے لئے جلسہ گاہ میں موجود تھے۔ اجلاس کے بعد تمام مہمانوں کو جلسہ سالانہ کے موقع پر لگائی جانے والی نمائش کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا اور حضور انور کی کتاب World Crisis and the Pathway to Peace فرنچ زبان میں سب کو تحفہ دی گئی ۔ نیز Humanity First کے مختلف projects کا بھی تعارف کروایا گیا۔ خدمت خلق کے میدان میں جماعت احمدیہ کی

کاوشوں کو تمام مہمانان گرامی نے بہت سراہا۔ امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام ایک Blood donation camp کا بھی انعقاد کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس کے ذریعہ 116 بوتلیں خون کا عطیہ اکٹھا کیا گیا۔ جلسہ کے دوران مختلف دیگر موضوعات پر بھی تقاریر کی گئیں۔ مکرم امیر صاحب نے ’’ایک پاک اور بھائی چارہ پر مبنی احمدی سوسائٹی کا قیام‘‘، مکرم Bapina Amidou صاحب صدر خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ نے ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘، مکرم Dramane Ouattara صاحب نے ’’احمدیت، اسلام کا احیائے نو‘‘، مکرم Diallo Siriki صاحب نے ’’حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو و درگزر‘‘، مکرم Ballo Ahmad صاحب نے ’’احمدیت کیا ہے؟‘‘ اور مکرم رضوان احمد شاہد صاحب نے ’’تحریک جدید اور مالی قربانی کی اہمیت‘‘ کے عناوین پر سیر حاصل تقاریر کیں۔

جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس میں تقریب تقسیم اسناد و انعامات منعقد ہوئی۔ جس میں پہلی بار قرآن مجید کا دور ختم کرنے والوں اور تعلیمی میدان میں معیاری کارکردگی دکھانے والوں کو انعامات سے نوازا گیا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ قادیان کا خطاب جلسہ گاہ میں Live سنایا گیا۔ گویا امسال جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ کا اختتام بھی حضور انور کی دعا پر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

امسال جلسہ سالانہ میں تمام ریجنز سے نومبائعین نے بھی کثرت سے شرکت کی۔ جلسہ سالانہ کی کل حاضری 4750 رہی۔

بقیہ: خطاب حضور انور۔ از صفحہ نمبر 20

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو دیکھنے والا ہے اور تاریکی اور ضلالت کے بعد ہدایت پانے والا۔ اور آیت آخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں جو اس گروہ کو مِنْھُمْ کی دولت سے یعنی صحابہ سے مشابہ ہونے کی نعمت سے حصہ دیا گیا ہے۔ یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے یعنی جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات دیکھے اور پیشگوئیاں مشاہدہ کیں ایسا ہی وہ بھی مشاہدہ کریں گے اور درمیانی زمانہ کو اس نعمت سے کامل طور پر حصّہ نہیں ہوگا''۔ یعنی کچھ حصہ ہوگا، ادھر اُدھر چھوٹی چھوٹی جگہوں پر لیکن کامل حصہ نہیں ہوگا اور حصہ کا معیار بھی وہ نہیں ہوگا جو آخری زمانے میں مسیح موعود کے ذریعہ سے آنا ہے۔

پھر فرمایا: ''چنانچہ آج کل ایسا ہی ہوا کہ تیرہ سو برس بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا دروازہ کھل گیا اور لوگوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ خسوف کسوف رمضان میں موافق حدیث دارقطنی اور فتاویٰ ابنِ حجر کے ظہور میں آ گیا یعنی چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان میں ہوا۔ اور جیسا کہ مضمونِ حدیث تھا۔ اُسی طرح پر چاند گرہن اپنے گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات میں اور سورج گرہن اپنے گرہن کے دنوں میں سے بیچ کے دن میں وقوع میں آیا۔ ایسے وقت میں کہ جب مہدی ہونے کا مدّعی موجود تھا اور یہ صورت جب سے کہ زمین اور آسمان پیدا ہوا کبھی وقوع میں نہیں آئی کیونکہ اب تک کوئی شخص نظیر اس کی صفحۂ تاریخ میں ثابت نہیں کر سکا۔ سو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھا جو لوگوں نے آنکھوں سے دیکھ لیا۔ پھر ذوالسنین ستارہ بھی جس کا نکلنا مہدی اور مسیح موعود کے وقت میں بیان کیا گیا تھا۔ ہزاروں انسانوں نے نکلتا ہوا دیکھ لیا۔ ایسا ہی جاوا کی آگ بھی لاکھوں انسانوں نے مشاہدہ کی۔ ایسا ہی طاعون کا پھیلنا اور حج سے روکے جانا بھی سب نے بچشمِ خود ملاحظہ کر لیا۔ ملک میں ریل کا طیار ہونا۔ اونٹوں کا بے کار ہونا یہ تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تھے جو اس زمانہ میں اسی طرح دیکھے گئے جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے معجزات کو دیکھا تھا۔ اسی وجہ سے اللہ جلّ شانہٗ نے اس آخری گروہ کو مِنْھُمْ کے لفظ سے پکارا تا یہ اشارہ کرے کہ معائنہ معجزات میں وہ بھی صحابہ کے رنگ میں ہی ہیں۔ سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاجِ نبوت کا اور کس نے پایا۔ اس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے۔ وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے دیکھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اُٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہ نے اُٹھایا۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے حاصل کی۔ بہتیرے اُن میں سے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے۔ بہتیرے اُن میں سے ایسے ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں اور الہامِ الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہوتے تھے۔ بہتیرے اُن میں سے ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔ اُن میں ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے اور دلوں کے نرم اور سچی تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت تھی۔ وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن اُن کے دلوں کو پاک کر رہا ہے اور اُن کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے۔ اور آسمانی نشانوں سے اُن کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے جیسا کہ صحابہ کو کھینچتا تھا۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو آخَرِیْنَ مِنْھُمْ کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں۔ اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا۔!!!''

پھر آپ نے فرمایا: ''اور آیت آخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں یہ بھی اشارہ ہے کہ جیسا کہ یہ جماعت مسیح موعود کی صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت سے مشابہ ہے ایسا ہی جو شخص اس جماعت کا امام ہے وہ بھی ظلّی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہے جیسا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی موعود کی صفت فرمائی کہ وہ آپ سے مشابہ ہوگا اور دو مشابہت اُس کے وجود میں ہوں گی۔ ایک مشابہت حضرت مسیح علیہ السلام سے جس کی وجہ سے وہ مسیح کہلائے گا اور دوسری مشابہت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کی وجہ سے وہ مہدی کہلائے گا۔''

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 305 تا 307)

پس کیا سعید فطرت لوگوں کا یہ کام نہیں، اُن لوگوں کا کام نہیں جو جب حُبّ پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں کہ تاریخ سے ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا حال دیکھیں۔ چاند اور سورج گرہن کو تاریخ نے محفوظ کیا ہوا ہے۔ مشرق میں بھی اور مغرب میں بھی جبکہ مہدی کا دعویٰ کرنے والا بھی موجود ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا۔ یا باقی نشانات کو دیکھیں۔ کیا نئی نئی سواریاں جن میں یہ سب لوگ بیٹھتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی تصدیق نہیں کر رہیں؟ اور مسیح موعود اور مہدی موعود کی آمد کا اعلان نہیں کر رہیں؟ کیا دجّالی طاقتوں کے توحید کو مٹانے کے منصوبے اور مسلمانوں کو مسلمان سے لڑانے کی کارروائیاں اس بات کی طرف توجہ دلانے کے لئے کافی نہیں ہیں کہ قرآن بھی موجود ہے، سنّت بھی موجود ہے اور ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ ہمیں آپ کی سیرت کی کتابوں اور احادیث میں ملتا ہے۔ اپنے آپ کو دین کا علَم بردار کہنے والے علماء بھی ہر فرقے اور ہر قوم میں بکھرے پڑے نظر آتے ہیں لیکن کیا وجہ ہے کہ باوجود کوشش کے اُمّت کا شیرازہ بکھرا ہوا ہے۔ وجہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر یقین نہیں، خدا تعالیٰ کے پیغام کو سمجھنا نہیں چاہتے۔ وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے حُبّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ ترین مقام پر پہنچا ہوا دیکھ کر مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کا اعزاز بخشا تھا، اُس کی بات سننا نہیں چاہتے۔ پس جب تک اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس فرستادے کی بات نہیں سنیں گے، اُس کے ساتھ استہزاء کا سلوک بند نہیں کریں گے، یہ فتنے، یہ فساد، حکومتوں کے عوام پر یہ ظلم اور حکومتوں کے خلاف عوام کی یہ باغیانہ کارروائیاں، یہ جہاد کے نام پر مسلمان کا ایک دوسرے کا خون کرنا کبھی بند نہیں ہوگا۔ اُمّت بے چین ہے لیکن اپنے نام نہاد علماء کے فتووں کے خوف سے اپنی بے چینی کا اظہار نہیں کر سکتی یا وہ اظہار نہیں کر سکتی جس اظہار کرنے کا حق ہے۔ یا دنیا داری نے بعض لوگوں پر ایسا غلبہ پا لیا ہے کہ دین کی طرف توجہ ہی نہیں ہے۔ لیکن بہت بڑی تعداد ایسوں کی بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑا کر دعا کرتے ہیں، دین کی حالت دیکھ کر اپنے مولیٰ کے حضور جھکتے ہوئے کسی مصلح اور مہدی کی آمد کی دعائیں مانگتے ہیں۔

آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے بھی ایسے لوگ موجود تھے جن کے دل اسلام کی ساکھ کو نقصان پہنچتا دیکھ کر، اسلام پر حملے ہوتا دیکھ کر بے چین تھے اور آج بھی ایسے لوگ ہیں جن کے دل مسلمانوں اور اسلام کی یہ حالت دیکھ کر بے چین ہیں۔ اُن کی شرمندگی کی عجیب حالت ہوتی ہے جب وہ اسلام پر حملہ آوروں کے حملوں کا جواب نہیں دے سکتے اور علماء کے پاس جاتے ہیں۔ اُن نام نہاد علماء کے پاس جاتے ہیں جن کو صرف اپنی کرسیوں کی فکر ہے، اپنے منبروں کی فکر ہے، تو وہ علماء اُن کو آگے سے یہ کہتے ہیں کہ خاموش بیٹھے رہو، اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہی نہیں، کسی دوسرے کو چھیڑنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اس بات کو بڑی عقل مندی کی بات سمجھ کر یہ علماء اُن کو بتاتے ہیں کہ اپنا دین چھوڑو نہیں اور کسی کا دین چھیڑو نہیں۔ اگر اپنے پاس دلائل نہیں تو پھر اپنا دین بھی قائم نہیں رہ سکتا۔ اور اگر کسی کو اپنے دین کی خوبیاں بیان کر کے اور دوسروں کو اُن کے دینی صحیفوں اور کتابوں سے ثابت کر کے آخری مکمل اور کامل دین یعنی دینِ اسلام کے بارے میں نہیں بتایا جائے گا تو تبلیغ کا حق کس طرح ادا کریں گے؟

پس یہ ویسے ہی لغو بات ہے کہ اپنا (دین) چھوڑو نہیں اور دوسرے کا چھیڑو نہیں۔ دلائل سے بات کرنی چاہئے۔ کیونکہ یہ تبلیغ ایک مومن کا اہم فریضہ ہے۔ پس یہ کم علمی کی باتیں ایسے علماء کی ہیں جن کو اپنے مقاصد کو پورا کرنے کی غرض ہے۔ اسلام کی خدمت کرنے سے اُن کو کوئی غرض نہیں۔ زیادہ سے زیادہ اگر خدمتِ اسلام سمجھتے ہیں تو اس بات کو کہ قتلِ مرتد کی سزا نافذ کر دو جس کا اسلام کی تعلیم سے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ یا اہانتِ رسول کی اپنی تعریف کر کے دنیا کا امن برباد کرنے کی کوشش کرو۔ اور وہ بھی صرف اس لئے کہ ان کے ممبر محفوظ رہیں، ان کی ساکھ قائم رہے، ان کے پیچھے لوگ چلتے رہیں۔ یا ختمِ نبوت کے نعرے کے نام پر اپنی کرسیاں مضبوط کریں۔ جبکہ ختمِ نبوت کا بہترین اور صحیح ادراک وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِم کے مطابق آنے والے مسیح موعود اور مہدی موعود نے ہی دینا تھا۔ بہرحال جب تک نیک فطرت اللہ تعالیٰ کے حضور بے چین رہیں گے، اللہ تعالیٰ کے فضل بھی نازل ہوتے رہیں گے۔ اور جب نیک فطرت بے چین ہو کر اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے دعائیں کرتے ہیں تو اُن کو اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کی رہنمائی حاصل تھی جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دنیا میں موجود تھے اور ایک جری اللہ کی طرح اسلام پر حملہ کرنے والوں کے منہ توڑ جواب دے رہے تھے اور پھر جب نظامِ خلافت قائم ہوا تو اس وقت بھی سعید فطرت لوگوں کی اللہ تعالیٰ نے رہنمائی کی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اُن کے دلوں میں بٹھائی۔ اللہ تعالیٰ کے رہنمائی کرنے کے بہت سے ذرائع ہیں جو لوگوں کے سینے کھولتے ہیں اور اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر یقین پیدا ہوتا ہے اور وہ آپ کی بیعت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس وقت میں صرف ایک ذریعہ کا ذکر کروں گا جس میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی رہنمائی کی اور اب تک کرتا چلا آ رہا ہے اور وہ ہے خوابوں کا ذریعہ۔ اور یہ ایسی روشن اور واضح ہیں کہ اس میں انسانی سوچ کا دخل ہو ہی نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ ایسی واضح رہنمائی فرماتا ہے کہ اپنی خوابوں کی سچائی پر یقین کئے بغیر انسان رہ ہی نہیں سکتا۔ پس اس وقت مَیں یہ نمونے پیش کروں گا۔

پہلے مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے چند ایک نمونے لئے ہیں۔

حضرت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ:

''میری عمر قریباً اٹھارہ یا انیس برس کی تھی جبکہ دسمبر 1903ء میں خواب میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی۔ اس سے پہلے میں نے حضور کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ تم کس کے مرید ہو؟ میں نے عرض کیا کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرید ہوں۔ اس کے بعد مجھے 'آئینہ کمالاتِ اسلام' اور 'تریاق القلوب' پڑھنے کا اتفاق ہوا جن کے مطالعہ سے میری طبیعت کا رجوع سلسلہ احمدیہ کی طرف ہوا۔ 1906ء میں مَیں نے استخارہ کیا۔ گوجرہ ضلع لائلپور میں میری ملازمت تھی۔ صبح کی نماز کے بعد مجھے کشفی طور پر عین بیداری کی حالت میں سیڑھیاں دکھائی گئیں۔ ہر ایک سیڑھی پر بورڈ لگا ہوا تھا۔ آخری سیڑھی کے درمیان سرخ زمین پر'' (یعنی اُن کی background سرخ تھی) ''سفید لفظوں میں ایک بورڈ نظر آیا جس پر موٹے حروف میں لکھا ہوا تھا 'مرزا غلام احمد قادیانی، مسیح موعود و مہدی معہودؑ۔'' کہتے ہیں کہ ''ستمبر 1907ء میں رعیّہ ضلع سیالکوٹ میں اپنے سسر کو ملنے گیا جہاں وہ جمعدار تحصیل تھے۔ میری ملاقات مکرم حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب مرحوم انچارج ہاسپٹل رعیّہ سے ہوئی۔ اُن کے ہمراہ میں قادیان گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ظہر کی نماز کے وقت زیارت کی۔ جو حلیہ حضور کا 1903ء کی خواب میں مَیں نے دیکھا تھا وہ حلیہ اُس وقت تھا اور کپڑے بھی ویسے ہی تھے۔''

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر 1 صفحہ 33 روایت حضرت محمد عبداللہ صاحبؓ)

پھر حضرت رحمت اللہ صاحبؓ احمدی پنشنر بیان کرتے ہیں کہ:

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چند ماہ لدھیانہ میں قیام فرمایا۔ میری عمر اُس وقت قریباً سترہ اٹھارہ برس کی ہوگی اور طالبعلمی کا زمانہ تھا۔ مَیں حضور کی خدمتِ اقدس میں گاہ بگاہ حاضر ہوتا۔ مجھے وہ نور جو حضور کے چہرہ مبارک پر ٹپک رہا تھا، نظر آیا جس کے سبب سے میرا قلب مجھے مجبور کرتا کہ جھوٹوں کا منہ نہیں ہے۔ مگر گرد و نواح کے مولوی لوگ مجھے شک میں ڈالتے۔ اسی اثناء میں حضور کا مباحثہ مولوی محمد حسین بٹالوی سے لدھیانہ میں ہوا جس میں مَیں شامل تھا۔ اُس کے بعد خدا نے میری ہدایت کے لئے ازالہ اوہام کے ہر دو حصے بھیجے۔ وہ سراسر نور و ہدایت سے لبریز تھا۔ خدا جانتا ہے کہ مَیں اکثر اوقات تمام رات نہیں سویا۔ اگر کتاب پر سر رکھ کر غنودگی ہوگئی تو ہوگئی، ورنہ کتاب پڑھتا رہا اور روتا رہا کہ خدایا یہ کیا معاملہ ہے کہ مولوی لوگ کیوں قرآنِ شریف کو چھوڑتے ہیں۔ خدا جانتا ہے کہ میرے دل میں شعلہ عشق بڑھتا گیا۔ میں نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو لکھا کہ حضرت مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام کی وفات تیس (30) آیات سے ثابت کرتے ہیں۔ آپ براہِ مہربانی حیات کے متعلق جو آیات و حدیث ہیں تحریر فرما دیں اور ساتھ جو تیس آیاتِ قرآنی جو حضرت مرزا صاحب لکھتے ہیں، تردید فرما کر'' (اُن کا ردّ کر کے) ''میرے پاس بھجوا دیں، مَیں شائع کرا دوں گا۔ جواب آیا کہ آپ عیسیٰؑ کی حیات و ممات کے متعلق حضرت مرزا صاحب یا اُس کے مریدوں سے بحث مت کرو۔ کیونکہ اکثر آیات وفات ملتی ہیں۔ یہ مسئلہ اختلافی ہے۔ اس امر پر بحث کرو کہ مرزا صاحب کس طرح مسیح موعودؑ ہیں؟ جواب میں عرض ہوا کہ اگر حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گئے ہیں تو حضرت مرزا صاحب صادق ہیں۔ جواب ملا کہ آپ پر مرزا صاحب کا اثر ہو گیا ہے مَیں دعا کروں گا۔ جواب میں عرض کیا گیا کہ آپ اپنے لئے دعا کرو۔ آخر مَیں آستانہ

الوہیت پر گرا اور میرا قلب پانی ہو کر بہہ نکلا۔ گویا مَیں نے عرش کے پائے کو ہلا دیا۔ عرض کی خدایا! مجھے تیری خوشنودی درکار ہے۔ میں تیرے لئے ہر ایک عزت کو نثار کرنے کو تیار ہوں اور ہر ایک ذلّت کو قبول کروں گا۔ تُو مجھ پر رحم فرما۔ تھوڑے ہی عرصہ میں مَیں اُس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ بوقتِ صبح قریباً چار بجے 25/دسمبر 1893ء بروز سوموار جناب سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔

تفصیل اس خواب کی یہ ہے کہ خاکسار موضع بیری میں نمازِ عصر کا وضو کر رہا تھا۔ کسی نے مجھے آ کر کہا کہ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہوئے ہیں اور اسی ملک میں رہیں گے۔ میں نے کہا: کہاں؟ اُس نے کہا یہ خیمہ جات حضور کے ہیں۔ میں جلد نماز ادا کر کے گیا۔ حضور چند اصحاب میں تشریف فرما تھے۔ بعد سلام علیکم مجھے مصافحہ کا شرف بخشا گیا۔ میں باادب بیٹھ گیا۔ حضور عربی میں تقریر فرما رہے تھے۔ خاکسار اپنی طاقت کے موافق سمجھتا تھا اور پھر اردو بولتے تھے۔ فرمایا مَیں صادق ہوں۔ میری تکذیب نہ کرو۔ وغیرہ وغیرہ۔ مَیں نے کہا اٰمَنَّا وَ صَدَّقْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ تمام گاؤں مسلمانوں کا تھا مگر کوئی نزدیک نہیں آتا تھا۔ مَیں حیران تھا کہ خدایا! یہ کیا ماجرا ہے؟ آج مسلمانوں کے قربان ہونے کا دن تھا۔ گویا حضور کا ابتدائی زمانہ تھا۔ گو مجھے اطلاع دی گئی تھی کہ حضور اسی ملک میں تشریف رکھیں گے مگر حضور نے کوچ کا حکم دیا۔ میں نے رو کر عرض کی: حضور جاتے ہیں۔ مَیں کس طرح مل سکتا ہوں۔ میرے شانے پر حضور نے اپنا دستِ مبارک رکھ کر فرمایا۔ گھبراؤ نہیں، ہم خود تم کو ملیں گے۔ تفہیم ہوئی کہ حضرت مرزا صاحب رسولِ عربی ہیں۔ مجھے فعلی رنگ میں سمجھایا گیا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

میں نے بیعت کا خط لکھ دیا، مگر بتاریخ 27/دسمبر 1898ء بروز منگل قادیان حاضر ہو کر بعد نماز مغرب بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ خدا کے فضل نے مجھے وہ استقامت عنایت فرمائی کہ کوئی مصائب مجھے تنزل میں نہیں ڈال سکا۔ مگر یہ سب حضور کی صحبت کا طفیل تھا جو بار بار حاصل ہوئی اور ان ہاتھوں کو حضور کی مٹھیاں بھرنے کا فخر ہے۔ گو مجھے اعلان ہونے پر رنگا رنگ کے مصائب پہنچے مگر خدا نے مجھے محفوظ ہی نہیں رکھا بلکہ اس نقصان سے بڑھ کر انعام عنایت کیا اور میرے والد اور بھائی اور قریبی رشتہ دار احمدی ہو گئے۔''

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر 3 صفحہ 59-58 روایت حضرت رحمت اللہ صاحب احمدی پنشنرؓ)

پھر حضرت شیخ اصغر علی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ:

''حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ تبلیغ کے سلسلہ میں لوگوں کو اس طرف توجہ دلانا بہت مفید ہوتا ہے کہ نمازِ عشاء کے بعد سونے سے پہلے تازہ وضو کر کے دو نفل پڑھے جاویں اور اُن میں دعا کی جاوے کہ اے ہمارے مولیٰ! اگر یہ سلسلہ سچا ہے تو ہم پر حقیقت ظاہر کر۔ مَیں مشرقی افریقہ 1900ء میں ملازمت پر جاتے ہوئے اپنے ایک پرانے دوست مسمّی نیک محمد صاحب ساکن سرائے عالمگیر ضلع گجرات کو اپنے ملازم کی حیثیت سے ساتھ لے گیا۔ اُن کو تبلیغ کرتے ہوئے مَیں نے یہ نسخہ بتایا۔ انہوں نے یہ عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کو خواب میں حسبِ ذیل نظارہ دکھایا کہ وہ اپنے مکان واقعہ سرائے عالمگیر میں ہیں اور ان کا والد مرحوم بھی ہے اور جس کوٹھڑی میں وہ ہیں وہ حد درجہ روشن ہو گئی ہے اور یہ نظر آ رہا ہے کہ آسمان سے نور کی ایک لہر چل رہی ہے جس نے کوٹھڑی میں نور ہی نور کر دیا ہے اور معاً ایک بزرگ نہایت خوبصورت، پاکیزہ شکل ظاہر ہوتے ہیں اور بھائی نیک محمد صاحب کے والد بزرگوار اپنے بیٹے کی طرف مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ یہ امام مہدی ہیں اور دونوں باپ بیٹا حضور انور سے ملے ہیں۔ ایسے خوش کن نظارے کے بعد اُن کی نیند کھلی اور دن چڑھے انہوں نے مجھے یہ حال بتایا اور اُن کی بیعت کے واسطے خط لکھنے کے واسطے کہا۔ چنانچہ میں نے اُن کی بیعت کا خط لکھ دیا۔''

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر 4 صفحہ 168-167 روایت حضرت شیخ اصغر علی صاحبؓ)

حضرت غلام مجتبیٰ صاحبؓ ولد مولوی محمد بخش صاحب فرماتے ہیں:

''مجھے متعدد مرتبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں مختلف پیرایوں میں ہوئی۔ ایک دفعہ تو میں مدینہ مکرمہ میں پہنچا اور وضو کر کے دو نفل پڑھے اور روضۂ مبارک کے پاس پہنچا تو وہاں نور کے حُلّے جیسے سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہے، چل رہے تھے، میں بھی اُنہیں میں داخل ہو کر ویسے ہی ٹھاٹھوں میں شامل ہو گیا۔ اور پھر یہی نظارہ مجھے بیداری میں جبکہ میں مغرب کی نماز کے بعد نفل پڑھ رہا تھا، ہوا۔ پس جب میں 1906ء میں رخصت پر آیا تو میرے دونوں بڑے بھائی غلام حامیم صاحب اور غلام یاسین صاحب قاری بیعت کر چکے تھے۔ چند روز تو میں نے اُن کے ساتھ نماز وغیرہ نہ پڑھی، مگر مجھے انجامِ آتھم پڑھنے کے لئے دیا گیا تو جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو چیلنج مباہلہ دیا تھا، پڑھا تو بے اختیار ہو گیا اور میں نے قاری غلام یٰسین صاحب سے درخواست کی کہ چلو اُس بزرگ کو دیکھیں۔ ہم غالباً تینوں بھائی قادیان پہنچے تو لوگ بھی مسجد مبارک میں جو کہ اُس وقت بہت ہی چھوٹی سی تھی، بیٹھے تھے۔ ہم بھی بیٹھ گئے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو لوگ کھڑے ہو گئے۔ اس واسطے اُس وقت تو چہرہ مبارک نظر نہ آیا لیکن جب حضرت اقدس اندر کی کوٹھڑی میں بمعیت حضرت خلیفۂ اوّل صاحب بیٹھ گئے تو اُس وقت اُس کوٹھڑی کا وہی نظارہ دکھایا گیا جیسا کہ میں نے خواب میں مدینہ منورہ پہنچ کر دیکھا تھا۔ اُس وقت میرا دل یقین سے پُر ہو گیا اور پھر بڑھ کر حضور کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی۔''

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر 7 صفحہ 177 روایت حضرت چوہدری غلام مجتبیٰ صاحبؓ)

یہ چند واقعات جو میں نے بیان کئے ہیں، یہ اُن خوش قسمت لوگوں کے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں اللہ تعالیٰ سے صحیح فیصلہ اور رہنمائی کی دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے خوابوں کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی اُن پر ظاہر فرمائی۔ ایسے لاکھوں لوگ تھے جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں خدا تعالیٰ نے مختلف ذریعوں سے رہنمائی کر کے آپ علیہ السلام کی تائید میں نشانات دکھا کر اُنہیں قبولِ احمدیت کی توفیق عطا فرمائی اور جیسا کہ میں نے کہا، اللہ تعالیٰ کے آپ کی تائید میں نشانات آج تک ظاہر ہو رہے ہیں۔ آج تک خدا تعالیٰ رہنمائی فرما رہا ہے جس سے افریقہ کے دور دراز علاقوں میں بیٹھا ہوا بھی حق کو پہچان رہا ہے اور عرب اور یورپ اور امریکہ اور جزائر اور دوسرے ملکوں میں بیٹھا ہوا بھی حق کو پہچان رہا ہے۔ لیکن حق اُنہیں پر ظاہر ہوتا ہے جن کی فطرت میں سعادت ہے۔ اس وقت جو واقعات ہو رہے ہیں، اُن میں سے بھی چند مَیں پیش کرتا ہوں۔

سیکرٹری تبلیغ جرمنی لکھتے ہیں کہ میسیڈونیا کے ایک علاقے سے ترکی زبان بولنے والی کافی فیملیز یہاں جرمنی میں مقیم ہیں۔ یہ لوگ مسلمان ہیں اور صوفی اِزم کے قائل ہیں۔ ایک دن ایک میسیڈونین دوست توفیق صاحب جرمنی کے شہر فورس ہائم میں بازار سے گزر رہے تھے کہ وہاں ہماری جماعت کے افراد لیفلیٹس تقسیم کر رہے تھے۔ انہوں نے اس پمفلٹ کو لیا اور پڑھا۔ لیفلیٹ پڑھنے کے بعد کہتے ہیں کہ میں بچپن سے سنتا آیا ہوں کہ امام مہدی اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور اسلام کی حقیقی تصویر اس دنیا میں پیش فرمائیں گے۔ جب بھی علماء سے اس بارے میں پوچھتا تھا تو وہ کہہ دیتے تھے کہ ابھی نہیں آئے لیکن ضرور آئیں گے۔ آج یہ فلائر پڑھ کر مجھے پتہ چلا کہ امام مہدی دنیا میں تشریف لا چکے ہیں۔ انہوں نے مزید کتب حاصل کیں اور اُن کا مطالعہ کیا اور مبلغین کے ساتھ اُن کی میٹنگز کروائی گئیں۔ اُنہیں میرے خطبات سننے کے لئے بھی کہا گیا، نیز دعا کی تحریک کی گئی۔ انہوں نے دعائیں بھی کیں۔ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خواب میں ملے۔ آپ کا چہرہ مبارک انتہائی نورانی تھا۔ آپ نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُنہیں فرمایا کہ میں امام مہدی ہوں، میری بیعت کرو اور آگے لوگوں کو تبلیغ کرو۔ چنانچہ اس رؤیا کی بنا پر انہوں نے بیعت کی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی قوم کے لوگوں میں تبلیغ کر رہے ہیں اور مزید چھ بیعتیں کروا چکے ہیں۔

اسی طرح کمال الدین صاحب ہیں جو یونان میں مقیم ہیں۔ انہوں نے بیعت فارم کے ساتھ بیعت کی تفصیل بتائی کہ وہ الحوار المباشر کا پروگرام بڑے شوق اور اہتمام سے دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی حقیقی اسلام ہے۔ نیز لکھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ لیٹے ہوئے ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے سرِ مبارک کی طرف کھڑے ہیں اور میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کی طرف ہوں۔ میں نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ حضور! امت گمراہ ہو چکی ہے، آپ کیوں نہیں اُٹھتے۔ اس پر انہوں نے دستِ مبارک سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ فرمایا اور آپ کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے فرمایا۔ یہ شیرِ خدا ہے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ادب سے سر جھکائے کھڑے تھے۔ اس خواب کے بعد مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا پوری طرح یقین ہو گیا۔ مَیں ایک شراب خانے میں کام کرتا تھا لیکن بیعت کے فیصلے کے بعد میں نے یہ جاب چھوڑ دی کیونکہ میں کسی احمدی کے لئے اُسے جائز نہیں سمجھتا۔

پھر ایک عرب ملک سے احمد بکیرہ صاحب ہیں۔ کہتے ہیں مَیں بچپن میں ایک امام مسجد سے قرآنِ کریم حفظ کیا کرتا تھا لیکن جب امام صاحب میں جھوٹ اور نفاق دیکھا تو اُن کے پاس جانا چھوڑ دیا بلکہ مسجد اور نماز بھی چھوڑ دی۔ بعد میں ایک دوست باسل صاحب کی تحریک پر دوبارہ نمازیں شروع کیں تو اللہ تعالیٰ نے رؤیا اور کشوف کا دروازہ کھول دیا۔ ایک رات خواب میں کہا گیا کہ مجھے محلّہ کی مسجد میں جانے کی بجائے گھر پر نماز پڑھنی چاہئے۔ ہم بعض دوست مل کر نماز پڑھنے لگے اور نمازوں کی لذت حاصل ہونے لگی۔ پھر جب جماعت سے تعارف ہوا (یعنی جماعت احمدیہ سے) تو اس بارے میں استخارہ کیا۔ ایک بار خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے اپنی کتاب ''مواہب الرحمٰن'' دی۔ اس کو پڑھنے سے مجھے شرح صدر حاصل ہوا۔ پھر ایک بار کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جماعت کے ساتھ تشریف لائے تو ایک وہابی مولوی آپ پر اعتراض کرنے لگا۔ آپ مسکراتے رہے۔ پھر آواز آئی کہ اس مولوی کو دُور کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد یہ مولوی غائب ہو گیا۔ اس کشف کے بعد میرے تمام شکوک وشبہات دور ہو گئے اور بیعت کی توفیق ملی۔

مالی کے امیر صاحب لکھتے ہیں (مالی میں بھی آج جلسہ ہو رہا ہے اور بعض اور مشرقی ملکوں میں بھی، جیسا کہ میں نے کہا تھا۔) بماکو شہر میں ایک ٹیلر ماسٹر ہیں۔ (بماکو مالی کا ایک شہر ہے) جو کہ اپنے کام کی وجہ سے بہت معروف ہیں۔ ہمارے مشن ہاؤس تشریف لائے اور بیعت کی۔ کہتے ہیں مَیں نے اُن سے تفصیل پوچھی تو بتایا کہ تقریباً دو سال قبل ایک خواب دیکھی کہ مَیں ہندوستان میں ایک بہت بڑے مینار پر ہوں۔ کہتے ہیں اُس وقت میں نے سوچا کہ ہندوؤں کے ملک میں مینار پر چڑھنے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ اور مجھے معلوم نہیں تھا کہ ہندوستان میں مسلمان بھی ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے نمازیں پڑھنی شروع کر دیں کیونکہ مجھے عموماً خوابیں نہیں آتیں اس لئے اس کا مجھ پر خاص اثر تھا۔

پھر ایک خواب دیکھا کہ ایک بزرگ انسان جنہوں نے کالے رنگ کا کوٹ پہنا ہوا ہے، مجھے بلاتے ہیں اور مجھے سفید رنگ کے تین پتھر دیتے ہیں۔ ان خوابوں کے بعد میں بہت مذہبی ہو گیا جس کی وجہ سے میرے یار دوست پریشان ہونے لگے کہ مجھے کیا ہو گیا ہے؟ کہتے ہیں کہ ایک دن اپنے کام کے دوران میں نے اپنے ریڈیو کی tuning کرتے ہوئے 'ربوہ ایف ایم' لگا لیا۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ احمدیوں کا ریڈیو ہے تو میں نے فوراً تبدیل کرنا چاہا۔ کیونکہ بچپن میں آئیوری کوسٹ میں سنا تھا کہ احمدیوں کا کوئی اور نبی ہے اور یہ انگریزوں کی بنائی ہوئی جماعت ہے۔ اس لئے دل میں شدید نفرت تھی۔ تو ان کے ایک کاریگر نے کہا کہ استاد! یہ بڑا اچھا ریڈیو ہے اور صحیح اسلام کی تعلیمات پیش کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کچھ دیر ریڈیو سنا تو مجھے محسوس ہوا کہ ایک غیبی طاقت ہے اور میرے اسلام کے متعلق جو مسائل اور خدشات تھے، سب حل ہونا شروع ہو گئے۔ اور اُس کے بعد میں صرف ربوہ ایف ایم ہی سنتا تھا۔ لیکن کسی احمدی سے رابطہ نہ ہوا۔ اس پر تقریباً تین مہینے گزر گئے۔ رمضان میں سارے پروگرام سنے۔ دل سے احمدی ہو چکا تھا لیکن جماعت سے رابطہ نہ ہوا۔ پھر ایک روز جمعہ کے دن مشن میں آئے، اُس وقت وہاں میرا خطبہ جمعہ لگا ہوا تھا تو کہتے ہیں کہ جس شخص کو میں نے دیکھا تھا، جس نے مجھے تین سفید پتھر دیئے تھے وہ یہی تھے۔ اس جمعہ پر میں نے کالی اچکن پہنی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اپنی فیملی کے ساتھ بیعت کی اور ان کے بچے خدام الاحمدیہ کے فعال ممبر ہیں۔

تو یہ خدا تعالیٰ کی تائید اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نشان ہے کہ نئے آنے والوں کو نہ صرف دین کی رہنمائی کرتا ہے بلکہ اس بات کی بھی رہنمائی کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد جاری خلافت، خلافتِ راشدہ ہے اور سچی خلافت ہے۔

ترکمانستان سے تعلق رکھنے والے ایک دوست اکمورادخاکییو (یہ میں صحیح نام بول رہا ہوں تو بہرحال) وہاں کے جماعت کے وہ صدر بھی ہیں۔ اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ یہ اُس زمانے کی بات ہے جب کہ میں مکمل طور پر اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کیا کرتا تھا۔ اُس کے ساتھ ساتھ میں مقامی کالج میں نفسیات اور تاریخ کے مضامین پڑھانے کے علاوہ اپنا ایک کاروبار بھی کیا کرتا تھا۔ ایک لمبے عرصے تک مَیں اسلام میں اپنے لئے ایک راہ

تلاش کرتا رہا جس میں مَیں شک و شبہ کا شکار ہوا اور کبھی مایوسی بھی ہوئی۔ ایک لمبا وقت میں نے اللہ تعالیٰ کی قربت پانے میں خرچ کیا لیکن پھر بھی ایک پردہ حائل رہا جس نے مجھے اُس روحانی دینی حظّ سے محروم کئے رکھا جو اس راستے میں ملا کرتا ہے۔ بعض اوقات مجھے محسوس ہوتا کہ میں اس سچی تعلیم کے دہانے پر ہوں اور میری تمام مشکلات کی کنجیاں وہیں موجود ہیں لیکن میں وہی چابی نہ ڈھونڈ پاتا جس نے میری مشکل آسان کرنی تھی۔ کہتے ہیں کہ 2009ء کی بات ہے کہ ایک دفعہ مَیں نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی جو دیکھنے میں بڑا نفیس معلوم ہوتا ہے، مجھے اپنے پیچھے چلنے کے لئے کہتا ہے۔ اس خواب نے مجھے اور میرے دل و جان کو نہایت فکر میں مبتلا کیا اور میں کسی طرح سے بھی اس کا مطلب نہ سمجھ سکا۔ میں مختلف طور پر اس خواب کی تعبیر کرتا رہا لیکن کسی سے بھی اس کا ذکر نہ کیا۔ مجھے اس بزرگ آدمی کا چہرہ یاد تھا لیکن میرے جاننے والے احباب میں سے کسی کی شکل بھی ان سے مشابہ نہیں تھی۔ میں اس معاملے میں سخت شش و پنج کا شکار تھا اور چاہتا تھا کہ اس خواب کی کوئی سچی تعبیر کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُسی سال میں میری راویل بخارا یو صاحب مرحوم سے ملاقات ہوئی جنہوں نے میرا جماعت کے ساتھ تعارف کروایا۔ ایک اور احمدی دوست نے مجھے احمدیت کے حوالے سے ضروری لٹریچر فراہم کیا۔ یہ لٹریچر میرے لئے پہاڑوں کی تازہ ہواؤں کا ایک سلسلہ تھا۔ ایک ڈیڑھ ماہ بعد ہی مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ احمدیت کی تعلیمات ہی میرا اصل راستہ ہیں۔ مَیں نے اپنے معلم سے اس بات کا اظہار کیا کہ میں بیعت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اب مجھے وہ چابی مل گئی اور دروازہ بھی کھل گیا تھا۔ اب میں اس عظیم تعلیم کے قریب آ گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی مجھے علم ہوا کہ اس تعلیم پر چلنے سے کتنی ایسی راہیں کھلتی ہیں جو نہایت سچی ہیں، جن پر میں نے پہلے کبھی قدم نہ مارا تھا۔ لیکن خواب ابھی بھی تعبیر طلب تھا۔ مَیں نے اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی تصاویر کئی بار خوف اور احترام کی حالت میں دیکھیں کہ ان میں سے وہ شخصیت کون ہے جن کو میں نے خواب میں دیکھا تھا لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی تھی کیونکہ میرے دل میں خوف تھا کہ کہیں میں غلط نہ سمجھ لوں۔ پھر جلسہ سالانہ 2010ء کے موقع پر عالمی بیعت کے وقت میرے ساتھ ایک ناقابلِ یقین واقعہ پیش آیا۔ میں ناقابلِ بیان سی حالت میں چلا گیا اور پھر میں نے ایک رؤیا دیکھی۔ میں نے اس رؤیا کے ذریعہ اس بزرگ شخصیت کو پہچان لیا وہ حضرت مسیح موعود اور مہدی موعود علیہ السلام ہی تھے۔ مجھے اپنی اِتّباع کی دعوت دینے والے اور کوئی نہیں تھے بلکہ آپ حضرت اقدس مسیح موعود اور مہدی موعود ہی وہ شخصیت تھے۔ کہتے ہیں مجھے سچائی کی طرف دعوت دی گئی ہے، سچے مذہب کی طرف دعوت دی گئی ہے۔ سچی جماعت کی طرف دعوت دی گئی ہے اور اب میں صحیح راستے پر قائم ہوں۔ میں نے اپنے دل و جان اور روح اُسے سونپ دی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو سونپ دی۔ میری زندگی کے آخری دن تک اب یہی میرا راستہ ہے۔

پھر بورکینا فاسو کے امیر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ایک نو مبائع پارے ادریس صاحب اپنی ایک خواب بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں خواب میں مَیں نے دیکھا کہ جس جگہ میں پہلے تھا۔ (یعنی پہلے یہ وہابی تھے۔ وہاں افریقہ میں وہابی بہت زیادہ ہیں) وہاں خاص طور پر اس بورکینا فاسو وغیرہ کے علاقے میں اب اندھیرا ہو گیا ہے۔ کہتے ہیں: مَیں جہاں تھا وہاں اب اندھیرا ہو گیا ہے۔ اور اب جس جگہ مَیں ہوں وہاں نور ہی نور ہے اور کہتے ہیں اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ یہ خواب انہوں نے بیعت کرنے کے بعد دیکھی تھی۔ اس خواب کے بعد انہوں نے اپنے دوستوں کو بھی کہنا شروع کر دیا کہ اگر آج تم نور کی تلاش چاہتے ہو تو حقیقی نور صرف احمدیت میں ہے۔ کیونکہ اس میں خلافت کا بابرکت نظام جاری ہے اور خلافت کے ساتھ ہی ہماری فتح ہے۔

غانا کے مشنری شرف الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ گھانا کے شمال مغرب کے گاؤں گلینزاگو (Galinzagu) میں ہم تبلیغ کرتے رہے اور زیادہ تر افراد احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ تاہم گاؤں کے امام نے ابھی تک ہمارا پیغام قبول نہ کیا تھا۔ ریجنل مشنری بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ تحریر پڑھی ہوئی تھی کہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے بارے میں شبہات ہوں وہ خالص دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور استخارہ کرے اور خدا سے رہنمائی چاہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے مخلص شخص کو ضرور ہدایت عطا فرمائے گا۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس امام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ نسخہ بتایا۔ امام نے استخارہ کرنے کی حامی بھر لی۔ چنانچہ چند ہی دنوں بعد اس امام نے اپنی ایک خواب بیان کی کہ میں نے واضح طور پر دیکھا کہ میں ایک بہت بڑی اور بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف جا رہا ہوں۔ میں نے اس آگ کی دائیں جانب ایک فاصلے پر ریجنل مشنری کو کھڑے دیکھا کہ مجھے اس آگ سے بچنے کے لئے اپنی طرف بلا رہے ہیں۔ اس پر میں مشنری صاحب کی طرف چلا جاتا ہوں اور وہ مجھے چند دعائیں سکھاتے ہیں جو میں دہراتا ہوں مگر مجھے یہ دعائیں یاد نہیں رہیں۔ اس خواب کے بعد اس امام کے دل میں کوئی شبہ باقی نہ رہا اور انہوں نے فوراً بیعت کر لی۔

سعید احمد صاحب کانگو برازاویل سے لکھتے ہیں کہ ایک نو مبائع دوست رشید کوانگا صاحب نے بتایا کہ داؤد ماسامبا جو ہمارے معلم ہیں وہ ہمارے گاؤں میں تبلیغ کرنے کے لئے اکثر آیا کرتے تھے۔ میں اس کی باتیں سنتا تو مجھے سکون ملتا۔ میرے جو دوست احباب تھے، ان سے میں نے بات کی کہ کیوں نہ اس لڑکے کی بات کو مان لیا جائے اور جس طرف ہمیں بلاتا ہے ہم اس کو قبول کر لیں۔ مجھے اس کی باتیں بہت اچھی لگتی ہیں۔ لیکن میرے دوست کہتے کہ یہ مسلمان اسی طرح پھنساتے ہیں۔ یہ مسلمان نہیں تھے۔ پھسلا کر پھر جہاد کرواتے ہیں۔ ان کی باتوں میں نہ آنا۔ چونکہ ہم سب عیسائی تھے۔ میں ڈر بھی جاتا تھا۔ لیکن اس کی باتیں اور بائبل کے حوالے جو دکھاتا تھا، میرا دل اس کی طرف جھکتا تھا۔ میں اس کشمکش میں تھا کہ ایک دن خواب میں مجھے کسی نے کہا کہ جس طرف تمہیں یہ لڑکا بلاتا ہے۔ اُسی کی طرف چلے جاؤ کیونکہ وہاں پر ہی تم اطمینانِ قلب پاؤ گے۔ پھر یہی خواب مَیں نے تین دفعہ دیکھی کہ اس لڑکے کے پیچھے چلو۔ چنانچہ ایک دن جب یہ لڑکا دوبارہ آیا تو میں نے پوچھا کہ کس طرح اسلام میں داخل ہوتے ہیں، تو اُس نے مجھے بیعت فارم پڑھ کر سنایا اور اس طرح مَیں جماعت احمدیہ میں داخل ہو گیا۔ جب سے میں نے بیعت کی، میرے دل کو ایک عجیب سا اطمینان ہے جو کبھی پوری زندگی نہیں ملا۔ ان کی عمر ساٹھ سال کے قریب ہے۔ یہ بیس کلو میٹر کا سفر کر کے باقاعدگی سے جمعہ پڑھنے آتے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ صرف مسلمانوں کی رہنمائی نہیں کر رہا بلکہ اس زمانے میں غیر مسلموں، عیسائیوں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کی بھی رہنمائی کر رہا ہے جو بھی حق کی تلاش میں ہیں۔ اور یہی واقعات ہیں جو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک منہ بولتا ثبوت ہیں۔

پھر اشرف عبدالفاطر خیال صاحب، یہ مصری ہیں لکھتے ہیں کہ قبولِ احمدیت سے قبل کے عرصے میں بڑی شدت کے ساتھ مجھے یہ احساس پیدا ہوا کہ آخر مسیح کا نزول اور امام مہدی کا ظہور کیوں نہیں ہو رہا۔ کہتے ہیں کیونکہ میں دیکھتا تھا کہ مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو چکی ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں امّت تخلّف کا شکار ہے۔ دنیا کی طاقتور حکومتیں امتِ اسلامیہ اور اس کے اموال و دولت پر ٹوٹی پڑتی ہیں۔ ہر طرف سے مصائب و مشکلات اور ہر جانب سے شکست و ہزیمت کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے۔ آپس کے اختلافات کا شگاف اس قدر گہرا ہو گیا ہے کہ اتفاق و اتحاد کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔ مسلمانوں کے اخلاق تباہ ہو چکے ہیں۔ شر اور نفاق کا دَور دورہ ہے۔ دوسری طرف بعض مسلمان ابھی تک دین سے بے خبر اپنے نسب اور قوم پر فخر کرنے کو ہی سب کچھ سمجھ رہے ہیں۔ مجھے مسلمانوں کا اسلام کے ساتھ کوئی جوڑ دکھائی نہ دیتا تھا۔ وہ نمازیں تو پڑھتے ہیں لیکن نہ جانے وہ کیسی نمازیں ہیں جو مسجد سے نکلتے ہی اُنہیں لڑائی جھگڑے، چوری چکاری اور دیگر فحشاء و منکر سے نہیں روکتیں بلکہ مسجدوں کے اندر بھی ایسے جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ سب مصائب کے پہاڑ بھی مسیح کے نزول کے لئے کافی دلیل نہیں تو پھر اس سے زیادہ کی کیا توقع کی جائے تا مسیح نازل ہوں اور امام مہدی کا ظہور ہو اور ہم ان مصیبتوں سے چھٹکارا حاصل کریں۔ اگر اب بھی مسیح نے نہیں آنا تو پھر کب آنا ہے؟ اور کس نے اسلام کا دفاع کر کے اس کا غلبہ کل ادیان پر ثابت کرنا ہے۔ کہتے ہیں کہ 2007ء میں میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ NileSat پر ایک چینل ایسا کھلا ہے جو عیسائیوں کے ساتھ لائیو بات چیت کے پروگرام پیش کرتا ہے اور ان کے اعتراضات کا جواب دیتا ہے۔ چنانچہ اس دوست کے ذریعہ میرا ایم ٹی اے سے تعارف ہو گیا اور پھر میں اُس کا ہی ہو کر رہ گیا۔ کہتے ہیں سات ماہ تک ایم ٹی اے دیکھنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہی لوگ سچے ہیں۔ پھر مختلف پروگراموں کے دوران مختلف کالرز کے ساتھ ان کے اخلاق اور محبت و رحمت کا سلوک اور سچائی کا پاس دیکھ کر بہت متاثر ہوا اور جماعت کے عقائد پر اطلاع پانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ کھول دیا اور دل سے مطمئن ہو کر بیعت کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ یقیناً اگر دلیل ہو تو دل میں تبھی نرمی پیدا ہوتی ہے۔ اگر دلیل نہ ہو تو پھر ان نام نہاد علماء کی طرح ہی سوائے گالم گلوچ کے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہتے ہیں جب مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت اور آپ کا فصیح و بلیغ اور معجزانہ عربی کلام پڑھا تو اس بات کی گواہی دینے پر مجبور ہو گیا کہ یہ کلام کسی شاعر کا نہیں۔ نہ اس میں کوئی جھوٹ ہے، نہ دھوکہ ہے بلکہ یہ سچا اور واضح بیان ہے۔ کہتے ہیں باوجود اس کے کہ میں نے بیعت کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے یہی کہا تھا کہ مجھے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں رہی، پھر بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے خاص فضل سے ایک محبت بھرا رؤیا دکھا کر میری روح کی گہرائیوں تک صداقتِ احمدیت کو راسخ کر دیا جس سے مستقبل میں مجھے بہت بڑی بڑی مشکلات کو برداشت کرنے کا حوصلہ ملا۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ مَیں اپنے دو دوستوں کے ساتھ جو اُن کے ساتھ تھے اور ایم ٹی اے دیکھا کرتے تھے بلکہ تعارف بھی کروایا تھا، ان دو ساتھیوں کے ساتھ درمیان میں کھڑا ہوں جبکہ ہمارے سامنے ایک ڈبہ خوشنما کاغذ اور رِبن میں لپٹا ہوا ہے، جیسے کسی کی طرف سے میرے لئے تحفہ کے طور پر بھیجا گیا ہو۔ میں ابھی اُس کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اس ڈبے کا رِبن خود بخود کھلنا شروع ہو گیا۔ پھر یہ ڈبہ کھلا اور اس میں سے ایک سفید کاغذ نکلا جس پر جلی حروف میں یہ عبارت لکھی تھی کہ اِنَّکَ عَلَی الْحَقِّ اثْبُتْ وَاسْتَمِرّ۔ یعنی تم حق پر ہو۔ اس پر ثابت قدمی اختیار کرو اور اسی نہج پر اپنا سفر جاری رکھو۔ کہتے ہیں مَیں یہ پڑھتے ہی اپنے ساتھیوں سے کہتا ہوں کہ دیکھا تم نے! میں نے نہیں کہا تھا کہ میں تمہیں حق کی طرف ہی بلاتا ہوں اور میں حق پر ہوں۔

واقعات تو بے شمار ہیں، یہ چند نمونے مَیں نے پیش کئے ہیں۔ جس طرح سو سال پہلے کا واقعہ ایمان میں مضبوطی پیدا کرتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور تائید الٰہی ہونے کا ثبوت دیتا ہے، اسی طرح آج بھی اللہ تعالیٰ کی تائید کے واقعات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مہر ثبت کر رہے ہیں۔ کس طرح اللہ تعالیٰ دلوں کو پھر رہا ہے۔ حیرت انگیز واقعات ہیں اور یہ واقعات ہمارے دلوں کو نورِ یقین سے بھر رہے ہیں۔ یہ ظلم و ستم کی چکیاں جو ہم پر چلائی جا رہی ہیں، کیا یہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور تائید کے نظارے دیکھنے کے بعد ہمیں خوفزدہ کر سکتی ہیں؟ یقیناً نہیں۔ ہم نے اس آخری زمانے میں آنے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو مانا ہے جس نے ہمیں پہلوں سے ملایا ہے۔ آلِ یاسرؓ کی قربانی جو چودہ سو سال پہلے ہوئی تھی، آج بھی ہمیں ایمان پر قائم رہنے کا عہد یاد دلا رہی ہے۔ چودہ سو سال پہلے کی حضرت بلالؓ کی تمام تکلیفوں کو برداشت کرتے ہوئے اَحَد اَحَد کی آواز آج بھی ہمیں ان مخالفتوں کو برداشت کرنے کا سبق دیتے ہوئے اپنے اصلی مقصد کی طرف بلا رہی ہے کہ ان ظلموں کے باوجود ہم توحید کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے اور اس کے قیام کے لئے اپنی کوششوں کو جو مسیح موعود کے ذریعہ مقدر ہیں کبھی ماند نہیں ہونے دیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

پہلوں نے تو ہم سے بہت زیادہ ظلم سہے تھے۔ ہم تو اُن کا عُشرِ عشیر بھی نہیں سَہہ رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کی جماعت کو یہ خوشخبری دی ہوئی ہے کہ کامیابی تمہارا مقدر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ اطلاع دی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ غلبہ ہمیں ملنا ہے۔ پس ہمارا کام اُن کامیابیوں کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرنا اور اُس سے جُڑے رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا ہے کہ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰہِ هُوَ مَوْلٰكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْر اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو، وہ تمہارا مولیٰ ہے، پس کیا ہی اچھا مولیٰ ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمیشہ سے تھی، ہے اور رہے گی۔ پاکستان یا بعض ملکوں میں جو ظلم اور زیادتیاں ہو رہی ہیں یہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن ہوا میں اُڑ جائیں گی۔ ہمارا کام ہے کہ اپنے مولیٰ کا دامن، اپنے اللہ کا دامن ہمیشہ پکڑے رہیں اور کبھی نہ چھوڑیں۔ کبھی اپنی وفا میں کمی نہ آنے دیں۔ کبھی اپنے ایمان میں کمزوری نہ آنے دیں۔ کبھی اپنی دعاؤں میں کمی نہ آنے دیں کہ یہی ہماری کامیابی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔ (دعا)

بقیہ رپورٹ: طاہر ہاؤس، ویئر پارک کی توسیع

از صفحہ 2

پرویئر ہاؤس کے لیے 8 ہزار مربع فٹ جبکہ دوسری منزل پر لائٹ فائل سٹوریج کے لیے 6 ہزار مربع فٹ جگہ میسّر آ گئی ہے۔ الحمد للہ۔ اس عمارت کو تعمیر کرنے والی کمپنی James Taylor Construction Company کے مالکان، ڈائریکٹرز، سائٹ انجینیئر ز، ہمارے آرکیٹیکٹس اور کوانٹٹی سرویئرز مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے اس پورے پروجیکٹ کو ساڑھے آٹھ ماہ میں مکمل کرلیا۔

اپنی رپورٹ کے اختتام پر محترم چیئر مین صاحب نے کہا کہ سیّدی! وہ تمام لوگ بھی جنہوں نے آج کی اس تقریب کے انتظامات میں نہایت محنت اور اخلاص کے ساتھ تعاون کیا ہے حضورِ انور کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

اس تقریب کی اختتامی دعا سے قبل حضور انور نے حاضرین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ہم دعا کریں گے۔ دعا کرلیں۔ اللہ تعالیٰ اس عمارت کو، اس بلڈنگ کو، جو کچھ ایکسٹنشن ہوئی ہے اس کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور کچھ نئے آفسز بھی یہاں بنائے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس طرح جس طرح جماعت کی ضروریات بڑھ رہی ہیں گو ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس کے مطابق عمارتوں میں توسیع کی جائے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مقابلہ پر ہماری جو بھی توسیع ہے اور وسعت ہے وہ کم رہ جاتی ہے۔ بہر حال دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

اس کے بعد حضور انور نے لمبی دعا کروائی۔

دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ ریفریشمنٹ کے دوران محترم چیئر مین صاحب نے عمارت تعمیر کرنے والی کمپنی کے نمائندگان کا تعارف حضورِ انور سے کروایا۔ حضورِ انور نے ازراہِ شفقت ان مہمانوں کو شرفِ مصافحہ بخشا۔

بعد ازاں پیارے آقا نے کارکنان طاہر ہاؤس پر شفقت فرماتے ہوئے اپنی معیت میں چند فوٹوز اتارے جانے کی اجازت عنایت فرمائی۔ تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے حضور انور نے از خود کارکنان و رضا کاران دفتر الفضل انٹرنیشنل اور بقیہ کارکنان و رضا کاران دفاتر طاہر ہاؤس کو دو گروپس میں تقسیم فرما کر الگ الگ تصاویر کھنچوانے کی سعادت بخشی۔

اس مرحلے کے بعد حضور انور ہال سے مرکزی دفاتر کی طرف تشریف لے گئے اور بلڈنگ کے پہلے سے تعمیر شدہ حصہ میں قائم بعض دفاتر کا معائنہ فرمایا جن میں ’شعبہ وقف نو مرکزیہ‘، عربی رسالہ ’التقویٰ‘، ’پریس اینڈ پبلی کیشنز مرکزیہ‘، ’بنگلہ ڈیسک‘، ’ریویو آف ریلیجنز‘ کے علاوہ عمارت کی تیسری منزل پر واقع ’AMJ فنانس ڈیپارٹمنٹ‘ اور ’مخزنِ تصاویر‘ بھی شامل ہیں۔ اس معائنہ کے دوران حضور انور انتظامیہ کو مختلف دفاتر سے متعلقہ امور کے متعلق ساتھ ساتھ اپنی زرّیں ہدایات سے بھی نوازتے رہے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

اس تقریب کا ایک اور تاریخ ساز واقعہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہاں نمازِ ظہر پڑھا کر اس جگہ کو بابرکت فرمانا تھا۔ حضورِ انور دفاتر کا دورہ کرنے کے بعد نچلی منزل میں واقع ویئر ہاؤس کے ہال میں تشریف لائے جہاں نمازِ ظہر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ محترم فرخ راحیل صاحب مربی سلسلہ نے حضورِ انور کی تشریف آوری سے قبل اذان دینے کی سعادت حاصل کی۔ حضورِ انور نے نمازِ ظہر کی سنتیں ادا کیں اور پھر نماز پڑھائی۔ ازاں بعد حضورِ انور اپنے واقفینِ زندگی خدام و دیگر کارکنان کو شفقتوں سے نوازتے ہوئے واپس تشریف لے گئے۔

اس نو تعمیر شدہ عمارت کے گراؤنڈ فلور پر ایک بڑا ویئر ہاؤس، ایک سٹور اور ایک دفتر، دوسری منزل پر چار دفاتر اور تیسری منزل پر چار دفاتر اور تین عدد لائٹ فائلنگ سٹورز جو رقبہ میں نَو تعمیر شدہ دفاتر سے نسبتاً بڑے ہیں تعمیر کیے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر منزل پر کچن کی سہولت اور بیت الخلاء بھی موجود ہے۔ اس سے قبل تعمیر شدہ عمارت میں ایک عدد لفٹ موجود تھی، عمارت کے اس نئے بلاک میں بھی جدید قسم کی لفٹ لگائی گئی ہے۔ جبکہ الگ سے سیڑھیاں بھی تعمیر کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بے انتہا بارش کے نتیجہ میں جماعتی کاموں میں دن بدن وسعت پیدا ہوتی چلی جا رہی ہے جو ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام ’’وَسِّعْ مَکَانَکَ‘‘ کے بار بار پورا ہونے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مرکزی دفاتر اور ویئر ہاؤس پر مشتمل اس عمارت کی تعمیر کی صورت میں ایک مرتبہ پھر اس الہامِ الٰہی کے شان و شوکت کے ساتھ پورا ہونے کا گواہ بنا دیا۔

فالحمد لله علیٰ ذالک ۔اَللّٰھُمَّ زِدْ وَ بَارِکْ

☆☆☆☆☆

مجلس خدام الاحمدیہ ڈنمارک کے زیر اہتمام ایک

فوڈ کیمپ

رپورٹ: محمد اکرم محمود ۔صدر خدام الاحمدیہ ڈنمارک

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ ڈنمارک کو مورخہ 7 دسمبر 2013ء بروز ہفتہ دوپہر 12 بجے سے شام 7 بجے تک کوپن ہیگن ٹاؤن ہال کے سامنے ایک فوڈ کیمپ لگانے کی توفیق ملی ۔یہ کیمپ بہت کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔

اس کیمپ کے لئے ایک دن پہلے ہی خدام کی ایک ٹیم نے مشن کے کچن میں 2500 لوگوں کا کھانا تیار کیا جو اگلے دن خدام نے 2 ٹرکوں کی مدد سے ٹینٹ اور دیگر سامان کے ساتھ ساڑھے دس بجے مقررہ جگہ پر پہنچا دیا جہاں پر ٹینٹ نصب کر کے 12:30 بجے لوگوں کو کھانا تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ ٹینٹ کے اوپر چھ میٹر لمبا بینر لگایا گیا جس پر Muslims for Peace ڈینش زبان میں تحریر تھا جو ہر گزرنے والے کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ اسی طرح Free Food کے بینر بھی لگائے گئے ۔یہ کیمپ کوپن ہیگن کے مرکز میں لگایا گیا جس کے سامنے بڑی سڑک ہے جہاں سے ہزاروں لوگ گزرتے ہیں۔ اس کیمپ کو کامیاب بنانے کے لئے 32 خدام 6 اطفال اور 9 انصار نے حصہ لیا۔

کیمپ کے دوران خدام کی ایک ٹیم کھانا serve کرتی رہی اور آنے والے مہمانوں کو اس کا مقصد بتاتی جبکہ ایک ٹیم مین سڑک پر Muslims for peace کے فولڈرز تقسیم کرتی رہی اور لوگوں کو کھانے کے لئے مدعو کرتی رہی۔ اس کیمپ کے دوران 3500 فولڈرز تقسیم ہوئے ۔کئی نئے رابطے بنے اور لوگوں نے اس کو بہت پسند کیا۔ اس کیمپ پر کئی ممالک سے آنے والے احباب نے کھانا کھایا اور جماعت کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ لوگوں نے کھانا بھی بہت پسند کیا ۔کھانے میں چکن سوپ اور دال مسور کا سوپ بنایا گیا تھا۔ اسی طرح کھیر بھی پیش کی گئی۔

کئی لوگوں نے ہمارے اس کیمپ کے انعقاد کی خبر کو اپنے سوشل میڈیا کے پیج پر ڈالا اور اسی طرح چرچ منسٹر مانو سریم صاحب نے بھی اپنی سوشل میڈیا کی سائٹ پر اس کا ذکر کیا اور اس کو سراہا۔ اس خبر کو سوشل میڈیا پر چار ہزار سے زائد لوگوں نے پسند کیا اور ایک لاکھ سے زائد لوگوں نے دیکھا اور بے شمار لوگوں نے اس خبر پر بہت اچھے تبصرے کئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کیمپ کے آئندہ بھی مثبت نتائج پیدا ہوتے رہیں۔ آمین۔

قرآن مجید، حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ساتھ خلفائے کرام کی کتب کا مطالعہ بھی ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے نائیجیریا جانے والے دوسرے احمدی مبلغ حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحبؓ کو 23؍جنوری 1922ء کو بعد از نماز فجر مسجد مبارک میں چند ہدایات لکھ کر دیں۔ اُن میں سے ایک حصہ یہ تھا کہ خلافت رحمت خداوندی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

’’خلافت کا سلسلہ ایک رحمت ہے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کی ناشکری کرنی دُکھ میں ڈالتی ہے۔ انسان خواہ کس قدر بھی ترقی کر جائے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے مستغنی نہیں ہوسکتا۔ پس خلافت سے مسلمان کسی وقت بھی مستغنی نہیں ہو سکتے نہ اب نہ آئندہ کسی زمانہ میں۔ اللہ تعالیٰ کی بہت سی برکات اس سے متعلق اور وابستہ ہیں...... ہمیشہ خلیفۂ وقت سے تعلق کو مضبوط کرنے کی کوشش کرتے رہو اور خط و کتابت میں کبھی سستی نہ کرو۔ وہ لوگ جن کو آپ کے ذریعہ سے ہدایت ہو ان کو بھی ان سب نصائح پر عمل کرنے کی تحریک کرو جو اوپر بیان ہوئیں یا بعد میں آپ تک پہنچتی رہیں۔ دینی لٹریچر سے آگاہ رہنے کی ہمیشہ کوشش کرو۔ قرآن کریم کے متعلق تو مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں وہ تو مومن کی جان ہے۔ مگر حدیث اور کتب مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ ان سے غافل نہ ہو۔ کوئی نہ کوئی اخبار قادیان کا جس میں مرکز اور سلسلہ کے حالات ہوں ضرور زیر مطالعہ رہنا چاہئے کہ ایمان کو تازہ کرتا ہے اور اس کی تاکید وہاں کے لوگوں کو بھی کریں جنہیں آپ تبلیغ کر رہے ہوں۔ اور پھر خلفاء کے اعلانات اور ان کی کتب کا مطالعہ بھی ضروری ہے کیونکہ خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنی مرضی کو ظاہر کرتا ہے اور انسان کے لئے ان کا کلام بھی بمنزلہ دودھ کے ہوتا ہے‘‘۔

(الفضل 30؍جنوری 1922ء صفحہ 4)

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2014ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر119)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اُس کے لیے تو بس ہے خدا کا یہی نشاں
یعنی وہ فضل اُس کے جو مجھ پر ہیں ہر زماں

(درّثمین شائع کردہ نظارت نشرواشاعت قادیان صفحہ 136)

قارئین الفضل کی خدمت میں جنوری 2014ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ہونے والے واقعات کے اعداد وشمار پیش ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محض اپنے فضل سے اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

احمدی نوجوان کی شہادت

راولپنڈی؛ 14/جنوری 2014ء: ایک سترہ سالہ احمدی نوجوان مکرم ارسلان سرور ابن مکرم محمد سرور کو بعض نامعلوم مذہبی شدّت پسندوں نے رات ایک بجے کے قریب شہید کردیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

تفصیلات کے مطابق ارسلان میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بارہ ربیع الاوّل کے سلسلہ میں اپنے محلے کی گلی میں اپنے دوستوں کے ساتھ سجاوٹ کررہا تھا کہ اس نے اور اس کے غیراز جماعت دوستوں نے گلی کی ایک جانب کچھ مشکوک لوگ ایک گاڑی میں بیٹھے دیکھے۔ جب ان نوجوانوں نے محلے کے لوگوں کو متوقع خطرہ سے خبردار کرنا چاہا تو اس گاڑی میں موجود دہشتگردوں نے ان پر اندھا دھند فائرنگ شروع کردی۔ ایک گولی ارسلان کے ماتھے پر لگی جس کی وجہ سے یہ نوجوان تین گھنٹے زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد ہسپتال میں اپنے خالقِ حقیقی سے جاملا۔

انتظامیہ سے استدعا

ربوہ؛ 5/جنوری 2014ء: پاکستان میں احمدیوں کے مرکز ربوہ کی کل آبادی کا 95% حصہ احمدیوں پر مشتمل ہے۔ پاکستان میں شاید ہی کوئی ایسا دوسرا شہر ہو جس میں ایک ہی مسلک سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی تعداد کی یہ نسبت ہو۔ انتظامیہ کی جانب سے احمدیوں کو اپنے ہی شہر میں جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی جبکہ غیراحمدیوں کو ہرسال متعدد مرتبہ جلسے اور جلوس نکالنے کی کھلم کھلا اجازت دی جاتی ہے جن میں غیراز جماعت لوگ پاکستان بھر سے یہاں اکٹھے ہوکر نفرت انگیز تقریبات میں شامل ہوتے ہیں۔ ایسا ہی ایک موقع عیدِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بارہ ربیع الاوّل کے روز بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ کے مرکزی دفتر کی جانب سے انتظامیہ کو کچھ تحفظات سے آگاہ کیا گیا۔ اس میں سے کچھ حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

'...ماضی میں ہونے والی ایسی کانفرنسز کی روئداد دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثالی نمونہ کو تازہ کرنے اور ایک دوسرے کو اس پر عمل کرنے کی تلقین کرنے کی بجائے شعلہ بیان مقررین ایڑی چوٹی کا زور لگا کر جماعتِ احمدیہ کے خلاف یاوہ گوئی، اور کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے پبلک کے جذبات کو احمدیوں کے خلاف انگیخت کرنے کے سوا اور کوئی کام نہیں کرتے۔'

'...ایک لمبے عرصے سے مخالفینِ جماعت احمدیہ اس بابرکت موقع (عیدمیلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم) پر جماعتِ احمدیہ کے خلاف 'نفرت پھیلانے کا فریضہ' سرانجام دیتے آرہے ہیں۔ اور اندیشہ ہے کہ اس سال بھی یہی بات دوہرائی جائے گی۔ ملک میں سیاسی اور مذہبی لحاظ سے حالات ناسازگار ہونے کے ساتھ ساتھ قانون کی گرفت بھی کمزور پڑتی دکھائی دیتی ہے۔ ایسے میں کسی کے خلاف اشتعال انگیزی کے جذبات پیدا کرنا حالات کی ابتری کا باعث بن سکتا ہے۔'

'...دریں حالات انتظامیہ سے درخواست ہے کہ مناسب کارروائی کرے اور ایسے کسی جلسہ یا جلوس کی اجازت دینے سے پہلے اس بات کی یقین دہانی کرلے کہ اس موقع پر کسی بھی قسم کی غیرقانونی یا غیرمہذب حرکت نہیں کی جائے گی۔ مزید برآں مناسب حفاظتی اقدامات کرنے کے ساتھ ساتھ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے جلسوں کی کارروائی کو ریکارڈ کیا جائے۔'

(نوٹ: یہ جلسے اپنی پرانی روایات کے مطابق اسی زوروشور سے منعقد ہوئے اور مقررین نے جماعتِ احمدیہ کے ترجمان کے خدشات کے عین مطابق رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے یومِ پیدائش کی آڑ میں احمدیوں کے خلاف دریدہ دہنی اور اشتعال انگیزی سے بھرپور تقاریر کیں!)

ربوہ میں اینٹی احمدیہ کانفرنس وجلوس

ربوہ؛ 14/جنوری 2014ء: جماعتِ احمدیہ کے مخالف ملّاں نے سال کے دوران کئی مواقع پر ربوہ میں مختلف جلسے جلوسوں کی شکل میں اکٹھے ہوکر احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کرنا اور احمدیوں کے جذبات کو مجروح کرنا اپنا وطیرہ بنا رکھا ہے۔ سال میں تین یا چار مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ پاکستان کے طول وعرض سے ملّاں ربوہ میں اکٹھے ہوتے، نفرت آمیز جلسوں کا انعقاد کرتے اور پھر گالیاں دیتے، نعرے لگاتے جلوس کی صورت میں ربوہ کی گلیوں سے گزر کر اپنی طاقت کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ سب لوگ مل کر اس قصبہ میں امن عامہ کے لیے سراپا خطرہ ہیں۔ ان دنوں میں احمدی اپنے ہی شہر میں اپنے آپ کو غیرمحفوظ محسوس کرتے ہیں؛ بازار میں دکانیں بند رہتی ہیں؛ خواتین اپنے گھروں میں مقید رہتی ہیں اور بچوں کو سکول نہیں بھجوایا جاتا۔ ایسے جلسوں سے کافی پہلے جماعتِ احمدیہ کے نمائندگان انتظامیہ کو اپنے خدشات سے آگاہ کرتے ہیں لیکن حکومت ان بدنیّت ملّاؤں کو نہ صرف ایسے جلسوں کی انعقاد کی اجازت دے دیتی ہے بلکہ ان کی ہرطرح سے معاونت بھی کرتی ہے۔

14/جنوری کو ہونے والے عیدمیلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ میں بھی ایسا ہی دیکھنے میں آیا۔ ملّاں نے اپنے ہمنواؤں کو ربوہ پہنچایا اور تین جلوس نکالے جو کہ ربوہ کی بڑی سڑکوں سے گزرے۔

پہلا جلوس مسجد بخاری (دارالفضل ربوہ) سے نکالا گیا۔ یہ جلوس ربوہ کے بس اسٹیشن سے گزرتا ہوا اقصیٰ چوک تک پہنچا۔ اس جلوس میں شامل ہونے کے لیے چنیوٹ سے مدرسوں کے طلباء سے بھری ہوئی دوٹرالیاں ربوہ پہنچائی گئی تھیں۔ اقصیٰ چوک میں انہوں نے نظمیں پڑھیں اور تقاریر کی گئیں۔ بس اسٹیشن کی طرف واپس جاتے ہوئے وہ 'ایوانِ محمودؒ' اور 'گولبازار' کے سامنے کچھ دیر کے لیے رکے اور نعرے بازی کی۔ چنیوٹ سے تعلق رکھنے والے ملّاں مسعود اور ملّاں غلام مصطفیٰ ہردو نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بزرگانِ سلسلہ کی شان میں بیچ بازار گستاخانہ تقاریر کیں! یہ جلسہ ساڑھے بارہ بجے ربوہ کے بس اسٹیشن پر اختتام پذیر ہوا۔ جیسا کہ لکھا جاچکا ہے کہ اس میں شامل ہونے والے اکثر لوگ دینی مدرسوں کے طلباء تھے۔

دوسرا جلوس صبح دس بجے ربوہ سے ملحقہ موضع کھچیاں سے برآمد ہوا۔ اس جلوس کی قیادت مولوی مشتاق کا بیٹا کررہا تھا۔

تیسرا اور سب سے بڑا جلوس کوٹ وساوا سے نکالا گیا جس میں پندرہ سو سے دو ہزار 'تماشائی' شامل ہوئے۔ یہ جلوس مجلسِ احرارِ پاکستان اور مجلس تحفظ ختم نبوّت کے تعاون سے نکالا گیا۔ اس جلوس سے پہلے 'مسجد احرار' کوٹ وساوا میں مجلس احرارِ پاکستان کے سربراہ سید عطاء المہیمن بخاری کی صدارت میں ایک جلسہ کا انعقاد ہوا۔ جلسہ کی تقاریر میں معمول کے مطابق احمدیوں کی مخالفت اور حاضرینِ جلسہ کو احمدیوں کے خلاف جھوٹی سچی باتیں بتاکر ان کے جذبات کو ابھارا۔ اس کانفرنس کی رپورٹنگ لوکل اخبارات نے کی۔ روزنامہ اوصاف اور روزنامہ ایکسپریس کی رپورٹ سے اس کانفرنس کی کوریج کے چند حصے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

''قادیانی ملک وقوم کے دشمن، فرقہ واریت، دہشت گردی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں: ختمِ نبوّت کانفرنس۔'' (روزنامہ اوصاف لاہور 16/جنوری 2014ء)

'منکرین ختم نبوت کی سازشیں بےنقاب کرنا ہونگی۔ علماء کرام کے قتل اور دہشت گردی کے پیچھے منکرین ختم نبوت کی سازشیں موجود ہیں... فرقہ واریت اور اختلاف کو ہوا دینے والے اسلام اور پاکستان کے خیرخواہ نہیں ہوسکتے۔' (روزنامہ ایکسپریس؛ لاہور، 16/جنوری 2014ء)

اس کانفرنس کے مقررین ملّاں کے بیانات اخبارات میں کچھ اس طرح شائع ہوئے:

'قادیانیوں کے ارتداد کا علاج خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنت پر چلتے ہوئے ایک ہی ہے۔ (یعنی ان کو قتل کردیا جائے، جیسا کہ ملّاں ان واقعات سے اپنی مرضی کے موافق نتائج اخذ کرتا ہے)۔ حکومت کو ربوہ میں ایک کلین اپ آپریشن کرنا چاہیے: عطاء المہیمن بخاری۔'

'مسلم امہ کے خلاف ربوہ اور اسرائیل کے باہمی تعاون سے سازشیں تیار کی جارہی ہیں۔ ربوہ میں غیرقانونی اسلحہ کے ڈپو موجود ہیں: عبداللطیف خالد چیمہ۔'

'علماء کرام کے قتل اور دہشتگردی کے واقعات کے پیچھے قادیانیوں کی سازشیں ہیں۔ ان کا سدّ باب نہیں کیا جارہا۔ ہم سب پر شیطان جمہوریت کے نام پر حکمرانی کررہا ہے۔ احرار نے قادیانیوں کے مرکز میں ایک مورچہ کھود رکھا ہے تاکہ ختمِ نبوّت کے تحفظ کے لیے کام کرسکے: عبدالرؤف فاروقی۔'

'ربوہ میں دہشت گردی کے تربیتی کیمپ موجود ہیں؛ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ انہیں سبوتاژ کرے: قاری شبیر عثمانی۔'

'مسلمان نوجوان تعلیمی اداروں میں مسلمان طلباء کا ایمان بچانے کے لیے بہت محنت کررہے ہیں، جبکہ بعض لوگ وہاں کفر کی کمین گاہیں قائم کرنا چاہتے ہیں: محمد قاسم چیمہ، طلحہ شبیر، غلام مصطفیٰ۔ قائدین تحریک طلبہ اسلام (یہ تحریک احرار پاکستان کا سٹوڈنٹ وِنگ ہے)

دیگر مقررین جلسہ میں سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، پروفیسر خالد شبیر احمد، مفتی محمد حسین، حماد الرحمٰن لدھیانوی، حافظ محمد عابد مسعود، مفتی زاہد وغیرہ شامل ہیں۔ اس تقریب میں احمدیوں کے خلاف دلخراش نعرہ بازی کی گئی۔

جلسہ گاہ کے باہر تحریک طلبہ اسلام کی جانب سے رجسٹریشن ڈیسک موجود تھا جس کے ذریعے مدرسوں سے تعلق رکھنے والے اکثر طلباء نے اس تحریک میں شمولیت اختیار کی۔ یہاں مجلس تحفظ ختمِ نبوّت تلہ گنگ کے کارکنان کی جانب سے ایک اور سٹال 'فہم ختمِ نبوّت کورس' کے نام سے لگایا گیا تھا۔ ماضی میں آنے والی بعض سرکاری رپورٹس کے مطابق ختمِ نبوّت کے انہیں کورسز کے شاملین میں سے دہشت گرد تنظیمیں نوجوانوں کو دہشت گردی کی کارروائیوں کے لیے چنتی ہیں۔

اس جلسہ کے بعد شام تین بجے کے قریب ایک بڑا جلوس نکالا گیا۔ ربوہ کی بڑی سڑکوں سے ہوتے ہوئے یہ جلوس ایوانِ محمود کے سامنے آکر کچھ دیر کے لیے رکا جہاں پر ملّاں عبداللطیف خالد چیمہ، سید کفیل بخاری، محمد مغیرہ، الیاس چنیوٹی (ممبر صوبائی اسمبلی پاکستان مسلم لیگ۔ن) اور عطاء المہیمن بخاری سمیت بدبخت ملّاؤں نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور بزرگانِ احمدیت کے خلاف دریدہ دہنی کی انتہاء کردی! ان ملّاں نے ربوہ کے باسیوں کو 'قبولِ اسلام' کی دعوت دی! ملّاں الیاس چنیوٹی نے اینٹی احمدیہ آرڈیننس کا حوالہ دیتے ہوئے یہ مطالبہ کیا کہ ربوہ میں موجود احمدیہ مساجد سے مینار اور محراب گرائے جائیں نیز کلمہ طیبہ کو مٹایا جائے! اس نے احمدیوں کے اخبار 'روزنامہ الفضل' کی اشاعت پر پابندی لگائے جانے کا مطالبہ بھی کیا۔ اس جلوس کے اختتام سے پہلے ملّاں محمد مغیرہ نے اس تمام کارروائی کے انعقاد کے لیے تعاون کرنے پر حکومتی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اس جلوس میں بسیں، ویگنیں، کاریں اور رکشے بھی شامل تھے۔

مجلسِ احرار نے 1953ء میں پاکستان میں احمدیوں کے خلاف فسادات کی لہر پیدا کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا تھا جس کی وجہ سے امنِ عامہ کی صورتِ حال اس قدر ابتر ہوگئی کہ پاکستان کی تاریخ کا پہلا مارشل لاء نافذ ہوا۔ بعدازاں ان فسادات کی تحقیقات کے لیے ایک جوڈیشل کمیشن تشکیل دیا گیا جس کی رپورٹ المشہور بہ 'جسٹس منیر انکوائری رپورٹ' شائع کی گئی تھی۔ اس میں احرار کے بارہ میں واضح طور پر درج کیا گیا کہ:

''احرار کے رویے کے متعلق ہم نرم الفاظ استعمال کرنے سے قاصر ہیں۔ ان کا طرزِ عمل بطور خاص مکروہ اور قابلِ نفرین تھا۔ اس لیے کہ انہوں نے ایک دنیاوی مقصد کے لئے ایک مذہبی مسئلے کو استعمال کرکے اس مسئلے کی توہین کی اور اپنے ذاتی اغراض کی تکمیل کے لیے عوام کے مذہبی جذبات وحسیات سے فائدہ اٹھایا۔ اس بات پر صرف احرار ہی یقین رکھ سکتے ہیں کہ وہ اپنے اعمال میں مخلص تھے کیونکہ ان کی گزشتہ تاریخ اس قدر واضح طور پر غیرمستقل رہی ہے کہ کوئی احمق ہی ان کے دعوئے مذہبیت سے دھوکا کھاسکتا ہے۔ خواجہ ناظم الدین نے ان کو دشمنانِ پاکستان قرار دیا اور وہ اپنی گزشتہ سرگرمیوں کی وجہ سے اسی لقب کے مستحق تھے۔'' (رپورٹ تحقیقاتی عدالت برائے تحقیقات فسادات پنجاب 1953ء صفحہ 402)

یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ اشتعال انگیزی کی تمام حدیں عبور کرلینے کے بعد آخر میں ایک مقرر نے یہ بیان دیا کہ جو لوگ فرقہ واریت کو ہوا دیتے ہیں وہ اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں!

(باقی آئندہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم منیر احمد شیخ صاحب امیر ضلع لاہور

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 23/اگست 2010ء میں مکرم واحداللہ جاوید صاحب کے قلم سے محترم منیر احمد شیخ صاحب شہید لاہور (امیر جماعت احمدیہ ضلع لاہور) کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

آج خدا کے فضل سے دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو خدا کے وجود پر گواہ ہے کیونکہ نہ صرف مسلسل نشانات خداوندی نہ صرف دیکھ رہی ہے بلکہ اہل ابصار کو آئینہ بھی دکھا رہی ہے۔ اس جماعت کا بچہ بچہ نہ صرف خود ایک نشان ہے بلکہ نشانات کا شاہد بھی ہے۔ 1984ء کی بات ہے خاکسار ابھی احمدیت کی آغوش سے باہر تھا۔ ایک 10 گیارہ سال کے بچے نے بڑی معصومیت اور عاجزانہ رنگ میں جیسے گزارش کی جاتی ہے کے رنگ میں مشورہ دیا۔ انکل آپ احمدی ہو جائیں۔ میں نے بھی اسی جیسا لہجہ اپنانے کی کوشش کی اور جواب میں کہا کہ بیٹا آپ احمدیت کو چھوڑ دیں۔ اس بچے نے جواب دیا کہ انکل میری چھوٹی سی عمر ہے اور اس میں مَیں احمدیت کی سچائی کے اس قدر نشانات دیکھ چکا ہوں کہ اب میرے بس میں نہیں رہا کہ احمدیت چھوڑ دوں۔ یہ پہلی چوٹ تھی جو اس بچے نے میرے دل پر ماری تھی۔

مکرم شیخ منیر احمد صاحب مرحوم 2009ء میں مسجد مبارک ربوہ میں معتکف ہوئے اور امیر المعتکفین ہونے کی سعادت حاصل کی۔ خاکسار بھی خدا کے فضل سے معتکفین میں شامل تھا۔ اُن کی شخصیت کا نمایاں پہلو اُن کی تقسیمِ وقت کی عادت تھی۔

دورانِ اعتکاف خاکسار نے عرض کیا کہ رات کو اکثر معتکفین محراب میں نوافل ادا کرنا چاہتے ہیں جہاں کئی خلفاء سجدہ ریز رہے ہیں۔ لیکن جب کوئی نوافل شروع کرتا ہے تو روحانی لذّت میں دیگر احباب کو بھول جاتا ہے اس لئے اگر آپ احساس دلا دیں تو باقی احباب بھی مستفید ہو جایا کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے علم نہیں ہے کہ یہ میرے اختیارات میں ہے بھی کہ نہیں لہٰذا میں ایسا اعلان نہیں کرسکتا جب تک شرح صدر نہ ہو۔ مگر اگلے دن ہی گزارش کے رنگ میں اعلان فرمایا کہ روحانی مائدہ آپس میں بانٹ کر کھانا چاہئے اور پھر دس دس منٹ مقرر فرما دیئے کہ 2 نوافل کے لئے کافی ہوتے ہیں۔

دوسری ملاقات مسجد دارالذکر لاہور میں اس وقت ہوئی جب میں وقف جدید کے تربیتی دورے پر لاہور گیا۔ ان دنوں تعمیر کا کوئی منصوبہ زیرغور تھا۔ اس کا نقشہ منگوایا۔ یہ اتنے باتھ روم ہوں گے ان کا اتنا اتنا فاصلہ ہونا چاہئے تھا۔ واش بیسن کا دروازے سے اتنا فاصلہ چاہئے پانی کے چھینٹے اتنی دور تک جایا کرتے ہیں۔ رستہ خشک ہو وغیرہ وغیرہ۔ ایک ماہر آرکیٹیکٹ کی طرح نقشے پر مارکنگ کرنے لگے۔ یہ ملاقات جو صرف 10 منٹ پر محیط تھی آخری ثابت ہوئی۔ آخری وقت میں ان کی زبان پر وہ کلمات تھے جن کو فرشتے تو فرشتے اللہ تعالیٰ بھی ساتھ ہمنوا تھا یعنی درود شریف۔

جب جان جا رہی تھی تو زبان پر کلمہ شہادت اس بات کا غماز تھا کہ وہ شہادت کے اصل مفہوم سے شناسا تھے اور تقسیم وقت یہیں تک تھی۔ حضورانور نے ان کے ذکرخیر میں فرمایا کہ گھر سے رخصت ہو رہے تھے تو چندہ جات اور کیس کے متعلقہ رقوم بیگم صاحبہ کے حوالے کر کے آئے جو ان کی زندگی کے معمول کے خلاف تھا گویا ان کے علم میں تھا کہ وقت ختم ہو رہا ہے۔

....

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 25/اگست 2010ء میں مکرمہ ب۔ نصیر صاحبہ رقمطراز ہیں کہ مکرم منیر احمد شیخ صاحب میرے شوہر مکرم نصیرالدین صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ میرے شوہر تیرہ سال قبل کینسر سے وفات پاگئے تھے۔ آپ کے والد مکرم شیخ تاج الدین صاحب کے 7 بچے تھے۔ 4 بیٹے اور 3 بیٹیاں۔ مکرم منیر احمد صاحب ان میں پانچویں نمبر پر تھے۔ آپ کی شہادت کے بعد آپ کے ساتھ گزارے پینتالیس سال پر محیط یادیں اور واقعات جب بھی ضبط تحریر میں لانے کی کوشش کی، دل و دماغ میں ایک ہلچل سی مچ گئی اور قلم رُک گیا۔ میرا رشتہ آپ سے دیور بھابھی والا نہیں تھا۔ یہ رشتہ دو بھائیوں کی بے انتہا محبت، شفقت، دوستی اور بھرپور ہمدردی و خلوص کا تھا۔

آپ سیشن جج کے طور پر ریٹائرڈ ہوئے۔ اس کے بعد نیب کے محکمہ میں تعیناتی ہوئی۔ وہاں سے فارغ ہو کر قانون کی پریکٹس شروع کی نیز جماعت کے مختلف عہدوں پر کام کیا۔ امیر ضلع بننے کے بعد کئی دفعہ تو ایسا بھی ہوا کہ ہم نے کوئی تکلیف آپ کے پاس جا کر بیان کی تو آپ اس کا ازالہ پہلے ہی کر چکے ہوتے تھے۔ ہر صحیح مشورہ پر فوراً عملدرآمد کرواتے۔ آپ نے دورانِ سرکاری ملازمت بھی بہت نام کمایا۔ نہایت دیانتداری سے جو بھی تنخواہ پائی اسی میں گزراوقات کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی کمائی میں بہت برکت رکھی تھی۔ ہر وقت آپ کے دسترخوان پر مہمان ہوتے۔ جو بھی آجائے آپ مُصر ہو کر کھانا کھلاتے اور خوش ہوتے۔ اس کام میں آپ کی زوجہ محترمہ بھی برابر کی شریک ہوتیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ ہم نے کبھی آپ کو پیسوں کی کمی یا ملازمت میں ہونے والی بے انصافیوں کا شکوہ کرتے نہیں پایا۔ ہمیشہ ہی ایک مومنانہ قناعت نظر آئی۔

اپنی عائلی زندگی میں بھی آپ ایک بے مثال انسان تھے۔ سارے خاندان کی دیکھ بھال آپ نے سنبھالی ہوئی تھی۔ کوئی بیمار ہوا تو فوراً ہسپتال لے جانا اور جو بھی ضرورت ہوتی وہ پوری کرتے۔ اس کے علاوہ قانونی مشورے دینا، دُور دُور کے ملنے والوں کے ہر قسم کے جھگڑے اور الجھنیں دُور کرنا آپ کا معمول تھا۔ ہر معاملہ اس طرح حل کر لیتے کہ سب کی تسلی ہو جاتی اور کدورتیں مٹ جاتیں۔

میرے شوہر کی وفات کے بعد میری اور میرے بچوں کی ہر طرح سرپرستی فرمائی۔ ہماری کسی بھی ضرورت کے موقعہ پر آپ فون کرتے یا خود آتے۔ یوں لگتا ہے جیسے ایک محور تھا جو ٹوٹ گیا۔

لوگوں سے تعلقات میں بھی آپ مثالی تھے۔ لوگ آپ سے مشورے لیتے۔ آپ معاملہ فہمی اور حاضر دماغی سے معاملہ کا نہایت سادہ اور قابل عمل حل نکال لیتے۔ دائرہ احباب بے حد وسیع تھا۔ ہر وقت کوئی نہ کوئی چلا آرہا ہے، کبھی فون آرہے ہیں۔ خواہ کھانے کا وقت ہو یا آرام کا۔ حیرانی کی بات تو یہ تھی کہ انتہائی مختلف نوع کی مصروفیت کے باوجود میں نے کبھی آپ کو کسی پر غصہ کرتے یا اپنی ذات کے لئے کوئی تقاضا کرتے نہ پایا حالانکہ دیکھنے میں دبلے پتلے، دھان پان سے انسان تھے، ایک مومنانہ شان تھی آپ کی۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا کامل نمونہ آپ کی ذات تھی۔

احمدیت سے محبت میں بھی آپ کی ایک جدا حیثیت تھی۔ ایسا نہیں تھا کہ ہمہ وقت ایک خشک قسم کا رنگ نظر آئے یا ہر وقت پندونصائح کر رہے ہوں۔ باتوں باتوں میں نکتہ سمجھا دیتے اور سننے والے خود کچھ نہ کچھ سیکھ لیتے۔ اپنے گھر میں یا کسی دوسرے گھر میں ہوں، خوش گپیاں ہو رہی ہیں لیکن نماز کا وقت ہوتے ہی چادریں بچھ جاتیں اور سب آپ کی امامت میں نماز ادا کرتے۔ نماز عمدہ اور مختصر پڑھاتے۔ آپ کی صحبت میں عمدہ مزاح اور خوشگوار بحث و تمحیص خوب چلتی تھیں۔ اکثر عمدہ لطیفے بھی سناتے۔ باتوں باتوں میں آپ دینی اور دنیاوی مسائل بیان کر دیتے جو سننے والوں کو ثقیل نہ لگتے۔

مسجد دارالذکر میں اصرار کے باوجود آپ اپنی جگہ سے نہ ہٹے۔ گولیوں کی بوچھاڑ میں نہتّا محض درود اور دعاؤں کے حصار میں یہ سالار اپنے قافلہ کے ساتھ خون میں نہا گیا اور اپنے ایمان پر اپنے عمل کی مہر تصدیق ثبت کر گیا۔

جو رُکے تو کوہ گراں تھے ہم جو چلے تو جاں سے گزر گئے
رہ یار ہم نے قدم قدم تجھے یادگار بنا دیا

....

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 6/ستمبر 2010ء میں مکرمہ ک۔ خانم صاحبہ اپنے بھائی مکرم منیر احمد شیخ صاحب کا ذکرخیر کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ وہ عاجزی اور انکساری کا پیکر تھے، غریبوں کے کام آنے والے، والدین کے خدمت گزار، نہایت ذہین و فطین، بہترین مقرر اور حاضر جواب، متوازن طبیعت اور صائب الرائے۔ ایک پُرکشش شخصیت کے مالک۔ آپ کا عدل صرف عدالت تک محدود نہ تھا بلکہ زندگی کے ہر پہلو میں آپ نے عدل کا بول بالا کیا۔ معاملات کی تہ تک پہنچنے کی آپ کی صلاحیت کمال کی تھی۔ آپ نے نہایت حکمت سے کئی ٹوٹتے ہوئے رشتوں کو جوڑا۔ وہ بہن بھائیوں میں پانچویں نمبر پر تھے لیکن اُن کا حسن سلوک ایسا تھا گویا گھر کے سربراہ وہی ہیں۔ بہت سے احمدیوں نے بھی یہی کہا کہ آپ کی شہادت سے ہمیں یوں لگا کہ سر سے سائبان اُٹھ گیا۔

مَیں نے آپ کو دوپہر میں کبھی آرام کرتے نہ دیکھا اور نہ کبھی آپ سے یہ سنا کہ مَیں تھک گیا ہوں۔ رفاہ عامہ کے کام ہمہ وقت جاری رہتے۔ ہر عمر کا شخص آپ سے اپنی مشکل بلاجھجک بیان کرتا اور آپ نہایت دانا مشورہ عطا فرماتے۔ صفت مہمان نوازی بھی بے نظیر تھی۔ محدود حلال آمد میں دسترخوان وسیع رکھنا آپ کا ہی کمال تھا۔ ان خوبیوں میں آپ کی زوجہ محترمہ نے ہمیشہ آپ کا ساتھ دیا۔

آپ احمدیت کی جیتی جاگتی تصویر تھے اور خلیفۂ وقت پر فدا تھے۔ بے شک ایسے قابل قدر بھائی کی جدائی کا غم ناقابل تلافی ہے لیکن آپ کی عظیم قربانی نے ہمارے سر فخر سے بلند کر دیئے ہیں۔

اعزازات

(2010ء کی روزنامہ ''الفضل'' کے حوالہ سے)

☆ عزیزہ قرۃالعین احمد بنت مکرم مجید احمد مبشر صاحب آف بدین حیدرآباد بورڈ سے F.Sc (میڈیکل) میں بورڈ میں اوّل آئی ہیں۔

☆ عزیزہ کومل فاطمہ بنت مکرم ظہور احمد طاہر وڑائچ صاحب آف اسلام آباد نے فیڈرل یونیورسٹی اسلام آباد سے B.B.A. آنرز میں مجموعی طور پر اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

☆ عزیزم شعیب محمود ابن مکرم محمود احمد کامران صاحب آف کراچی نے O level میں چار اے سٹار اور دس اے لے کر سٹی سکولز پاکستان میں ٹاپ کیا ہے۔

☆ عزیزہ عائشہ عفت سعید واقفۂ نو بنت مکرم خالد احمد سعید صاحب آف راولپنڈی نے ہمدرد یونیورسٹی اسلام آباد سے ڈاکٹر آف فارمیسی میں ٹاپ کیا ہے۔

☆ عزیزم مدثر احمد زکی واقف نو ابن مکرم منیر احمد باجوہ صاحب اور عزیزم خرم عثمان خالد واقف نو ابن مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب آف ربوہ نے آل پاکستان مقابلہ میں یونیورسٹی آف سرگودھا کی طرف سے Visiospark 2010 میں اپنے شعبہ میں مسلسل دوسرے سال بھی پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔

☆ مکرم سید حبیب طاہر بخاری صاحب ابن مکرم سید حسن طاہر بخاری صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی نے (حکومت جرمنی کی سکالرشپ پر) جرمن یونیورسٹی میں جینیٹک و مائیکروبیالوجی میں ایم ایس سی کرنے کے دوران امریکہ میں طلباء کے درمیان ہونے والے ایک سائنسی مقابلہ میں طلائی تمغہ حاصل کیا ہے۔ اس مقابلے میں 26 ممالک کے 1280 منتخب طلباء پر مشتمل 128 ٹیموں نے حصہ لیا تھا۔

☆ عزیزہ وجیہہ عظمت صاحبہ واقفۂ نَو بنت مکرم عظمت حسین شہزاد صاحب آف فیصل آباد نے B.Sc (سافٹ ویئر انجینئرنگ) میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 21/جولائی 2010ء میں مکرم منیر احمد شیخ صاحب امیر جماعت لاہور کی شہادت کے حوالہ سے مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

خود مدّتوں تُو مسندِ انصاف پر رہا
انصاف کون دے گا تجھے تیرے قتل کا
جس وقت جا نماز تری تھی لہو لہو
تُو درس دے رہا تھا درود و سلام کا
لے کر اک اپنے ساتھ شہیدوں کا قافلہ
اپنے خدا کے پاس تُو کس شان سے گیا
مَیں کس کو داد دوں ترے اس انتخاب کی
مر کر بھی کر گیا تُو قیادت کا حق ادا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
April 4, 2014 – April 10, 2014

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday April 4, 2014

00:05 World News
00:25 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00 Yassarnal Qur'an: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Qur'an.
01:20 Huzoor's Tour Of Singapore
01:55 Hijrat: An Urdu discussion highlighting various problems faced by immigrants in the West.
02:30 Japanese Service
03:00 Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on April 8, 1997.
04:15 Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham: The teachings of Hazrat Isa (as).
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 70.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Yassarnal Qur'an
06:45 Huzoor's Reception In Australia: Recorded on October 11, 2013.
07:45 Siraiki Service
08:20 Rah-e-Huda: An interactive talk show answering questions about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
09:55 Indonesian Service
11:00 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
11:35 Dars-e-Hadith
12:00 Live Friday Sermon
13:15 Tilawat & Seerat-un-Nabi
14:05 Yassarnal Qur'an
14:30 Shotter Shondhane
15:40 Islami Mahino Ka Ta'aruf: A series of programmes about the Islamic calendar.
16:20 Friday Sermon [R]
17:35 Yassarnal Qur'an
18:00 World News
18:30 Live Arabic Service
20:30 Islami Mahino Ka Ta'aruf
21:00 Friday Sermon [R]
22:20 Rah-e-Huda

Saturday April 5, 2014

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45 Yassarnal Qur'an
01:05 Huzoor's Reception In Australia: Recorded on October 11, 2013.
02:10 Friday Sermon: Recorded on April 4, 2014.
03:20 Rah-e-Huda
04:50 Liqa Ma'al Arab: Session no. 71.
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Al-Tarteel
07:00 Huzoor's Jalsa Salana Address: Recorded on May 19, 2012 in Holland.
08:00 International Jama'at News
08:30 Story Time
09:00 Question And Answer Session: Recorded on February 16, 1997.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Recorded on April 4, 2014.
12:15 Tilawat
12:30 Al-Tarteel
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:00 Shotter Shondhane
15:05 Taqreeb-e-Runomai: An introduction to a poetry compilation.
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel
18:00 World News
18:30 Live Arabic Service
20:30 International Jama'at News
21:00 Rah-e-Huda
22:35 Story Time
22:55 Friday Sermon [R]

Sunday April 6, 2014

00:10 World News
00:30 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00 Al-Tarteel
01:25 Huzoor's Jalsa Salana Address: Recorded on May 19, 2012 in Holland.
02:30 Story Time
02:50 Friday Sermon: Recorded on April 4, 2014.
04:00 Taqreeb-e-Runomai
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 72.
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:40 Yassarnal Qur'an
07:00 Huzoor's Mulaqat With Students: Recorded on November 7, 2013.
07:45 Faith Matters
08:50 Question And Answer Session: Recorded on May 21, 1995.
10:00 Indonesian Service
11:05 Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on November 30, 2012.
12:10 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:40 Yassarnal Qur'an
13:00 Friday Sermon: Recorded on April 4, 2014.
14:05 Shotter Shondhane
15:30 Huzoor's Mulaqat With Students [R]
16:10 Ashab-e-Ahmad
17:00 Kids Time
17:30 Yassarnal Qur'an
18:00 World News
18:30 Huzoor's Mulaqat With Students [R]
19:30 From Democracy To Extremism
20:25 Roots To Branches
20:45 The City Of London
21:55 Friday Sermon [R]
23:10 Question And Answer Session [R]

Monday April 7, 2014

00:10 World News
00:30 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:05 Yassarnal Qur'an
01:30 Huzoor's Mulaqat With Students: Recorded on November 7, 2013.
02:05 Roots To Branches
02:30 Friday Sermon: Recorded on April 4, 2014.
03:45 Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 73.
06:00 Tilawat & Seerat-un-Nabi
06:35 Al-Tarteel: A programme teaching the correct pronunciation of the Holy Qur'an.
07:00 Huzoor's Reception In Australia: Recorded on October 18, 2013.
08:10 International Jama'at News
08:45 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
09:10 Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on February 16, 1998.
10:15 Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on January 17, 2014.
11:10 Jalsa Salana Speeches
12:00 Tilawat & Seerat-un-Nabi
12:30 Al-Tarteel
13:00 Friday Sermon: Recorded on June 13, 2008.
14:00 Shotter Shondhane
15:05 Jalsa Salana Speeches
15:45 Muslim Scientists
16:00 Rah-e-Huda
17:35 Al-Tarteel
18:00 World News
18:20 Huzoor's Reception In Australia: Recorded on October 18, 2013.
19:30 Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
20:30 Rah-e-Huda
22:05 Friday Sermon [R]
23:00 Jalsa Salana Speeches
23:40 Muslim Scientists

Tuesday April 8, 2014

00:00 World News
00:20 Tilawat & Seerat-un-Nabi
00:50 Al-Tarteel
01:20 Huzoor's Reception In Australia: Recorded on October 18, 2013.
02:30 Kids Time
03:05 Friday Sermon: Recorded on June 13, 2008.
03:55 Medical Matters
04:25 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 74.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
07:00 Huzoor's Mulaqat With Students: Recorded on November 7, 2013.
07:40 Guftugu
08:25 Attractions Of Australia
09:00 Quetion And Answer Session: Recorded on May 21, 1995.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on December 13, 2013.
12:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Qur'an
13:00 Real Talk
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Spanish Service
15:40 Al-Wasiyyat
16:30 Braheen-e-Ahmadiyya
17:00 Guftugu
17:35 Yassarnal Qur'an
18:00 World News
18:20 Huzoor's Mulaqat With Students [R]
19:00 Noor-e-Mustafwi
19:25 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on December 13, 2013.
20:25 Attractions Of Australia
21:00 From Democracy To Extremism
22:00 Al-Wasiyyat
23:00 Quetion And Answer Session [R]

Wednesday April 9, 2014

00:00 World News
00:15 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Qur'an: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Qur'an.
01:20 Huzoor's Mulaqat With Students: Recorded on November 7, 2013.
01:50 Al-Wasiyyat
02:45 Braheen-e-Ahmadiyya
03:15 Attractions Of Australia
03:45 Guftugu
04:35 Noor-e-Mustafwi
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 75.
06:00 Tilawat & Dars Majmooa Ishteharaat
06:35 Al-Tarteel
07:00 Huzoor's Jalsa Salana Address: Recorded on May 20, 2012 in Holland.
08:00 Real Talk
09:00 Quetion And Answer Session: Recorded on February 16, 1997.
10:00 Indonesian Service
11:00 Swahili Service
12:00 Tilawat & Dars Majmooa Ishteharaat
12:45 Al-Tarteel
13:10 Friday Sermon: Recorded on June 13, 2008.
14:00 Shotter Shondhane
15:05 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
15:40 Kids Time
16:30 Faith Matters
17:30 Al-Tarteel
18:00 World News
18:20 Huzoor's Jalsa Salana Address [R]
19:30 Real Talk
20:30 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
21:20 Kids Time
22:00 Friday Sermon [R]
22:55 Intikhab-e-Sukhan

Thursday April 10, 2014

00:00 World News
00:15 Tilawat & Dars Majmooa Ishteharaat
00:55 Al-Tarteel
01:30 Huzoor's Jalsa Salana Address: Recorded on May 20, 2012 in Holland.
02:25 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
03:00 Qur'anic Archaeology: An Urdu discussion about Islamic culture and archaeology.
03:50 Faith Matters
05:00 Liqa Ma'al Arab: Session no. 76.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
07:00 Huzoor's Tour Of Singapore
08:00 From Democracy To Extremism
08:55 Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on April 9, 1997.
10:00 Indonesian Service
11:00 Pushto Muzakarah
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Qur'an
12:55 Beacon Of Truth
14:00 Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on January 24, 2014.
15:05 Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
15:35 Persian Service
16:20 Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:30 Yassarnal Qur'an
18:00 World News
18:30 Huzoor's Tour Of Singapore [R]
19:30 Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
20:30 Hijrat: An Urdu discussion highlighting various problems faced by immigrants in the West.
21:05 Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:20 Yassarnal Qur'an
22:50 Beacon Of Truth

****Please note MTA2 will be showing French & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).***

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 21 | Friday 28 March , 2014 | Issue No. 13

ایسے لاکھوں لوگ تھے جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں خدا تعالیٰ نے مختلف ذریعوں سے رہنمائی کر کے آپ علیہ السلام کی تائید میں نشانات دکھا کر اُنہیں قبولِ احمدیت کی توفیق عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کے آپ کی تائید میں نشانات آج تک ظاہر ہو رہے ہیں۔ آج تک خدا تعالیٰ رہنمائی فرما رہا ہے جس سے افریقہ کے دور دراز علاقوں میں بیٹھا ہوا بھی حق کو پہچان رہا ہے اور عرب اور یورپ اور امریکہ اور جزائر اور دوسرے ملکوں میں بیٹھا ہوا بھی حق کو پہچان رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے رہنمائی کرنے کے بہت سے ذرائع ہیں جو لوگوں کے سینے کھولتے ہیں اور اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر یقین پیدا ہوتا ہے اور وہ آپ کی بیعت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس وقت مَیں صرف ایک ذریعہ کا ذکر کروں گا جس میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی رہنمائی کی اور اب تک کرتا چلا آ رہا ہے اور وہ ہے خوابوں کا ذریعہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ اور اس دَور میں اللہ تعالیٰ کے خوابوں کے ذریعہ لوگوں پر احمدیت کی صداقت کو منکشف کرنے کے بعض ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

جس طرح سو سال پہلے کا واقعہ ایمان میں مضبوطی پیدا کرتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور تائید الٰہی ہونے کا ثبوت دیتا ہے، اسی طرح آج بھی اللہ تعالیٰ کی تائید کے واقعات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مہر ثبت کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمیشہ سے تھی، ہے اور رہے گی۔ پاکستان یا بعض ملکوں میں جو ظلم اور زیادتیاں ہو رہی ہیں یہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن ہوا میں اُڑ جائیں گی۔ ہمارا کام ہے اپنے مولیٰ کا دامن، اپنے اللہ کا دامن ہمیشہ پکڑے رہیں اور کبھی نہ چھوڑیں، کبھی اپنی وفا میں کمی نہ آنے دیں، کبھی اپنے ایمان میں کمزوری نہ آنے دیں، کبھی اپنی دعاؤں میں کمی نہ آنے دیں کہ یہی ہماری کامیابی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ قادیان کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 29 دسمبر 2013ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا طاہر ہال بیت الفتوح لندن سے ایم ٹی اے کے مواصلاتی ذرائع سے براہ راست اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۔اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ۔

یہ آیات جو اجلاس کے شروع میں تلاوت کی گئی تھیں، ان کے بارے میں ہم میں سے بہت سے جانتے ہیں کہ ان کے شروع میں دو زمانوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ، جب دنیا میں ایک فساد برپا تھا، دنیا علم و حکمت سے بے بہرہ تھی۔ یعنی وہ علم و حکمت جو دین کی آنکھ کو تیز کرتی ہے۔ وہ علم و حکمت جو خدا تعالیٰ کی پہچان کرواتی ہے۔ وہ علم و حکمت جو انسان کو اُس کے پیدائش کے مقصد سے آگاہ کرتی ہے۔ وہ علم و حکمت جو انسان کے ساتھ انسان کے سلوک کے اعلیٰ اخلاقی معیار قائم کرنے کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے یہ علم و حکمت انسانوں کو عطا فرمائی تا کہ لوگ اس کو اپنا کر عملی کمال کو پہنچیں اور گمراہی سے باہر آئیں اور صراطِ مستقیم پر چلیں اور خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو بڑھا کر خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا کرنے والے بنیں اور اُس کی مخلوق کا بھی حق ادا کرنے والے بنیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ:

''اس آیت کا ماحصل یہ ہے'' یعنی دوسری آیت کا اور اگلی آیت وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة: 4) کا بھی، ان آیات کا ماحصل یہ ہے'' کہ خدا وہ خدا ہے جس نے ایسے وقت میں رسول بھیجا کہ لوگ علم اور حکمت سے بے بہرہ ہو چکے تھے اور علوم حکمیہ دینیہ جن سے تکمیلِ نفس ہو اور نفوسِ انسانیہ علمی اور عَملی کمال کو پہنچیں بالکل گم ہو گئی تھی اور لوگ گمراہی میں مبتلا تھے۔ یعنی خدا اور اُس کے صراطِ مستقیم سے بہت دور جا پڑے تھے۔ تب ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنا رسول اُمّی بھیجا اور اُس رسول نے اُن کے نفسوں کو پاک کیا اور علم الکتاب اور حکمت سے اُن کو مملو کیا یعنی نشانوں اور معجزات سے مرتبہ یقینِ کامل تک پہنچایا اور خدا شناسی کے نور سے اُن کے دلوں کو روشن کیا۔'' (ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 304)

پس ایک دنیا نے دیکھا کہ کیسے کیسے نشان ظاہر ہوئے۔ شراب کے نشے میں چُور رہنے والے شراب کے مٹکوں کو توڑنے والے بن گئے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے والے محبت و پیار اور بھائی چارے کے پھیلانے کے علمبردار بن گئے۔ جاہل، اُجڈ، مذہب سے دور، بتوں کے پجاری توحید کے قائم کرنے والے اور باخدا انسان بن گئے۔ اسلام کی تاریخ ان کے سنہری واقعات سے بھری پڑی ہے۔ پس یہ انقلاب اُن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے کلام کے پہنچنے، سمجھنے اور علم و حکمت کے معیار بلند ہونے سے آیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا ہوا اُس کا کلام کیونکہ اب تا قیامت روشن رہنے اور علم و حکمت بکھیرنے کے لئے آیا ہے، اس لئے اُس کے قائم رکھنے اور اُس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی خدا تعالیٰ نے خود لی ہے۔ پس جب آخری زمانے میں اس علم و حکمت کو لوگ بھولنے لگیں گے تب خدا تعالیٰ کی رحمت پھر جوش میں آئے گی اور وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة: 4) کا نظارہ دنیا دیکھے گی۔ پھر جہالت اور تاریکی اور گمراہی کو اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے ذریعہ دُور کر دے گا۔

پس یہ دوسرا زمانہ اس غلامِ صادق کا زمانہ ہے جو مسیح موعود بھی ہے اور مہدی معہود بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنے والے دوسرے زمانے کا جس کا ان آیات میں بیان ہوا ہے، ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا:

''کہ ایک گروہ اَور ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا وہ بھی اوّل تاریکی اور گمراہی میں ہوں گے اور علم اور حکمت اور یقین سے دُور ہوں گے تب خدا اُن کو بھی صحابہ کے رنگ میں لائے گا۔ یعنی جو کچھ صحابہ نے دیکھا وہ اُن کو بھی دکھایا جائے گا یہاں تک کہ اُن کا صدق اور یقین بھی صحابہ کے صدق اور یقین کی مانند ہو جائے گا''۔

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 304)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''اسی (یعنی مسیح موعود) کی جماعت کے حق میں یہ آیت ہے وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة: 4) اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ کمال ضلالت کے بعد ہدایت اور حکمت پانے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور برکات کو مشاہدہ کرنے والے صرف دو ہی گروہ ہیں۔ اوّل صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے سخت تاریکی میں مبتلا تھے اور پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے زمانہ نبوی پایا اور معجزات اپنی آنکھوں سے دیکھے اور پیشگوئیوں کا مشاہدہ کیا اور یقین نے اُن میں ایک ایسی تبدیلی پیدا کی کہ گویا صرف ایک روح رہ گئی۔ دوسرا گروہ جو بموجب آیت موصوفہ بالا صحابہ کی مانند ہیں مسیح موعود کا گروہ ہے۔ کیونکہ یہ گروہ بھی صحابہ کی مانند

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں